مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ فَانْتَھُوْا۔

رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم

مولانا ناظم الدین

جلد دوم ○ حصہ دوم

ابواب الامثال — ابواب فضائل القرآن

ابواب القرأة — ابواب التفسیر القرآن

ابواب الدعوات

www.islamiurdubook.blogspot.com

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور ○ پاکستان

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسولؐ جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی شریف مترجم

جلد دوم

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم: مولانا ناظم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبد الرؤف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

Ph:7211788-7231788

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: ــــــــ جامع ترمذی شریف

تالیف: ــــــــ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم: ــــــــ مولانا ناظم الدین

نظرِ ثانی: ــــــــ حافظ محبوب احمد خان

طابع: ــــــــ خالد مقبول

مطبع .... زاہد بشیر

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور 7211788

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ
مثالوں کے متعلق ابواب	۳۱۱
۳۴۶: اللہ تعالیٰ کی بندوں کے لیے مثال	
۳۴۷: نبی اکرم ﷺ اور تمام انبیاء کی مثال	۳۱۴
۳۴۸: نماز، روزے اور صدقے کی مثال کے متعلق	
۳۴۹: قرآن پڑھنے اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال	۳۱۶
۳۵۰: پانچ نمازوں کی مثال	۳۱۷
۳۵۱: باب	۳۱۸
۳۵۲: انسان، اسکی موت اور امید کی مثال	
قرآن کے فضائل کے متعلق ابواب	۳۲۱
۳۵۳: سورہ فاتحہ کی فضیلت	
۳۵۴: سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت کے متعلق	۳۲۲

عنوان	صفحہ
۳۵۵: سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت	۳۲۲
۳۵۶: سورہ آل عمران کی فضیلت کے متعلق	
۳۵۷: سورہ کہف کی فضیلت کے متعلق	۳۲۶
۳۵۸: سورہ یٰسین کی فضیلت کے متعلق	
۳۵۹: سورہ دخان کی فضیلت کے متعلق	۳۲۷
۳۶۰: سورہ ملک کی فضیلت کے متعلق	
۳۶۱: سورہ زلزال کی فضیلت	۳۲۸
۳۶۲: سورہ اخلاص اور سورہ زلزال کی فضیلت کے متعلق	۳۲۹
۳۶۳: سورہ اخلاص کی فضیلت کے متعلق	
۳۶۴: معوذتین کی فضیلت کے بارے میں	۳۳۲
۳۶۵: قرآن پڑھنے کی فضیلت	۳۳۴
۳۶۶: قرآن کی فضیلت کے بارے میں	
۳۶۷: قرآن کی تعلیم کی فضیلت کے متعلق	۳۳۵
۳۶۸: قرآن میں سے ایک حرف پڑھنے کا اجر	۲۳۶
۳۶۹: باب ۳۶۹ تا ۳۷۴	۲۳۷
۳۷۵: نبی اکرم ﷺ کی قراءت کے متعلق	۳۴۱
۳۷۶: باب	۳۴۲
قراءت کے متعلق ابواب	۳۴۴
۳۷۷: اس بارے میں قرآن سات قراءتوں پر نازل ہوا	۳۴۹
۳۷۸: باب	۳۵۰
۳۷۹: باب	۳۵۱
قرآن کی تفسیر کے متعلق ابواب	۳۵۴
۳۸۰: جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے	
سورہ فاتحہ کی تفسیر کے متعلق	۳۵۶
سورہ بقرہ سے	۳۵۹
سورہ آل عمران کے متعلق	۳۷۶
سورہ نساء کی تفسیر کے بارے میں	۳۸۶
تفسیر سورہ مائدہ	۴۰۱
تفسیر سورہ انعام	۴۱۱
تفسیر سورہ اعراف	۴۱۵
تفسیر سورہ انفال	۴۱۸
تفسیر سورۃ التوبہ	۴۲۱
تفسیر سورہ یونس	۴۳۴

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تفسیر سورہ ھود	۴۳۵	سورۂ دخان کی تفسیر	۵۱۵
تفسیر سورہ یوسف	۴۴۰	سورۂ احقاف کی تفسیر	۵۱۶
تفسیر سورۂ رعد		سورہ محمد کی تفسیر	۵۱۹
سورۂ ابراہیم کی تفسیر	۴۴۱	سورۂ فتح کی تفسیر	۵۲۰
تفسیر سورۂ حجر	۴۴۳	سورہ حجرات کی تفسیر	۵۲۲
تفسیر سورۂ النحل	۴۴۵	سورہ ق کی تفسیر	۵۲۴
تفسیر سورۂ بنی اسرائیل	۴۴۶	سورۂ ذاریات کی تفسیر	۵۲۵
تفسیر سورۂ کہف	۴۵۵	سورہ طور کی تفسیر	۵۲۶
تفسیر سورہ مریم	۴۶۱	سورہ نجم کی تفسیر	۵۲۷
سورہ طٰہٰ کی تفسیر	۴۶۴	سورہ قمر کی تفسیر	۵۳۰
سورۂ انبیاء کی تفسیر	۴۶۵	سورہ رحمٰن کی تفسیر	۵۳۱
سورۂ حج کی تفسیر	۴۶۸	سورۂ واقعہ کی تفسیر	۵۳۲
سورۂ مؤمنون کی تفسیر	۴۷۰	سورہ حدید کی تفسیر	۵۳۴
سورۂ نور کی تفسیر	۴۷۲	سورہ مجادلہ کی تفسیر	۵۳۶
سورۂ فرقان کی تفسیر	۴۸۰	سورہ حشر کی تفسیر	۵۳۹
تفسیر سورۂ شعراء	۴۸۱	تفسیر سورۂ الممتحنہ	۵۴۰
تفسیر سورۂ نمل	۴۸۳	تفسیر سورہ الصف	۵۴۴
تفسیر سورہ القصص	۴۸۴	سورۂ جمعہ کی تفسیر	۵۴۳
تفسیر سورہ العنکبوت	۴۸۵	سورۂ منافقون کی تفسیر	۵۴۴
سورۂ روم کی تفسیر		تفسیر سورۂ التغابن	۵۴۹
تفسیر سورۂ لقمان	۴۸۷	سورۂ تحریم کی تفسیر	
تفسیر سورۂ السجدہ		سورۂ قلم کی تفسیر	۵۵۳
سورہ احزاب کی تفسیر	۴۸۹	سورۂ حاقہ کی تفسیر	۵۵۴
تفسیر سورۂ سبا	۵۰۰	سورۂ معارج کی تفسیر	۵۵۵
سورۂ فاطر کی تفسیر	۵۰۲	تفسیر سورہ الجن	
تفسیر سورۂ یٰسین	۵۰۳	سورۂ قیامہ کی تفسیر	۵۵۹
تفسیر سورہ صافات	۵۰۴	سورۂ عبس کی تفسیر	۵۶۰
تفسیر سورہ ص	۵۰۵	سورۂ تکویر کی تفسیر	۵۶۱
سورۂ زمر کی تفسیر	۵۰۷	سورۂ مطففین کی تفسیر	
سورۂ مؤمن کی تفسیر	۵۱۱	سورۂ انشقاق کی تفسیر	۵۶۲
حم السجدہ کی تفسیر	۵۱۲	سورۂ بروج کی تفسیر	
سورۂ شوریٰ کی تفسیر	۵۱۳	سورۂ غاشیہ کی تفسیر	۵۶۶
سورۂ زخرف کی تفسیر	۵۱۴	سورۂ فجر کی تفسیر	

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سورۃ الشمس کی تفسیر		۳۹۸: سوتے وقت پڑھنے والی دعائیں	۵۸۷
سورۃ واللیل کی تفسیر	۵۶۷	۳۹۹: اسی کے بارے میں	۵۸۸
سورۃ ضحیٰ کی تفسیر		۴۰۰: اسی کے بارے میں	۵۸۹
سورۃ الم نشرح کی تفسیر	۵۶۸	۴۰۱: اسی کے بارے میں	
سورۃ والتین کی تفسیر		۴۰۲: اسی کے بارے میں	۵۹۰
سورۃ علق کی تفسیر	۵۶۹	۴۰۳: سوتے وقت قرآن پڑھنے کے بارے میں	
سورۃ قدر کی تفسیر	۵۷۰	۴۰۴: باب	۵۹۱
سورۃ لم یکن کی تفسیر	۵۷۱	۴۰۵: باب	۵۹۲
سورۃ زلزال کی تفسیر		۴۰۶: سوتے وقت تسبیح، تکبیر، اور تحمید کہنے کے بارے میں	۵۹۳
سورۃ تکاثر کی تفسیر		۴۰۷: اسی سے متعلق	
سورۃ کوثر کی تفسیر	۵۷۳	۴۰۸: رات کو آنکھ کھل جانے پر پڑھی جانے والی دعا	۵۹۴
سورۃ فتح کی تفسیر	۵۷۴	۴۰۹: اسی کے بارے میں	۵۹۵
سورۃ لہب کی تفسیر		۴۱۰: اسی کے بارے میں	
سورۃ اخلاص کی تفسیر	۵۷۵	۴۱۱: اس بارے میں کہ رات کو نماز (تہجد) کیلئے اٹھے تو کیا کہے؟	۵۹۶
معوذتین کی تفسیر	۵۷۶	۴۱۲: اسی کے بارے میں	
۳۸۱: باب		۴۱۳: تہجد کی نماز شروع کرتے وقت کی دعا کے متعلق	۵۹۸
۳۸۲: باب	۵۷۷	۴۱۴: باب	
دُعاؤں کے باب	۵۷۹	۴۱۵: اس بارے میں کہ سجود قرأت میں کیا پڑھے	۶۰۲
۳۸۳: دعا کی فضیلت کے بارے میں		۴۱۶: اس بارے میں کہ گھر سے نکلتے وقت کیا کہے	۶۰۳
۳۸۴: اسی سے متعلق		۴۱۷: اسی بارے میں	
۳۸۵: اسی کے متعلق	۵۸۰	۴۱۸: بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعا	
۳۸۶: ذکر کی فضیلت کے بارے میں		۴۱۹: کوئی بیمار ہو تو یہ دعا پڑھے	۶۰۴
۳۸۷: اسی سے متعلق		۴۲۰: اس متعلق کہ مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے	۶۰۵
۳۸۸: اسی کے بارے میں	۵۸۱	۴۲۱: اس متعلق کہ مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے	۶۰۶
۳۸۹: مجلس ذکر کی فضیلت کے بارے میں		۴۲۲: اس متعلق کہ پریشانی کے وقت کیا پڑھے	
۳۹۰: جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اس کے بارے میں	۵۸۲	۴۲۳: اس بارے میں کہ جب کسی جگہ ٹھہرے تو کیا دعا پڑھے	۶۰۷
۳۹۱: اس بارے میں کہ مسلمان کی دعا مقبول ہے		۴۲۴: اس بارے میں کہ سفر میں جاتے وقت کیا کہے	
۳۹۲: اس بارے میں کہ دعا کرنے والا پہلے اپنے لیے دعا کرے	۵۸۳	۴۲۵: اس بارے میں کہ سفر سے واپسی پر کیا کہے	۶۰۸
۳۹۳: دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے کے بارے میں	۵۸۴	۴۲۶: اسی کے بارے میں	۶۰۹
۳۹۴: دعا میں جلدی کرنے والے کے متعلق		۴۲۷: اس بارے میں کہ کسی کو رخصت کرتے وقت کیا کہے	
۳۹۵: صبح اور شام کی دعا کے متعلق		۴۲۸: اسی کے بارے میں	۶۱۰
۳۹۶: اسی سے متعلق	۵۸۶	۴۲۹: اسی کے بارے میں	
۳۹۷: باب		۴۳۰: مسافر کی دعا کے متعلق	

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۴۳۱: اس بارے میں کہ سواری پر سوار ہوتے وقت کیا کہے	۶۱۱		
۴۳۲: آندھی کے وقت پڑھنے کی دعا	۶۱۲		
۴۳۳: اس بارے میں کہ بادل کی آواز سن کر کیا کہے			
۴۳۴: اس بارے میں کہ چاند دیکھ کر کیا کہے			
۴۳۵: اس بارے میں کہ غصہ کے وقت کیا پڑھے	۶۱۳		
۴۳۶: اس بارے میں کہ جب کوئی برا خواب دیکھے تو کیا کہے	۶۱۵		
۴۳۷: اس بارے میں کہ جب کوئی نیا پھل دیکھے تو کیا کہے			
۴۳۸: اس بارے میں کہ جب کوئی کھانا کھائے تو کیا کہے			
۴۳۹: اس بارے میں کہ کھانے سے فراغت پر کیا کہے	۶۱۶		
۴۴۰: اس بارے میں کہ گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے	۶۱۷		
۴۴۱: تسبیح، تکبیر، تہلیل اور تحمید کی فضیلت			
۴۴۲: باب ۴۴۲ تا ۴۴۶	۶۱۸		
۴۴۷: جامع دعاؤں کے بارے میں	۶۲۲		
۴۴۸: باب ۴۴۸ تا ۴۵۳	۶۲۳		
۴۵۴: انگلیوں پر تسبیح گننے کے بارے میں	۶۲۶		
۴۵۵: باب ۴۵۵ تا ۴۸۲			
۴۸۳: توبہ اور استغفار کی فضیلت اور اللہ کی اپنے بندوں پر رحمت	۶۴۴		
۴۸۴: باب ۴۸۴ تا ۴۹۹	۶۴۶		
دُعاؤں کے بارے میں مختلف احادیث	۶۵۴		
۵۰۰: باب نبی اکرم ﷺ کی دعا اور فرض نماز کے بعد ان کے تعوذ کے متعلق	۶۵۷		
۵۰۱: باب ۵۰۱ تا ۵۰۸	۶۶۴		

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبْوَابُ الْاَمْثَالِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مثالوں کے متعلق ابواب
جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہیں

۳۴۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَثَلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِعِبَادِهٖ

۷۶۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلاً صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا عَلٰی كَنَفَیِ الصِّرَاطِ زُوْرَانِ لَهُمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ عَلَی الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ وَّدَاعٍ عَلٰی رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَدْعُوْ فَوْقَهٗ وَاللّٰهُ يَدْعُوْ اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَالْاَبْوَابُ الَّتِیْ عَلٰی كَنَفَیِ الصِّرَاطِ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا يَقَعُ اَحَدٌ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰهِ حَتّٰی يُكْشَفَ السِّتْرُ وَالَّذِیْ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ وَاعِظُ رَبِّهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا ابْنَ عَدِیٍّ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ خُذُوْا عَنْ بَقِيَّةَ مَاحَدَّثَكُمْ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَاْخُذُوْا عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَاحَدَّثَكُمْ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا غَيْرِ الثِّقَاتِ۔

۳۴۶: باب اللہ تعالیٰ کی بندوں کے لیے مثال

۷۶۹: حضرت نواس بن سمعان کلابی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی اس طرح مثال دی ہے کہ وہ ایسی راہ ہے جس کے دونوں جانب دیواریں ہیں جن میں جابجا دروازے لگے ہوئے ہیں جن پر پردے لٹک رہے ہیں۔ پھر ایک بلانے والا اس راستے کے سرے پر کھڑا ہو کر اور ایک اس کے اوپر کھڑا ہو کر بلا رہا ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی "وَاللّٰهُ يَدْعُوْا....." (یعنی اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر چلا دیتا ہے) اور وہ دروازے جو راستے کے دونوں جانب ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی حدود (حرام کی ہوئی چیزیں) ہیں۔ ان میں اس وقت تک کوئی گرفتار نہیں ہو سکتا جب تک پردہ نہ اٹھائے یعنی صغیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے اور اس راستے کے اوپر پکارنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ نصیحت کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو زکریا بن عدی کے حوالے سے ابواسحق فزاری کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا کہ بقیہ بن ولید کی وہی روایتیں لو جو وہ ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور اسمٰعیل بن عیاش کی کسی روایت کا اعتبار نہ کرو خواہ وہ ثقہ سے نقل کرے یا غیر ثقہ سے۔

۷۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ

۷۷۰: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ ایک دن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ هِلَالٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ جِبْرَئِیْلَ عِنْدَ رَاْسِیْ وَمِیْکَائِیْلَ عِنْدَ رِجْلَیَّ یَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِضْرِبْ لَهٗ مَثَلًا فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعَتْ اُذُنُکَ وَاعْقِلْ عَقَلَ قَلْبُکَ اِنَّمَا مَثَلُکَ وَمَثَلُ اُمَّتِکَ کَمَثَلِ مَلِکٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنٰی فِیْهَا بَیْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِیْهَا مَائِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلًا یَدْعُو النَّاسَ اِلٰی طَعَامِهٖ فَمِنْهُمْ مَنْ اَجَابَ الرَّسُوْلَ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَرَکَهٗ فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِکُ وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ وَالْبَیْتُ الْجَنَّةُ وَاَنْتَ یَا مُحَمَّدُ رَسُوْلٌ فَمَنْ اَجَابَکَ دَخَلَ الْاِسْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْاِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَکَلَ مَا فِیْهَا هٰذَا حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ هِلَالٍ لَمْ یُدْرِکْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ مَسْعُوْدٍ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِاِسْنَادٍ اَصَحَّ مِنْ هٰذَا.

رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے سرہانے اور میکائیل علیہ السلام میرے پاؤں کے پاس کھڑے ہیں اور آپس میں کہہ رہے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے لیے مثال بیان کرو۔ دوسرے نے کہا (اے نبی ﷺ) سنیے آپؐ کے کان ہمیشہ سنتے رہیں اور سمجھئے، آپؐ کا دل ہمیشہ سمجھتا رہے۔ آپ کی اور آپؐ کی امت کی مثال اس طرح ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک بڑا مکان بنایا۔ پھر اس میں ایک گھر بنایا پھر وہاں ایک دسترخوان لگوا کر ایک قاصد کو بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے چنانچہ بعض نے اس کی قبول کی اور بعض نے دعوت قبول نہیں کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ بادشاہ ہیں وہ بڑا مکان اسلام ہے اور اسکے اندر والا گھر جنت ہے اور آپؐ اے محمد ﷺ پیغمبر (رسول) ہیں۔ جس نے آپؐ کی دعوت قبول کی اسلام میں داخل ہوا۔ جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا اس نے اس میں موجود چیزیں کھالیں۔ یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ سعید بن ابی ہلال نے جابر بن عبداللہ کو نہیں پایا۔ اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ وہ سند اس سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ الْهُجَیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَخَذَ بِیَدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَتّٰی اِذَا خَرَجَ بِهٖ اِلٰی بَطْحَآءِ مَکَّةَ فَاَجْلَسَهٗ ثُمَّ خَطَّ عَلَیْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ خَطَّکَ فَاِنَّهٗ سَیَنْتَهِیْ اِلَیْکَ رِجَالٌ فَلَا تُکَلِّمْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَنْ یُکَلِّمُوْکَ ثُمَّ مَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْثُ اَرَادَ فَبَیْنَا اَنَا جَالِسٌ فِیْ خَطِّیْ اِذْ اَتَانِیْ رِجَالٌ کَاَنَّهُمُ الزُّطُّ اَشْعَارُهُمْ وَاَجْسَامُهُمْ لَا

۱۷۷: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز پڑھی اور عبداللہ بن مسعودؓ کا ہاتھ پکڑ کر بطحاء کی طرف نکل گئے۔ وہاں پہنچ کر انہیں بٹھایا اور ان کے گرد ایک خط (لکیر) کھینچ کر فرمایا: تم اس خط سے باہر نہ نکلنا تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے تم ان سے بات نہ کرنا (اگر تم نہیں کرو گے) تو وہ بھی تم سے بات نہیں کریں گے۔ پھر آپ ﷺ نے جہاں کا ارادہ کیا تھا چلے گئے۔ میں وہیں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس کچھ لوگ (یعنی جن) آئے گویا کہ وہ جاٹ ہیں۔ ان کے بال اور بدن نہ تو میں ننگے دیکھتا تھا اور نہ ہی ڈھکے ہوئے۔ وہ میری طرف آئے لیکن اس خط (لکیر) سے تجاوز نہ کر سکتے۔ پھر نبی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَرٰی عَوْرَةً وَلاَ اَرٰی قِشْرًا اَوْيَنْتَهُوْنَ اِلَیَّ وَلاَ يُجَاوِزُوْنَ الْخَطَّ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَاكَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ لٰكِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَآءَ نِیْ وَاَنَا جَالِسٌ فَقَالَ قَدْ اُرَانِیْ مُنْذُاللَّيْلَةَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَیَّ فِیْ خَطِّیْ فَتَوَسَّدَ فَخِذِیْ وَرَ قَدَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَقَدَنَفَخَ فَبَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِیْ اِذَا اَنَا بِرِ جَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ اَللّٰهُ اَعْلَمُ مَابِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا اِلَیَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوْا بَيْنَهُمْ مَارَاَيْنَا عَبْدًا قَطُّ اُوْتِیَ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ هٰذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَانِ وَقَلْبُهُ يَقْظَانُ اِضْرِبُوْالَهُ مَثَلاً مَثَلُ سَيِّدٍ بَنٰی قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَائِدَةً فَدَعَاالنَّاسَ اِلٰی طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ فَمَنْ اَجَابَهُ اَكَلَ مِنْ طَعَامِهٖ وَ شَرِبَ مِنْ شَرَابِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ اَوْ قَالَ عَذَّ بَهُ ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتَ مَاقَالَ هٰؤُلَآءِ وَهَلْ تَدْرِیْ مَنْ هُمْ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَتَدْرِیْ مَا الْمَثَلُ الَّذِیْ ضَرَبُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِیْ ضَرَبُوْهُ الرَّحْمٰنُ بَنَی الْجَنَّةَ وَدَعَا اِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ اَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ اَوْعَذَّبَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ تَمِيْمَةَ اِسْمُهُ طَرِيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِیُّ اِسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مِلٍّ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِیُّ وَهُوَ ابْنُ طَرْخَانَ وَاِنَّمَا كَانَ يَنْزِلُ بَنِیْ تَمِيْمٍ فَنُسِبَ اِلَيْهِمْ قَالَ عَلِیٌّ قَالَ يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ مَارَاَيْتُ

اکرم ﷺ کی طرف جاتے۔ یہاں تک کہ رات کا آخری حصہ ہوگیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ میں پوری رات نہیں سوسکا۔ پھر میرے خط میں داخل ہوئے اور میری ران کو تکیہ بنا کر لیٹ گئے۔ آپ ﷺ جب سوتے تو خراٹے لینے لگتے میں اسی حال میں تھا اور نبی اکرم ﷺ میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے کہ کچھ لوگ آئے جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان کے حسن و جمال کو اللہ ہی جانتا ہے۔ وہ لوگ مجھ تک آئے پھر ایک جماعت آپ ﷺ کے سرہانے بیٹھ گئی اور دوسری آپ ﷺ کے پاؤں کے پاس۔ پھر کہنے لگے: ہم نے کوئی بندہ ایسا نہیں دیکھا جسے وہ کچھ دیا گیا ہو۔ جو اس نبی ﷺ کو عطاء کیا گیا ہے۔ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔ ان کے لیے مثال بیان کرو۔ ان کی مثال ایک سردار جیسی ہے جس نے محل بنایا اور اس میں دسترخوان لگوا کر لوگوں کو کھانے پینے کے لیے بلایا۔ پھر جس نے اس کی دعوت قبول کی اس نے کھایا پیا اور جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اسے سزا دی یا فرمایا عذاب دیا۔ پھر وہ لوگ اٹھ گئے اور نبی اکرم ﷺ جاگ گئے۔ اور فرمایا تم نے سنا ان لوگوں نے کیا کہا۔ جانتے ہو یہ کون تھے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ فرشتے تھے۔ جو مثال انہوں نے بیان کی جانتے ہو وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا انہوں نے جو مثال دی وہ یہ ہے کہ رحمٰن نے جنت بنائی اور لوگوں کو بلایا۔ جس نے اس کی دعوت قبول کی وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے انکار کیا اسے عذاب دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔ ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔ سلیمان تیمی، ابن طرخان ہیں۔ وہ قبیلہ بنی تمیم میں جایا کرتے تھے۔ اس لئے تیمی مشہور ہوگئے۔ علی، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں۔ کہ میں نے کسی کو سلیمان سے زیادہ اللہ سے ڈرتے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَخْوَفُ لِلّٰهِ مِنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ.

ہوئے نہیں دیکھا۔

۷۴۷: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلِ النَّبِيِّ وَالْاَ نْبِيَآءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ

۲۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ نَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ نَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَآءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَ نْبِيَآءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَ اَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۷۴۷: باب نبی اکرم ﷺ اور تمام انبیاء کی مثال

۲۷۷: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اسے اچھی طرح مکمل کر کے اس کی تزئین و آرائش کی لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ چنانچہ لوگ اس میں داخل ہوتے اور تعجب کرتے ہوئے کہتے کہ کاش یہ جگہ خالی نہ ہوتی[1] اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۷۴۸: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ اَنَّ الْحَارِثَ الْاَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَيَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا وَاِنَّهُ كَادَ اَنْ يُبْطِئَ بِهَا فَقَالَ عِيْسٰى اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَهُمْ وَاِمَّا اَنْ اٰمُرَهُمْ فَقَالَ يَحْيٰى اَخْشٰى اَنْ سَبَقْتَنِيْ بِهَا اَنْ يُخْسَفَ بِيْ اَوْ اُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَاَ وَقَعَدُوْا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ

۷۴۸: باب نماز، روزے اور صدقے کی مثال کے متعلق

۲۷۳: حضرت حارث اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یحییٰ علیہ السلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ ان پر عمل پیرا ہوں۔ لیکن یحییٰ علیہ السلام نے انہیں پہنچانے میں تاخیر کی تو عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے اور بنواسرائیل سے ان پر عمل کرانے کا حکم دیا ہے یا تو آپ انہیں حکم دیجئے ورنہ میں حکم دیتا ہوں۔ یحییٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ اگر آپ انہیں پہنچانے میں سبقت لے گئے تو مجھے دھنسایا جائے گا یا عذاب دیا جائے گا۔ پھر انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا۔ یہاں تک کہ وہ جگہ بھر گئی اور لوگ اونچی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے کہ خود بھی

---

[1] : اینٹ سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں جیسے کہ صحیحین کی روایت میں بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا وہ اینٹ میں ہی ہوں۔ مجھ سے ہی وہ عمارت مکمل ہوئی اور انبیاء کا خاتمہ ہوا۔ چنانچہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاٰمُرَكُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ اَوَّلُهُنَّ اَنْ
تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَكَ
بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِشْتَرٰى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهٖ
بِذَهَبٍ اَوْوَرِقٍ فَقَالَ هٰذِهٖ دَارِىْ وَهٰذَا عَمَلِىْ فَاعْمَلْ
وَاَدِّ اِلَىَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّىْ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ فَاَيُّكُمْ
يَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ
بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ
وَجْهَهٗ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ فِىْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَاٰمُرُكُمْ
بِالصِّيَامِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِىْ عِصَابَةٍ مَّعَهٗ
صُرَّةٌ فِيْهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يَعْجَبُ اَوْيُعْجِبُهٗ
رِيْحُهَا وَاِنَّ رِيْحَ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ
الْمِسْكِ وَاٰمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ
رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا يَدَهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ وَقَدَّمُوْهُ
لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ فَقَالَ اَنَا اَفْدِيْهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ
فَفَدٰى نَفْسَهٗ مِنْهُمْ وَاٰمُرُكُمْ اَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَاِنَّ مَثَلَ
ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِىْ اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى
اِذَا اَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ
كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ
اللّٰهِ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اٰمُرُكُمْ
بِخَمْسٍ اللّٰهُ اَمَرَنِىْ بِهِنَّ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْجِهَادِ
وَالْهِجْرَةِ وَالْجَمَاعَةِ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ
فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يَّرْجِعَ وَمَنِ
ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ فَقَالَ
رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَقَالَ اِنْ صَلّٰى
وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِىْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
غَرِيْبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْحَارِثُ الْاَشْعَرِىُّ
لَهٗ صُحْبَةٌ وَلَهٗ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

ان پر عمل کروں اور تم لوگوں کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔(۱)
تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ
اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اسکی مثال اس شخص کی سی
ہے جس نے خالصتاً اپنے سونے چاندی کے مال سے کوئی غلام
خریدا اور اسے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا پیشہ ہے۔لہٰذا اسے
اختیار کرو اور مجھے کما کر دو لیکن وہ کام کرتا اور اس کا منافع کسی اور کو
دے دیتا۔ چنانچہ تم میں سے کون اس بات پر راضی ہے کہ اس کا
غلام اس طرح کا ہو(۲) اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا۔لہٰذا
جب تم نماز پڑھو تو کسی اور جانب توجہ نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے
نماز پڑھنے والے بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب وہ نماز
پڑھتے ہوئے ادھر ادھر متوجہ نہ ہو۔(۳) اور میں تمہیں روزے
رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک
گروہ کے ساتھ ہے اس کے پاس مشک سے بھری ہوئی تھیلی
ہے جس کی خوشبو اس کو بھی پسند ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی۔
چنانچہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک اس مشک کی خوشبو
سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔(۴) میں تمہیں صدقہ دینے کا حکم
دیتا ہوں۔اسکی مثال ایسے شخص کی سی ہے جو دشمن کی قید میں چلا
جائے اور وہ لوگ اسکے ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ کر اسے قتل
کرنے کے لیے لے کر چل دیں جب وہ اس کی گردن اتارنے
لگیں تو وہ کہے کہ میں تم لوگوں کو کچھ تھوڑا یا زیادہ جو میرے پاس
ہے اسے بطور فدیہ دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ انہیں فدیہ دے کر اپنی
جان چھڑا لے۔(۵)۔ میں تمہیں اللہ کے ذکر کی تلقین کرتا ہوں
اسکی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے دشمن اسکے تعاقب میں
ہوں اور وہ بھاگ کر ایک قلعے میں گھس جائے اور ان لوگوں سے
اپنی جان بچالے۔اسی طرح کوئی بندہ خود کو شیطان سے اللہ کے
ذکر کے علاوہ کسی چیز سے نہیں بچا سکتا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے
فرمایا: اور میں بھی تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔جن کا
اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔(۱)۔ بات سننا (۲) اطاعت کرنا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

(۳) جہاد کرنا (۴) ہجرت کرنا (۵) مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنا۔ اس لیے کہ جو جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی الگ ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسّی نکال دی مگر یہ کہ وہ دوبارہ جماعت سے مل جائے۔ جس نے زمانہ جاہلیت والی برائیوں کی طرف لوگوں کو بلایا وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ اگر چہ اس نے نماز پڑھی اور روزے رکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں" لہٰذا لوگوں کو اللہ کی طرف بلاؤ جس نے تمہارا نام مسلمان، مؤمن اور اللہ کا بندہ رکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ حارث اشعری صحابی ہیں۔ اور ان سے دیگر روایات بھی مروی ہیں۔

۷۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِبْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِىْ سَلَّامٍ عَنِ الْحَارِثِ الْاَ شْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَا هُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ سَلَّامٍ اِسْمُهٗ مَمْطُوْرٌ وَقَدْرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ۔

۷۷۴: محمد بن بشار بھی ابوداؤد طیالسی سے وہ ابان بن یزید سے وہ یحییٰ سے وہ زید بن سلام سے وہ ابوسلام سے وہ حارث اشعری سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو اسلام کا نام ممطور ہے۔ علی بن مبارک یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے نقل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) معلم امت فخر کائنات ﷺ نے کتنے سادہ اور دلنشین انداز میں صراط مستقیم کی مثال پیش فرمائی اور اس مضمون کو قرآن پاک میں جابجا بیان کیا گیا کہ ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اگر کوئی ہستی کے اختیار میں ہدایت ہوتی تو وہ حضور ﷺ ہو سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی ارشاد فرما دیا اِنَّكَ لَا تَهْدِی مَن اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَن يَّشَاءُ کہ آپ ﷺ اپنے پیاروں میں سے کسی کو ہدایت عطا نہیں کر سکتے مگر اللہ تعالیٰ جسے چاہے دیدے (۲) نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت کو ایک عمدہ اور بہترین مثال سے واضح کر دیا۔ سچ ہے کہ جس نے آنحضرت ﷺ کی دعوت کو قبول کیا اور آپ ﷺ پر ایمان لایا وہ جنت کا مستحق ہو گیا (۳) ان مثالوں سے واضح ہوا کہ نماز میں بندہ اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے اس لئے ایسی مناجات اور ہمکلامی ہو کہ کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو اور صدقہ کے ذریعہ سے جہنم کی آگ سے نجات ملتی ہے۔ جس طرح کوئی آدمی اپنے غلام کو اپنی طرف سے کھلائے پلائے اور یہ چاہے کہ یہ غلام میرے ہی کام کرے لیکن غلام اتنا نالائق ہو کہ اپنے مالک کے سوا دوسرے لوگوں پر اپنی کمائی خرچ کر دیا کرے یا ان کی خدمت کرے تو اس کا مالک و آقا اس سے ناراض ہو جاتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ بھی بہت سخت ناراض ہوتے ہیں اس بات سے کہ کوئی بندہ غیر خدا سے اپنی حاجت طلب کرے یا غیر خدا کی نذر و منت مانے بہت ہی اچھی مثالوں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیغمبروں نے سمجھایا ہے۔

۳۴۹: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْاٰنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ

۳۴۹: باب قرآن پڑھنے اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال

۷۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْاُ تْرُنْجَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ

۷۷۵: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے مؤمن کی مثال ترنج (سنگترے) کی سی ہے کہ اسکی خوشبو بھی اچھی اور ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ اور جو مؤمن قرآن نہیں پڑھتا اسکی مثال کھجور کی سی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ التَّمْرَۃِ لَا رِیْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ رِیْحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ اَیْضًا.

۷۷۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّیَاحُ تُفَیِّئُهُ وَلَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ یُصِیْبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ شَجَرَۃِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰی تُسْتَحْصَدَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۷۷۷: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰی نَا مَعْنٌ نَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَۃً لَا یَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِیَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُوْنِیْ مَا هِیَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِ الْبَوَادِیْ وَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّهَا النَّخْلَۃُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ النَّخْلَۃُ فَاسْتَحْیَیْتُ یَعْنِیْ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِیْ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ فَقَالَ لَاَنْ تَکُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ کَذَا وَکَذَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ.

ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ پھر قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی طرح ہے۔ کہ اس میں خوشبو تو ہوتی ہے لیکن وہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حنظل کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی کڑوی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ بھی اسے قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔

۷۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی مثال کھیتی کی مانند ہے کہ ہوا اسے ہمیشہ جھکاتی رہتی ہے۔ کبھی دائیں کبھی بائیں۔ پھر مؤمن ہمیشہ آزمائش میں رہتا ہے۔ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں ہلتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ دیا جائے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۷: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درختوں میں سے ایک ایسا درخت بھی ہے کہ موسم خزاں میں بھی اس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مؤمن کی طرح ہے۔ مجھے بتاؤ کہ وہ کونسا درخت ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے لیکن میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہوسکتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے چھوٹا ہونے کی وجہ سے کہتے ہوئے شرم آرہی تھی۔ پھر میں نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے اپنے دل میں آنے والے خیال کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لیے ایسا ایسا مال ہونے کے مقابلے میں زیادہ محبوب تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۵۰: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۳۵۰: باب پانچ نمازوں کی مثال

۷۷۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ

۷۷۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْاَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ الْقُرَشِیُّ عَنِ ابْنِ الْهَادِ نَحْوَهٗ.

نے فرمایا: دیکھو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہ جائے گی۔ عرض کیا گیا۔ نہیں بالکل نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح پانچوں نمازوں کی بھی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قتیبہ اس حدیث کو بکر بن مضر سے اور وہ ابن ہاد سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۵۱: بَابٌ

۳۵۱: باب

۷۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى الْاَبَحُّ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُرْوٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِیٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُثَبِّتُ حَمَّادَ بْنِ يَحْيَى الْاَبَحَّ وَكَانَ يَقُوْلُ هُوَ مِنْ شُيُوْخِنَا.

۷۷۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے۔ کہ معلوم نہیں کہ اس کے شروع میں بھلائی ہے یا آخر میں۔ اس باب میں حضرت عمارؓ، عبداللہ بن عمروؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ عبدالرحمن بن مہدی، حماد بن یحییٰ کو ثبت کہتے ہیں۔ اور انہیں اپنے اساتذہ میں شمار کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب : یہ فرق ایمان کامل اور ناقص کی وجہ سے ہے کامل ایمان والا شخص جب قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کو ترنجہ کی تشبیہ دی ہے اسلئے کہ ترنجہ بہترین پھل ہے ظاہر و باطن دونوں لحاظ سے تو ایمان کی بدولت اس کی تلاوت کا اثر ظاہر و باطن دونوں پر ہوتا ہے۔ منافق قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے ظاہر تو خوشنما ہوتا ہے لیکن قلب و باطن خراب و بدمزہ ہوتا ہے یعنی اس کی تلاوت کا اثر قلب پر نہیں ہوتا۔ علیٰ ھذا القیاس جو شخص ایمان والا تو ہوتا ہے لیکن تلاوت نہیں کرتا ایسے آدمی کو ایمان تو فائدہ دیتا ہے لیکن اس کا ظاہر کوئی اچھا نہیں ہوتا اس طرح منافق جو قرآن مجید نہیں پڑھتا اس کا ظاہر و باطن دونوں خراب ہیں جس طرح حنظل کا پھل ہے اور حضور ﷺ نے مؤمن کو کھجور کے درخت کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس طرح اس درخت کے پتے نہیں جھڑتے اس طرح مؤمن شخص کے ایمان پر فتنوں اور مصائب کا کوئی اثر نہیں ہوتا اس کا ایمان پختہ اور غیر متزلزل ہوتا ہے (۲) جو شخص ایسی نہر کے پانی سے غسل کرے جو اس کے دروازے پر ہو اور پانی بھی صاف اور شفاف ہو تو اس کے جسم پر کسی قسم کی میل کچیل باقی نہیں رہتی ایسے ہی پانچ نمازوں کی تاثیر ہے کہ گناہ باقی نہیں رہتے بشرطیکہ بندہ نماز کے بعد اپنے آپ کو گناہوں کی آلودگی سے نہ گندہ کرے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۳۵۲: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلِ ابْنِ اٰدَمَ وَاَجَلِهٖ وَاَمَلِهٖ

۳۵۲: باب انسان اسکی موت اور امید کی مثال

۷۸۰: حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى نَا بَشِيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَامَثَلُ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَرَمٰى بِحَصَاتَيْنِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هَذَاكَ الْاَمَلُ وَهٰذَا الْاَجَلُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۷۸۰: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی اور اسکی کیا مثال ہے اور دو کنکر یاں پھینکیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ امید ہے اور یہ موت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۸۱: حَدَّثَنَاالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيْهَا رَاحِلَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ کسی کے پاس سو اونٹ ہوں لیکن ان میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہ ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۸۲: حَدَّثَنَاسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَقَالَ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً اَوْ لَا تَجِدُ فِيْهَا اِلَّا رَاحِلَةً.

۷۸۲: ہم سے روایت کی سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے سفیان کے حوالے سے اور وہ زہری سے اس سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور فرمایا کہ تم ان میں ایک کو بھی سواری کے قابل نہ پاؤ گے۔ سالم حضرت ابن عمرؓ سے راوی ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں تمہیں ایک بھی سواری کے قابل نہ ملے یا فرمایا ایک آدھ سواری کے قابل مل جائیگا۔

۷۸۳: حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۸۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی۔ چنانچہ کیڑے مکوڑے اور پروانے اس پر گرنے لگیں۔ چنانچہ میں پیچھے کی طرف گھسیٹ کر تمہیں بچانے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم ہو کہ آگے بڑھ کر اس میں گرتے چلے جا رہے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۸۴: حَدَّثَنَااِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَامَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْمَا خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَ

۷۸۴: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کی عمریں پہلی امتوں کے مقابلے میں ایسی ہیں جیسے عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ پھر تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کئی مزدوروں کو کام پر لگایا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالاً فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلاً وَاَقَلُّ عَطَاءً فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لاَ قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَآءُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اوران سے کہا کہ کون میرے لئے دوپہر تک ایک قیراط کے عوض میں کام کرے گا۔ چنانچہ یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام کیا۔ پھراس نے کہا کہ کون ایک قیراط کے عوض دوپہر سے عصر تک کام کرے گا۔ چنانچہ نصاریٰ نے اس وقت کام کیا۔ پھراب تم لوگ عصر سے غروب آفتاب تک دودو قیراط کے عوض کام کرتے ہو۔ جس پر یہود و نصاریٰ غصے میں آ گئے اور کہنے لگے کہ ہم کام زیادہ کرتے ہیں اور معاوضہ کم دیا جاتا ہے۔ پھر وہ شخص کہتا ہے کہ کیا میں نے تم لوگوں کے حق میں سے کچھ رکھ لیا اور تم پر ظلم کیا؟ وہ کہتے ہیں ''نہیں'' تو وہ کہتا ہے کہ پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں[1]۔

خلاصۃ الباب : اس باب میں دو چیزوں کا بیان ہے (۱) حضور ﷺ پکاریں تو اس کا جواب دینا ضروری ہے اس حدیث کی بنا پر بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی اطاعت سے نماز میں جو کام بھی کریں اس سے نماز میں خلل نہیں ہوتا اور بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ اگرچہ خلافِ نماز افعال سے نماز ٹوٹ جائے گی اور اس کے بعد میں نماز کی قضاء کرنا پڑے گی لیکن کرنا یہی چاہئے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی کو بلائیں اور وہ نماز میں بھی ہو تو نماز قطع کر کے تعمیل حکم کرے یہ صورت تو صرف حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہے لیکن ایسے کام جن میں تاخیر کرنے سے شدید نقصان کا خطرہ ہو اس وقت بھی نماز قطع کر دینا پھر قضاء کر لینا چاہئے جیسے کوئی نمازی یہ دیکھے کہ نابینا آدمی کنویں یا گڑھے کے قریب پہنچ کر گرا جاتا ہے تو فوراً نماز توڑ کر اس کو بچانا چاہئے (۲) سورۂ فاتحہ کی فضیلت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسی سورت گذشتہ کتابوں میں نازل نہیں ہوئی اس سورۃ میں بہت مضامین و معارف ہیں سارے قرآن مجید کا نچوڑ اور خلاصہ اس سورت میں ہے۔

---

[1] اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ اسکی امت کی عمریں بھی چھوٹی ہیں اور عمل بھی قلیل ہے لیکن اجر زیادہ ہے اور وہ اس کا فضل ہے۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قرآن کے فضائل کے متعلق
نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۳۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۷۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَااُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَالْتَفَتَ اُبَيٌّ فَلَمْ يُجِبْهُ وَصَلَّى اُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَامَنَعَكَ يَااُبَيُّ اَنْ تُجِيْبَنِيْ اِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَمْ تَجِدْ فِيْمَا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ اَنْ (اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ) قَالَ بَلٰى وَلَااَعُوْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ اُعَلِّمَكَ سُوْرَةً لَمْ يُنْزَلْ فِي التَّوْرٰةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَاَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَاوَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ

۳۵۳: باب سورہ فاتحہ کی فضیلت

۷۸۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ابی بن کعب کے پاس گئے اور انہیں پکارا۔ اے ابی۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے ۔ انہوں نے آپ ؐ کی طرف دیکھا اور جواب نہیں دیا۔ پھر انہوں نے نماز مختصر کی اور آپ ؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا ’’السلام علیک یارسول اللہ‘‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’وعلیکم السلام‘‘ اور پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے مجھے جواب دینے سے روکا۔ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ؐ نے فرمایا۔ کیا تم نے میرے اوپر نازل ہونے والی وحی میں یہ حکم نہیں پڑھا ’’اِسْتَجِيْبُوْا......‘‘ (یعنی جب تمہیں اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس چیز کیلئے پکاریں جو تمہیں زندگی بخشے تو انہیں جواب دو)۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ انشاء اللہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ پھر آپ ؐ نے فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو میں تمہیں ایسی سورت بتاؤں جو نہ تورات میں اتری ہے نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ ہی قرآن میں اس جیسی کوئی سورت ہے۔ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ۔ آپ ؐ نے فرمایا: نماز کس طرح پڑھتے ہو؟ انہوں نے ام القرآن (سورہ فاتحہ) پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تورات، زبور، انجیل حتی کہ قرآن میں بھی اس جیسی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی۔ یہی سبع مثانی (سات دہرائی جانے والی آیتیں) ہے اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَالِکٍ.

حضرت انسؓ بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۵۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَاٰیَةِ الْکُرْسِیِّ

۳۵۴: باب سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضلیت کے متعلق

۷۸۶: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ تُقْرَاُ الْبَقَرَةُ فِیْهِ لَا یَدْخُلُهُ الشَّیْطَانُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ اور جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۸۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا حُسَیْنُ الْجُعْفِیُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامٌ وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِیْهَا اٰیَةٌ هِیَ سَیِّدَةُ اٰیِ الْقُرْاٰنِ هِیَ اٰیَةُ الْکُرْسِیِّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حَکِیْمِ بْنِ جُبَیْرٍ وَقَدْ تَکَلَّمَ فِیْهِ شُعْبَةُ وَضَعَّفَهٗ.

۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا ایک کوہان (یعنی بلندی) ہوتا ہے اور قرآن کا کوہان سورہ بقرہ ہے۔ اس میں ایک آیت ایسی بھی ہے جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ اور وہ آیت الکرسی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ انہیں ضعیف کہتے ہیں۔

۷۸۸: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ الْمُغِیْرَةِ اَبُوْ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِیُّ الْمَدِیْنِیُّ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُلَیْکِیِّ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ اَلْمُؤْمِنَ اِلٰی اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ وَاٰیَةَ الْکُرْسِیِّ حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَرَاَهُمَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ حَتّٰی یُصْبِحَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ الْمُلَیْکِیِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۷۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کے وقت "حٰمٓ اَلْمُؤْمِنَ اِلٰی اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ" تک اور آیت الکرسی پڑھی تو آیات کی برکت سے اس کی شام تک حفاظت کی جائے گی اور جو شام کو پڑھے گا تو اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض علماء عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ الملیکی کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

۷۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَخِیْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ کَانَتْ لَهٗ سَهْوَةٌ فِیْهَا تَمْرٌ فَکَانَتْ تَجِیْءُ الْغُوْلُ فَتَاْخُذُ مِنْهُ فَشَکَا

۷۸۹: حضرت ابو ایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ان کے ہاں ایک طاق تھا جس میں کھجوریں تھیں ایک جنّنی آئی اور اس میں سے کھجوریں چرا لیتی۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: جاؤ اور جب وہ آئے تو کہنا بسم اللہ اور پھر کہنا کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ذٰلِکَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اِذْهَبْ فَاِذَا رَاَیْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَجِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَافَعَلَ اَسِیْرُکَ قَالَ حَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُوْدَ قَالَ کَذَبَتْ وَهِیَ مُعَاوِدَةٌ لِلْکَذِبِ قَالَ فَاَخَذَهَا مَرَّةً اُخْرٰی فَحَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ قَالَ فَحَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُوْدَ فَقَالَ کَذَبَتْ وَهِیَ مُعَاوِدَةٌ لِلْکَذِبِ فَاَخَذَ هَا فَقَالَ مَااَنَا بِتَارِکِکِ حَتّٰی اَذْهَبَ بِکِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ ذَا کِرَةٌ لَکَ شَیْئًا اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ اِقْرَأْ هَا فِیْ بَیْتِکَ فَلَا یَقْرَ بُکَ شَیْطَانٌ وَلَا غَیْرُهُ فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَافَعَلَ اَسِیْرُکَ قَالَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَتْ صَدَقَتْ وَهِیَ کَذُوْبٌ هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

اللہ اور رسول کے حکم کی تعمیل کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوایوبؓ نے اسے پکڑ لیا تو وہ جنّنی قسم کھانے لگی کہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے پوچھا کہ تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ اب نہیں آئے گی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس نے جھوٹ بولا کیونکہ وہ جھوٹ کی عادی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوایوبؓ نے اسے پکڑا تو اس نے پھر قسم کھائی اور ابوایوبؓ نے اسے دوبارہ چھوڑ دیا۔ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ اب نہیں آئے گی۔ آپ ﷺ فرمایا اس نے جھوٹ کہا کیونکہ وہ جھوٹ کی عادی ہے چنانچہ حضرت ابوایوبؓ نے پھر اسے پکڑا اور فرمایا میں تجھے نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں۔ اس نے کہا میں تمہیں ایک چیز بتاتی ہوں وہ یہ کہ تم گھر میں آیت الکرسی پڑھا کرو تو شیطان یا کوئی اور چیز تمہارے قریب نہیں آئے گی۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کے قول کی خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس نے سچ کہا اگرچہ وہ جھوٹا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۹۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْخَلَّالُ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ نَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰی اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُوْوعَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ کُلَّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ یَعْنِیْ مَامَعَهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَتٰی عَلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ مِنْ اَحْدَ ثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَامَعَکَ یَا فُلَانُ فَقَالَ مَعِیَ کَذَا وَکَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ اَمَعَکَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِیْرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ وَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِیْ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ اِلَّا خَشْیَةَ اَنْ لَّا اَقُوْمَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَ قَامَ بِهٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ

۷۹۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ایک لشکر روانہ کیا۔ اس میں گنتی کے لوگ تھے۔ آپؐ نے ان سے قرآن پڑھنے کو کہا جسے جو یاد تھا پڑھا پھر آپؐ ان میں سے ایک کمسن (چھوٹی عمر والے شخص) کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہیں کتنا قرآن یاد ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے فلاں فلاں سورت اور سورہ بقرہ یاد ہے۔ آپؐ نے پوچھا تمہیں سورة بقرہ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر جاؤ تم ان کے امیر ہو۔ چنانچہ ان کے معززین میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم میں نے سورہ بقرہ محض اس لئے نہیں سیکھی کہ میں اسکے ساتھ (نماز میں) کھڑا نہ ہوسکوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قرآن سیکھو اور پڑھو اس لیے کہ جس نے قرآن کو سیکھا اور پھر اسے تہجد وغیرہ میں پڑھا اسکی مثال ایک مشک سے بھری

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَحْشُوٍ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

ہوئی تھیلی کی سی ہے کہ اسکی خوشبو ہر جگہ پھیلتی رہتی ہے اور جس نے اسے یاد کیا اور پھر سو گیا تو وہ اس کے دل میں محفوظ ہے جیسے مشک کی تھیلی کو باندھ کر رکھ دیا گیا ہو۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسے سعید مقبری بھی ابو احمد کے مولیٰ عطاء سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ اسے لیث بن سعد سے وہ سعید مقبری سے وہ عطاء سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنٰی مرسلاً نقل کرتے ہوئے ابو ہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

۳۵۵: باب سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

۷۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۹۱: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں وہی اس کیلئے کافی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الْجَرْمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۷۹۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے کتاب لکھی اس میں سے دو آیتیں نازل کر کے سورۂ بقرہ کو ختم کیا گیا۔ اگر یہ آیتیں کسی گھر میں تین رات تک پڑھی جائیں تو شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

۳۵۶: باب سورہ آل عمران کی فضیلت کے متعلق

۷۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا هِشَامُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَطَّارُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۷۹۳: حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) قرآن اور اہل قرآن جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے اس طرح آئیں گے کہ آگے سورۂ بقرہ اور پھر سورۂ آل عمران ہوگی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْقُرْاٰنُ وَاَهْلُهُ الَّذِيْ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَ ضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ مَانَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ يَأْتِيَانِ كَاَنَّهُمَا غِيَايَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْكَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ يَجِيْءُ ثَوَابُ قِرَاءَتِهٖ كَذَا فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنَ الْاَحَادِيْثِ اَنَّهُ يَجِيْءُ ثَوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ حَدِيْثِ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَدُلُّ عَلٰى مَا فَسَّرُوْا اِذْقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَفِيْ هٰذَا دِلَالَةٌ اَنَّهُ يَجِيْءُ ثَوَابُ الْعَمَلِ وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِيْ تَفْسِيْرِ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ اَعْظَمَ مِنْ اٰيَةِ الْكُرْسِيِّ قَالَ سُفْيَانُ لِاَنَّ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ هُوَ كَلَامُ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.

تین مثالیں بیان فرمائیں۔ میں اس کے بعد انہیں کبھی نہیں بھولا آپؐ نے فرمایا: وہ اس اس طرح آئیں گی گویا کہ وہ دو چھتریاں ہیں اوران کے درمیان ایک روشنی ہے۔ یا اس طرح آئیں گی جیسے دو سیاہ بادل ہیں یا صف باندھے ہوئے پرندوں کی مانند اپنے ساتھی (یعنی پڑھنے والے) کی طرف سے شفاعت کرتے ہوئے آئیں گی۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کے معنٰی یہ ہیں کہ سورتوں کے آنے سے مراد ان کا ثواب ہے۔ بعض اہل علم اس حدیث اور اس سے مشابہ احادیث کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔ حضرت نواسؓ کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے کہ قرآن کے آنے سے مراد اس پر عمل کرنے والوں کے اعمال کا اجر او ثواب ہے۔ امام بخاریؒ، حمیدی سے اور وہ سفیان بن عیینہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ ''اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین میں آیت الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی'' کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ آیت الکرسی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور وہ اسکے پیدا کئے ہوئے آسمان و زمین سے بہت عظیم ہے۔

خلاصۃ الابواب: سورۂ بقرہ قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت ہے اور مدینہ طیبہ میں پہلے اس کا نزول ہوا اور مختلف زمانوں میں مختلف آیتیں نازل ہوتی رہیں یہاں تک کہ ربا یعنی سود کے متعلق جو آیات ہیں وہ آنحضرت ﷺ کی آخری عمر میں فتح مکہ کے بعد نازل ہوئیں اور اس کی ایک آیت ۲۸۱ وَاتَّقُوا یومًا تو قرآن کی بالکل آخری آیت ہے جو ۱۰ھ میں ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ کے مقام پر نازل ہوئی جبکہ آنحضرت ﷺ حجۃ الوداع کے فرائض ادا کرنے میں مشغول تھے اور اس کے اسّی نوّے دن کے بعد آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی۔ پورے قرآن مجید کے مضامین اس میں موجود ہیں عقائد، احکام، عائلی قوانین، انتظامی امور یہ سارے مضامین پر مشتمل ہے اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرنا دنیا و آخرت میں سرخروئی اور کامرانی کا سبب ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ سورۂ بقرہ کی دس آیات کسی مجنون پر پڑھی جائیں تو اس کو افاقہ ہو جائے گا اور اگر کوئی شخص ان کو رات میں پڑھ لے تو اس رات کو جن شیاطین گھر میں داخل نہیں ہوں گے اور اس کو اور اس کے اہل و عیال کو اس رات میں کوئی آفت، بیماری، رنج، وغم وغیرہ ناگوار چیز پیش نہ آئے گی۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں چار آیتیں شروع بقرہ کی پھر تین آیتیں درمیانی یعنی آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں پھر آخری سورۂ بقرہ کی تین آیتیں (۲) سورۂ آل عمران کی فضیلت بھی زبان نبوت سے وارد ہوئی کہ جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہے اور عمل کرتا ہے تو یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے حق میں شفاعت کرے گی اللہ تعالیٰ اس کی سفارش قبول فرماویں گے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۳۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

۷۹۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاؤُدَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ اِذْرَاٰى دَابَّتَهٗ تَرْكُضُ فَنَظَرَفَاِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ وَ السَّحَابَةِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ اَوْنَزَلَتْ عَلَى الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَيْدِبْنِ حُضَيْرٍ.

۷۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُبْنُ هِشَامٍ اَخْبَرَ نِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِ سْنَادِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۵۷: باب سورہ کہف کی فضیلت کے متعلق

۷۹۴: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا کہ اس نے اپنی سواری کو کودتے ہوئے دیکھا۔ پھر آسمان کی طرف دیکھا تو وہاں ایک بدلی کی طرح کوئی چیز تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور قصہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سکینہ (اطمینان) تھا جو قرآن کے ساتھ نازل ہوا یا فرمایا قرآن کے اوپر نازل ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں اسید بن حضیر سے بھی روایت ہے۔

۷۹۵: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۂ کہف کی پہلی تین آیتیں پڑھیں۔ وہ دجال کے فتنے سے محفوظ کر دیا گیا۔ محمد بن بشار، معاذ بن ہشام اور وہ اپنے والد سے اس سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ يٰسٓ

۷۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَسُفْيَانُ وَكِيْعٍ قَالَا نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّوَاسِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُوْنَ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَيٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاْتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَبِالْبَصْرَةِ لَا يَعْرِفُوْنَ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهَارُوْنُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ شَيْخٌ مَجْهُوْلٌ حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ نَا قُتَيْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِا الصِّدِّيْقِ وَلَا يَصِحُّ حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرٍ مِنْ

۳۵۸: باب سورۂ یٰسین کی فضیلت کے متعلق

۷۹۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے۔ جو اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا اجر لکھ دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حمید بن عبد الرحمٰن کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل بصرہ اس حدیث کو قتادہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہارون ابو محمد مجہول ہیں۔ ابو موسیٰ بھی یہ حدیث احمد بن سعید سے وہ قتیبہ سے اور وہ حمید بن عبد الرحمٰن سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ.

۳۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي حٰمٓ الدُّخَانِ

۷۹۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَازَيْدُبْنُ حُبَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ خَثْعَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُلَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ اَبِىْ خَثْعَمٍ يُضَعَّفُ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ:

۷۹۸: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَازَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ هِشَامٍ اَبِى الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهِشَامٌ اَبُوالْمِقْدَامِ يُضَعَّفُ وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ هٰكَذَا قَالَ اَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ.

۳۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْمُلْكِ

۷۹۹: حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ نَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِوبْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسَبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُ اِنْسَانٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ خِبَائِيْ وَاَنَا لَا اَحْسَبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ.

۸۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا

۳۵۹: باب سورۂ دخان کی فضیلت کے متعلق

۷۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۂ دخان رات کو پڑھی وہ اس حالت میں حج کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اسکی مغفرت مانگ رہے ہوں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کوصرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عمر بن ابی خثعم ضعیف ہیں۔ امام بخاریؒ انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔

۷۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے شب جمعہ کو سورۂ دخان پڑھی اسکی مغفرت کردی گئی۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہشام ابو مقدام ضعیف ہیں۔ ان کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید تینوں یہی کہتے ہیں۔

۳۶۰: باب سورۂ ملک کی فضیلت کے متعلق

۷۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگادیا انہیں علم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے لیکن وہ قبر تھی جس میں ایک شخص سورۂ ملک پڑھ رہا تھا یہاں تک کہ اسے مکمل کیا وہ صحابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (سورۂ ملک) عذاب قبر کو روکنے اور اس سے نجات دلانے والی ہے اور اپنے پڑھنے والے کو اس سے بچاتی ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۸۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسِ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهٗ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جس نے ایک شخص کی شفاعت کی اور اسے بخش دیا گیا۔ وہ تبارک الذی یعنی سورۂ ملک ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۰۱: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ هٰذَا حَدِيْثٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمٍ مِثْلَ هٰذَا وَرَوَاهُ مُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى زُهَيْرٌ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الزُّبَيْرِ سَمِعْتَ مِنْ جَابِرٍ يَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ اِنَّمَا اَخْبَرَنِيْهِ صَفْوَانُ اَوِبْنُ صَفْوَانَ وَكَاَنَّ زُهَيْرًا اَنْكَرَ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

۸۰۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ الم سجدہ اور سورۂ ملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ اس حدیث کو کئی راوی لیث بن ابی سلیم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ مغیرہ بن مسلم بھی ابوزبیر سے وہ جابرؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ زہیر نے ابو زبیر سے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے تو انہوں نے کہا کہ مجھے یہ صفوان یا ابن صفوان نے سنائی ہے۔ گویا کہ انہوں نے اسے روایت کرنے سے انکار کر دیا کہ یہ بواسطہ ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۸۰۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۸۰۲: ہم سے روایت کی ہناد نے ان سے ابوالاحوص نے وہ لیث سے وہ ابوزبیر سے وہ جابرؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۸۰۳: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ نَا الْفُضَيْلُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ تَفْضُلَانِ عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسَبْعِيْنَ حَسَنَةً.

۸۰۳: ہم سے روایت کی ہریم بن مسعر نے ان سے فضیل نے وہ لیث سے اور وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا (سورۂ الم سجدہ اور سورۂ ملک) قرآن کی دوسری سورتوں پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہیں۔

۳۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِذَا زُلْزِلَتْ

۳۶۱: باب سورۂ زلزال کی فضیلت

۸۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْجُرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَلْمِ بْنِ صَالِحٍ الْعِجْلِيُّ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ اِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهٗ بِنِصْفِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ عُدِلَتْ لَهٗ بِرُبُعِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عُدِلَتْ لَهٗ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ هٰذَا

۸۰۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورۂ زلزال پڑھی اس کے لیے آدھے قرآن کے پڑھنے کا ثواب ہے۔ جس نے سورۂ کافرون پڑھی اس کے لیے چوتھائی قرآن کا اور جس نے سورۂ اخلاص پڑھی اس کے لیے تہائی قرآن کا ثواب ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حسن بن سلم کی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

روایت سے جانتے ہیں اور اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۸۰۵: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنِي ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنِي سَلَمَةُ ابْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِيْ مَا اَتَزَوَّجُ بِهٖ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۸۰۵: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی صحابی سے پوچھا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم نہیں کی یا رسول اللہ ﷺ اور نہ ہی میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے شادی کروں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہیں سورۂ اخلاص یاد نہیں۔ عرض کیا؟ کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ تہائی قرآن ہوا۔ پھر آپؐ نے پوچھا سورۂ نصر یاد ہے۔ اس نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ چوتھائی قرآن ہوا۔ پھر پوچھا سورۂ کافرون یاد ہے۔ اس نے عرض کیا یہ بھی یاد ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ بھی چوتھائی قرآن ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا کیا سورۂ زلزال بھی یاد ہے۔ اس نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ بھی چوتھائی قرآن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم نکاح کرو۔ نکاح کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ وَفِي سُوْرَةِ اِذَا زُلْزِلَتْ

۳۶۲: باب سورۂ اخلاص اور سورۂ زلزال کی فضیلت کے متعلق

۸۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا يَمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْعَنَزِيُّ نَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَمَانِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ۔

۸۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۂ زلزال نصف قرآن کے برابر، سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر اور سورۂ کافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یمان بن مغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

۳۶۳: باب سورۂ اخلاص کی فضیلت کے متعلق

۸۰۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ امْرَاَةِ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۸۰۷: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی روزانہ رات کو تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہے کیونکہ جس نے سورۂ اخلاص پڑھی گویا کہ اس نے تہائی قرآن پڑھا۔ اس باب میں حضرت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَاَ اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَقَتَادَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِي مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مِنْ رِوَايَةِ زَائِدَةَ وَتَابَعَهُ عَلٰى رِوَايَتِهٖ اِسْرَائِيْلُ وَالْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثِّقَاتِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَ اضْطَرَبُوْا فِيْهِ.

۸۰۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي حُنَيْنٍ مَوْلٰى لِاٰلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ مَوْلٰى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ مَاوَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاَبُوْ حُنَيْنٍ هُوَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ.

۸۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ مَيْمُوْنَ اَبُوْ سَهْلٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا عَبْدِيَ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ ثَابِتٍ.

۸۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ ثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْشُدُوْا فَاِنِّيْ

ابو درداء رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ، قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ اس حدیث کو کسی نے زائدہ سے بہتر بیان کیا ہو۔ اسرائیل اور فیاض بھی ان کی متابعت کرتے ہیں۔ پھر شعبہ اور کئی ثقہ راوی اسے منصور سے نقل کرتے ہوئے اضطراب کرتے ہیں۔

۸۰۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپؐ نے کسی کو سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ آپؐ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا۔ کیا واجب ہوگئی۔ آپؐ نے فرمایا: جنت۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مالک بن انس کی روایت سے جانتے ہیں اور ابو حنین وہ عبید بن حنین ہیں۔

۸۰۹: حضرت انس بن مالکؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ ہاں البتہ اگر اس پر قرض ہوگا۔ تو وہ معاف نہیں ہوگا۔ اسی سند سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سونے کا ارادہ کیا اور پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹا۔ پھر سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندے اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔ یہ حدیث ثابت کی راویت سے غریب ہے۔ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر یہ اس کے علاوہ اور اس سند سے بھی منقول ہے۔

۸۱۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمع ہو جاؤ میں تم لوگوں کے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا۔ چنانچہ جو لوگ جمع ہو سکے جمع ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور سورۂ اخلاص پڑھی پھر واپس چلے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سَاَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ سَاَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ لَاَرٰى هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ قُلْتُ سَاَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنَّهَا تَعْدِلُ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ حَازِمِ الْاَشْجَعِيُّ اِسْمُهٗ سَلْمَانُ.

گئے۔لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ تہائی قرآن پڑھیں گے۔میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے کوئی نئی چیز نازل ہونے کی وجہ سے اندر گئے ہیں۔پھر رسول اللہ ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تہائی قرآن پڑھوں گا۔جان لو کہ یہ (یعنی سورۂ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے۔

۸۱۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَاخَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَاسُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ثَنِيْ سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ ثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَأُ لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ يَقْرَأُ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهٗ اَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَقْرَأُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى اَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى فَاِمَّا اَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَاِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى قَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوْا يَرَوْنَهٗ اَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوْا اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَاْمُرُبِهٖ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ اَنْ تَقْرَأَ هٰذِهِ

۸۱۲: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری شخص مسجد قباء میں ہم لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ان کی عادت تھی کہ جب بھی نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے لگتے تو پہلے سورۂ اخلاص پڑھتے پھر کوئی دوسری سورت پڑھتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے۔ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا کیا آپ سورۂ اخلاص پڑھنے کے بعد یہ سوچتے ہیں کہ یہ کافی نہیں پھر دوسری بھی پڑھتے ہیں۔یا تو آپ یہ سورت پڑھ لیا کریں یا پھر کوئی اور سورۃ۔انہوں نے فرمایا میں اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ میں تمہاری امامت کروں تو ٹھیک ہے ورنہ میں چھوڑ دیتا ہوں۔وہ لوگ انہیں اپنے میں سب سے افضل سمجھتے تھے لہٰذا کسی اور کی امامت پسند نہیں کرتے تھے۔چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا۔آپ ؐ نے اس شخص سے پوچھا: اے فلاں تمہیں اپنے دوستوں کی تجویز پر عمل کرنے سے کونسی چیز روکتی ہے اور کیا وجہ ہے کہ تم ہر رکعت میں یہ سورت (یعنی سورۂ اخلاص) پڑھتے ہو۔اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

السُّوْرَةَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رَوٰى مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ.

نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں آپ: فرمایا تمہیں اس سورت سے محبت یقیناً جنت میں داخل کرے گی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ یعنی عبید اللہ بن عمر کی ثابت بنانی سے روایت ہے۔ مبارک بن فضالہ بھی اسے ثابت بنانی سے اور وہ انسؓ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں اس سورت (یعنی سورۂ اخلاص) سے محبت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: اسکی محبت تمہیں جنت میں داخل کردے گی۔

۳۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۳۶۴: باب معوذتین کی فضیلت کے بارے میں

۸۱۳: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ اَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَ(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۱۳: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کچھ ایسی آیات نازل کی ہیں کہ کسی نے ان کے مثل آیات نہیں دیکھیں یعنی سورۂ فلق اور سورۂ الناس۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۸۱۴: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد ''معوذتین'' پڑھنے کا حکم دیا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) سورۂ کہف کی تلاوت کرنا خصوصاً جمعہ کے دن فتنہ دجال سے حفاظت کا سبب ہے مسند احمد میں بروایت حضرت سہل بن معاویہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ کہف کی پہلی اور اخری آیات پڑھ لے اس کے لئے اس کے قدم سے لے کر سر تک ایک نور ہو جاتا ہے اور جو پوری پڑھ لے تو اس کے لئے زمین سے آسمان تک نور ہو جاتا ہے۔ روح المعانی میں بروایت حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورۂ کہف پوری کی پوری ایک وقت میں نازل ہوئی اور ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ آئے جس سے اس کی عظمت وشان ظاہر ہوتی ہے (۲) سورۂ یٰسین کے تو بہت فضائل ہیں جس مقصد کے لئے بھی تلاوت کی جائے اللہ تعالیٰ اپنے فضل واحسان سے پورا فرما دیتے ہیں (۳) سورۂ دخان کی تلاوت تو حج مقبول کا ذریعہ ہے حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اس کی تلاوت کرے (۴) حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سورۂ ملک حفاظت کرنے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

والی ہے اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ہے۔ حضرت خالد بن معدانؒ نے فرمایا کہ مجھے الم تنزیل اور اسی طرح تبارک الذی کے متعلق یہ اطلاع پہنچی ہے کہ ایک آدمی ان سورتوں کو پڑھا کرتا تھا ان کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھا کرتا تھا اور وہ بڑا گناہ گار تھا (قبر) میں اس سورت نے (پرندہ) کی شکل میں آ کر اس پر اپنے پروں کا سایہ کرلیا اور عرض کیا الٰہی اس کو بخش دے یہ مجھے بہت پڑھا تا تھا اللہ نے اس کی سفارش قبول فرمائی اور یہ فرمایا کہ اس شخص کے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی لکھ دے اور اس کا درجہ اونچا کردو۔ دراصل اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور قیامت کا ذکر ہے جو آدمی اس کو سمجھ کر پڑھتا ہے اور اس پر عقیدہ رکھتا ہے تو اسے بہترین عقیدہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں (۵) سورۂ زلزال اور سورۂ اخلاص کی فضیلت کے بارے میں احادیث وارد ہوئی ہیں۔ جزریؒ نے فرمایا چوتھائی قرآن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں چار چیزیں زندگی، موت، حشر، حساب اور اس سورت میں صرف حساب کا بیان ہے اور اس کو نصف قرآن کہنے کی وجہ یہ ہے کہ قرآن میں احوال دنیا کا بھی بیان ہے اور آخرت کا بھی اور اس سورت میں صرف آخرت کا بیان ہے لہٰذا یہ سورت ایک حیثیت سے چہارم قرآن ہے اور دوسری حیثیت سے نصف قرآن ہے ایک وجہ نصف قرآن کہنے کی یہ بھی ہے کہ ایمان کہتے ہیں مبداء اور معاد یعنی اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھنا تو اس سورۃ میں قیامت کا ذکر ہے۔ سورۂ اخلاص کی محبت اور اسکی تلاوت گناہوں سے مغفرت کا سبب ہے اس لئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفات کا تذکرہ ہے۔ معوّذتین کے فضائل وفوائد بہت زیادہ ہیں جتنی عقیدت اور حضور قلب اور اخلاص کے ساتھ ان کی تلاوت کی جائے گی اتنا نفع زیادہ ہوگا ان کی تلاوت کرنے والا اپنے آپ کو رب العزت کی پناہ میں دے دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاتا ہے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

۳۶۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ

۸۱۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ نَا شُعْبَۃُ وَھِشَامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ ھِشَامٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَھُوَمَا ھِرٌ بِہٖ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَالَّذِیْ یَقْرَاُہٗ قَالَ ھِشَامٌ وَھُوَ شَدِیْدٌ عَلَیْہِ قَالَ شُعْبَۃُ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌ لَہٗ اَجْرَانِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۸۱۶: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَۃَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاسْتَظْھَرَہٗ فَاَحَلَّ حَلَالَہٗ وَحَرَّمَ حَرَامَہٗ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ بِہِ الْجَنَّۃَ وَشَفَّعَہٗ فِیْ عَشْرَۃٍ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ کُلُّھُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَہُ النَّارُ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَلَیْسَ لَہٗ اِسْنَادٌ

۳۶۵: باب

۸۱۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں ماہر ہے وہ شخص ایسے لکھنے والے (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا جو نیک ہیں اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور یہ اس کیلئے سخت ہے (یہ ہشام کی روایت کے الفاظ ہیں) یا اس کا پڑھنا اس پر شاق ہے (یہ شعبہ کی روایت کے الفاظ ہیں) اس کے لیے دگنا اجر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۶: حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے یاد کیا پھر اس کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام جانا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کی برکت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور اسے اپنے گھر والوں میں سے ایسے دس آدمیوں کی شفاعت کا اختیار دے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَحِيحٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَبُوْ عُمَرَ بَزَّازٌ كُوْفِيٌّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

جانتے ہیں اور اسکی کوئی سند صحیح نہیں۔ حفص بن سلیمان، ابوعمر بزاز کوفی ہیں۔ یہ ضعیف ہیں۔

۳۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْاٰنِ

۸۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ نَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ اَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِيِّ عَنِ ابْنِ اَخِي الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَرَى النَّاسَ قَدْ خَاضُوْا فِي الْاَحَادِيْثِ قَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِي غَيْرِهِ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا (اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِي اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ) عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ خُذْهَا اِلَيْكَ يَا اَعْوَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ وَاِسْنَادُهُ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ.

۳۶۶: باب قرآن کی فضیلت کے بارے میں

۸۱۷: حضرت حارث اعور فرماتے ہیں کہ میں مسجد کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ لوگ دنیاوی (باتوں) میں مشغول ہیں۔ چنانچہ میں حضرت علیؓ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ لوگ باتوں میں مشغول ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کیا ایسا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب ایک فتنہ آنے والا ہے۔ میں نے عرض کیا: اس سے بچنے کا کیا راستہ ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی کتاب قرآن کریم میں تم سے پچھلوں کے متعلق بھی تذکرہ ہے اور تمہارے بعد کا بھی نیز اس میں تمہارے درمیان ہونے والے معاملات کا حکم ہے اور یہ سیدھا سچا فیصلہ ہے۔ یہ مذاق نہیں ہے۔ جس نے اسے حقیر جان کر چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ پھر جو شخص اس کے علاوہ کسی اور چیز میں ہدایت تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ یہ اللہ کی ایک مضبوط رسی ہے اور یہی ذکر حکیم ہے اور یہی صراط مستقیم ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جسے خواہشات نفسانی ٹیڑھا نہیں کر سکتی اور نہ ہی اس سے زبانیں خلط ملط ہوتی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہو سکتے۔ یہ بار بار دہرانے اور پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اسکے عجائب کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اسے سن کر جن کہہ اٹھے کہ "ہم نے عجیب قرآن سنا جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے ہم اس پر ایمان لائے"۔ جس نے اس کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا۔ جس نے اس پر عمل کیا اس نے اجر پایا۔ جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔ اور جس نے اسکی طرف لوگوں کو بلایا اسے صراط مستقیم پر چلا دیا گیا۔ اے اعور اس حدیث کو یاد کر لو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حمزہ زیات کی روایت سے جانتے ہیں اور اس کی سند مجہول ہے نیز حارث کی روایت میں کلام ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

٣٦٧: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ

818: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ ابْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ ابْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَاكَ الَّذِيْ اَقْعَدَنِيْ مَقْعَدِيْ هٰذَا وَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ حَتّٰى بَلَغَ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

819: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ اَوْ اَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُفْيَانُ لَا يَذْكُرُ فِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهٰكَذَا ذَكَرَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَصْحَابُ سُفْيَانَ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهُوَ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَ قَدْ زَادَ شُعْبَةُ فِيْ

٣٦٧: باب قرآن کی تعلیم کی فضیلت کے متعلق

818: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ اس حدیث کے راوی ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ اسی حدیث نے مجھے اس جگہ بٹھایا چنانچہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر حجاج بن یوسف کے زمانے تک قرآن کی تعلیم دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

819: حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین یا فرمایا افضل ترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا پھر اور لوگوں کو بھی قرآن سکھایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی اور کئی راوی اس حدیث کو سفیان ثوری سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ عبدالرحمٰن سے وہ عثمان سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اس سند میں سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان بھی یہ حدیث سفیان سے وہ شعبہ سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ سعد بن عبیدہ سے وہ ابوعبدالرحمٰن سے وہ عثمان سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار یہ بات یحییٰ بن سعید سے اور وہ سفیان اور شعبہ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے بھی اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔ وہ سفیان اور شعبہ سے ایک سے زیادہ مرتبہ وہ علقمہ بن مرثد سے وہ سعید بن ابی عبیدہ سے وہ ابوعبدالرحمٰن سے وہ عثمان سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ سفیان کے ساتھی اس حدیث کی سند میں سفیان کے سعد بن عبیدہ سے نقل کرنے کا ذکر نہیں کرتے۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں سفیان نے سعد بن عبیدہ کو زیادہ ذکر کیا ہے۔ اوران کی حدیث اشبہ ہے۔ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ میرے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ وَكَانَ حَدِيْثُ سُفْيَانَ اَشْبَهُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَا اَحَدٌ يَعْدِلُ عِنْدِيْ شُعْبَةَ وَاِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ اَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ اَبَا عَمَّارٍ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ اَحْفَظُ مِنِّيْ وَمَا حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ عَنْ اَحَدٍ بِشَيْءٍ فَسَاَلْتُهُ اِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِيْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ.

نزدیک ثقاہت میں کوئی شعبہ کے برابر نہیں اور جب شعبہ کی سفیان مخالفت کرتے ہیں۔ تو میں ان کا قول لیتا ہوں۔ ابوعمار، وکیع سے شعبہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا: سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ میں نے ان سے حدیث سننے کے بعد کئی مرتبہ اس شخص سے پوچھی جس سے وہ روایت کرتے ہیں کہ ویسے ہی پایا جیسے سفیان نے روایت کیا تھا۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور سعدؓ سے بھی روایت ہے۔

۸۲۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ.

۸۲۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ اس حدیث کو ہم علی بن ابی طالب کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْاٰنِ مَالَهُ مِنَ الْاَجْرِ

۳۶۸: باب قرآن میں سے ایک حرف پڑھنے کا اجر

۸۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْبَكْرِ الْحَنَفِيُّ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ آلٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ بَلَغَنِيْ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ وُلِدَ فِيْ حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ يُكْنٰى اَبَا حَمْزَةَ.

۸۲۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن مجید میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا کہ ''الم'' (ایک) حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام بھی ایک حرف ہے اور میم بھی ایک حرف ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ محمد بن کعب قرظی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں پیدا ہوئے۔ یہ حدیث اسکے علاوہ اور سند سے بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ابواحوص اسے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اسے مرفوع اور بعض موقوف روایت کرتے ہیں۔ محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابوحمزہ ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۸۲۲: حَدَّثَنَانَصْرُبْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْئُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ حَلِّهٖ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَرْضَ عَنْهُ فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهٗ اِقْرَأْ وَارْقَأْ وَيُزَادُ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا۔ تو قرآن اپنے رب سے عرض کرے گا۔ یا اللہ اسے جوڑا پہنا پھر اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ وہ (قرآن) عرض کرے گا: یا اللہ اسے مزید پہنا۔ چنانچہ پھر اسے عزت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر وہ عرض کرے گا: یا اللہ اس سے راضی ہو جا تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور سیڑھیاں (درجات) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک نیکی زیادہ کی جائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۹: باب

۸۲۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ:

۸۲۳: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے وہ شعبہ سے وہ عاصم بن بہدلہ سے وہ ابو صالح سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ غیر مرفوع ہے اور زیادہ صحیح ہے۔

۸۲۴. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُو النَّضْرِ نَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰى رَأْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِیْ صَلَاتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِ مَاخَرَجَ مِنْهُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ يَعْنِی الْقُرْاٰنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَبَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَتَرَكَهٗ فِیْ اٰخِرِ اَمْرِهٖ.

۸۲۴: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کسی چیز کو اتنے غور سے نہیں سنتے جتنا کہ اسکی (قراءت والی) دو رکعتوں کو سنتے ہیں اور جتنی دیر وہ نماز پڑھتا رہتا ہے۔ نیکی اسکے سر پر چھڑکی جاتی ہے اور بندوں میں سے کوئی کسی چیز سے اللہ کا اتنا قرب حاصل نہیں کر سکتا جتنا کہ اسکے پاس سے نکلی ہوئی چیز سے۔ ابو نضر کہتے ہیں کہ اس سے مراد قرآن ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بکر بن خنیس پر ابن مبارک اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے آخر میں ان سے نقل کرنا چھوڑ دیا تھا۔

۳۷۰: بَابٌ

۸۲۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِیْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ لَيْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِنَ

۸۲۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس کے اندر قرآن میں سے کچھ نہیں (یعنی اسے کچھ قرآن یاد نہیں) وہ ویران گھر کی مانند ہے۔ یہ حدیث حسن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۲۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ يَعْنِى لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِى الدُّنْيَا وَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

صحیح ہے۔

۸۲۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صاحب قرآن (یعنی حافظ) سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور منزلیں چڑھتا جا اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ تمہاری منزل وہی ہے جہاں تم آخری آیت پڑھو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے اور وہ عاصم سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۷۱: بَابٌ

۸۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيْهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَذَاكَرْتُ بِهٖ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَاسْتَغْرَبَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ سَمَاعًا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلَهٗ حَدَّثَنِيْ مَنْ شَهِدَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ لَا نَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ سَمَاعًا مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَنْكَرَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ اَنْ يَكُوْنَ الْمُطَّلِبُ سَمِعَ مِنْ اَنَسٍ.

۳۷۱: باب

۸۲۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے (نیک) اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے مسجد سے تنکا بھی نکالا تھا تو وہ بھی۔ پھر مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے۔ چنانچہ میں نے اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا کہ کسی نے قرآن کریم کی کوئی آیت یا سورۃ یاد کرنے کے بعد بھلا دی ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاریؒ بھی سے غریب کہتے ہیں۔۔ کہ میں مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے کسی صحابی سے سماع کے متعلق نہیں جانتا۔ ہاں ان ہی کا ایک قول ہے کہ میں نے یہ حدیث ایسے شخص سے روایت کی ہے جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں موجود تھا۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے کسی صحابی سے سماع کا علم نہیں۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ علی بن مدینی مطلب کے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع کا انکار کرتے ہیں۔

۳۷۲: بَابٌ

۸۲۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ

۳۷۲: باب

۸۲۸: حضرت عمران بن حصینؓ سے منقول ہے کہ وہ ایک

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ مَرَّعَلٰى قَارِئٍ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْئُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ هٰذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَخَيْثَمَةُ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ يُكْنٰى اَبَانَصْرٍ قَدْرَوٰى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ خَيْثَمَةَ هٰذَا اَيْضًا.

قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن پڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے ان سے کچھ مانگا (یعنی بھیک مانگی) تو عمرانؓ نے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا اور ایک حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہیے کہ اللہ سے سوال کرے اس لیے کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے۔ محمود کہتے ہیں کہ خیثمہ بصری جن سے جابر جعفی روایت کرتے ہیں وہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور خیثمہ بصری کی کنیت ابو نصر ہے۔ انہوں نے انس بن مالکؓ سے کئی احادیث روایت کی ہیں اور ان سے جابر جعفی روایت کرتے ہیں۔

۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ نَا وَكِيْعٌ نَا اَبُوْفَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ اَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ وَقَدْرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صُهَيْبٍ وَلَا يُتَابَعُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَلٰى رِوَايَتِهٖ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَاَبُو الْمُبَارَكِ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ وَقَدْخُوْلِفَ وَكِيْعٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ وَقَالَ مُحَمَّدٌ اَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الرَّهَاوِيُّ لَيْسَ بِحَدِيْثِهٖ بَاْسٌ اِلَّا رِوَايَةَ ابْنِهٖ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَرْوِيْ عَنْهُ مَنَاكِيْرَ.

۸۲۹: حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے قرآن کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کیا وہ اس پر ایمان نہیں لایا۔ محمد بن یزید بن سنان یہ حدیث اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے اس کی سند اس طرح بیان کرتے ہیں کہ مجاہد، سعید بن مسیب سے اور وہ صہیب سے نقل کرتے ہیں۔ ان کی روایت کا کوئی متابع نہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ ابو مبارک بھی مجہول ہیں اور اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ وکیع کے نقل کرنے میں بھی اختلاف ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یزید بن سنان رہاوی کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن ان کے بیٹے محمد ان سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔

۸۳۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الَّذِيْ يُسِرُّ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ يَجْهَرُ بِقِرَاءَةِ

۸۳۰: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا، اعلان کر کے صدقہ کرنے والے کی طرح ہے آہستہ قرآن پڑھنے والا چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن آہستہ پڑھنا زور سے پڑھنے سے افضل ہے کیونکہ علماء کے نزدیک چھپا کر صدقہ دینا اعلان کر کے صدقہ دینے سے افضل ہے۔ نیز اہل

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْقُرْاٰنِ لِاَنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ اَفْضَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لِكَیْ يَاْمَنَ الرَّجُلُ مِنَ الْعُجْبِ لِاَنَّ الَّذِیْ يُسِرُّ بِالْعَمَلِ لَا يُخَافُ عَلَيْهِ بِالْعُجْبِ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ فِی الْعَلَانِيَةِ.

علم کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ریاکاری وخود پسندی سے محفوظ رہے۔ کیونکہ اعلانیہ اعمال کی بنسبت خفیہ اعمال میں ریا کا خوف نہیں ہوتا۔

۳۷۳: بَابُ

۸۳۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ لُبَابَةَ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِیٌّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ وَيُقَالُ اِسْمُهٗ مَرْوَانُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ فِیْ كِتَابِ التَّارِيْخِ.

۸۳۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۳۷۳: باب

۸۳۱: حضرت ابولبابہؒ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ سورہ اسراء اور سورہ زمر پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابولبابہ بصری ہیں۔ ان سے حماد بن زید کئی احادیث نقل کرتے ہیں۔ ان کا نام مروان ہے۔ یہ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے اپنی کتاب التاریخ میں نقل کیا ہے۔

۸۳۲: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سونے سے پہلے وہ سورتیں پڑھا کرتے تھے جو "سَبَّحَ" یا "یُسَبِّحُ" سے شروع ہوتی ہیں نیز فرماتے ہیں کہ ان میں سے ایک آیت ایسی ہے جو ایک ہزار آیتوں سے افضل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۷۴: بَابُ

۸۳۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ نَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ اَبُو الْعَلَاءِ الْخَفَّافُ ثَنِیْ نَافِعُ بْنُ اَبِیْ نَافِعٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُّصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِیَ وَاِنْ مَاتَ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِیْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۳۷۴: باب

۸۳۳: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت " اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" تین مرتبہ پڑھنے کے بعد سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے ستر ہزار فرشتے مقرر کردیتے ہیں۔ جو اس کیلئے شام تک مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر وہ اس دن مرجائے تو اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے۔ نیز اگر کوئی شام کو پڑھے گا تو اسے بھی یہی مرتبہ عطاء کیا جائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۳۷۵: بَابُ مَاجَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۳۴: حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهُ سَالَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتَهُ وَكَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَمَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَمَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَمَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ۔

۸۳۵: حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوْتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَمِنْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَ مْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهُ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْكَانَ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَ مْرِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ اَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ اَمْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ

۳۷۵: باب نبی اکرم ﷺ کی قراءت کے متعلق

۸۳۴: یعلی بن مملک کہتے ہیں کہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سے نبی اکرم ﷺ کی نماز میں قراءت اور آپ کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا: تمہاری حضور ﷺ کی نماز سے کیا نسبت؟ آپؐ کی عادت تھی کہ جتنی دیر (رات کو) سوتے اتنی دیر اٹھ کر نماز پڑھتے پھر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اتنی دیر سو جاتے یہاں تک کہ اسی طرح صبح ہو جاتی ۔ پھر حضرت ام سلمہؓ نے آپؐ کی قراءت کی کیفیت بیان کی کہ آپؐ پڑھتے تو ہر حرف جدا جدا ہوتا ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ۔ ہم اس حدیث کو صرف لیث بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں وہ یعلی سے اور وہ ام سلمہؓ سے ۔ پھر ابن جریج بھی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ کی قراءت میں ہر حرف الگ الگ معلوم ہوتا تھا اور لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے ۔

۸۳۵: حضرت عبداللہ بن ابی قیسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی اکرم ﷺ کے وتر کے متعلق پوچھا کہ کس وقت پڑھا کرتے تھے ۔ شروع رات میں یا آخر میں ۔ انہوں نے فرمایا کہ دونوں وقتوں میں پڑھا کرتے تھے کبھی رات کے شروع میں اور کبھی رات کے آخر میں ۔ میں نے کہا: الحمد اللہ ..... یعنی تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی ہے پھر میں نے پوچھا کہ آپ کی قراءت کی کیفیت کیا ہوتی تھی یعنی زور سے پڑھتے یا آہستہ پڑھتے یعنی دل میں ۔ انہوں نے فرمایا: دونوں طرح پڑھتے تھے ۔ کبھی زور سے پڑھتے اور کبھی دل ہی میں ۔ میں نے کہا: تمام تعریفیں اسی اللہ کیلئے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی ۔ پھر میں نے پوچھا کہ اگر حالت جنابت میں ہوتے تو کیا سونے سے پہلے غسل کرتے یا نیند سے بیدار ہونے کے بعد غسل کرتے ۔ انہوں نے فرمایا: دونوں طرح سے کیا کرتے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فِی الْاَمْرِ سَعَۃً هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تھے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی وضو کر کے ہی سو جاتے۔ میں نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۸۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَنَا اِسْرَائِیْلُ نَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَۃِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ یَعْرِضُ نَفْسَهٗ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ یَحْمِلُنِیْ اِلٰی قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَیْشًا مَنَعُوْنِیْ اَنْ اُبَلِّغَ کَلَامَ رَبِّیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۸۳۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ خود کو عرفات میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے اور فرماتے کہ کیا تم لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے چلے تاکہ میں انہیں اپنے رب کا کلام سناؤں اس لیے کہ قریش نے مجھے اس سے منع کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۷۶: بَابٌ

۳۷۶: باب

۸۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ یَزِیْدَ الْهَمْدَانِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْاَلَتِیْ اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ کَلَامِ اللّٰهِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۸۳۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جسے قرآن نے میری یاد اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول کر دیا۔ میں اسے ان لوگوں سے بہتر چیز عطا کروں گا جو میں مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور اللہ کے کلام کی دوسرے تمام کلاموں پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح خود اللہ تعالیٰ کی اسکی تمام مخلوقات پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلاصۃ الابواب : قرآن کے قاری کے لئے یہ بہت بڑا اشرف ہے کہ اس کی وجہ سے اس کے گھرانے سے دس آدمیوں کو اللہ تعالیٰ جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل فرما دیں گے (۲) قاری قرآن ملائکہ یعنی فرشتوں کا ساتھ ہوگا اور فرشتوں کی معیت نصیب ہونا اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے (۲) تمام فتنوں سے بچنے کا راستہ قرآن کریم میں ہے تمام معاملات کا حکم اس میں ہے اس پر عمل کرنے سے عزت ملتی ہے اور اس کو چھوڑ دینے سے ذلت اور پستی مقدر بن جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے قرآن کریم کو اپنی اجتماعی اور انفرادی زندگیوں میں داخل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اقتدار اور حکومت عطاء فرمائی آج کے مسلمانوں نے قرآن کریم کو پس پشت ڈال کر غیر مسلموں کے قوانین کو اپنایا ہے تو ذلیل و خوار ہیں (۳) احادیث باب کا خلاصہ یہ ہے کہ سب سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ سعادتمند ہیں وہ لوگ جو اخلاص کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم میں مشغول رہتے ہیں کلام پاک چونکہ اصل دین ہے اس کی بقاء و اشاعت پر ہی دین کا دارومدار ہے اس لئے اس کے سیکھنے اور سکھانے کا افضل ہونا ظاہر ہے کسی وضاحت کا محتاج نہیں البتہ اس کی انواع مختلف ہیں کمال اس کا یہ ہے کہ مطالب و مقاصد سمیت سیکھے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ فقط الفاظ سیکھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قرآن مجید کو حاصل کرلیا اس نے علوم نبوت کو اپنی پیشانی میں جمع کرلیا۔ شرم وحیاء میں ان لوگوں کی فہرست میں جو قیامت کے ہولناک دن میں عرش کے سایہ میں ہوں گے ان لوگوں کو بھی شمار کیا ہے جو مسلمانوں کے بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے ہیں نیز ان لوگوں کو بھی شمار کیا ہے جو بچپن میں قرآن شریف سیکھتے ہیں اور بڑے ہو کر اس کی تلاوت کا اہتمام کرتے ہیں۔ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس کے ایک ایک حرف پڑھنے پر اجر وثواب کا وعدہ ہے قیامت کے دن وہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرے گا کہ اے اللہ اس کو عزت کا تاج پہنا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرماویں گے اور قرآن کریم کی شفاعت بہت اونچا مرتبہ رکھتی ہے اس کے مقابلہ میں کسی کی شفاعت نہیں۔ نماز میں اس کی تلاوت تو درجات کو اور زیادہ بڑھا دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے اس سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ نہیں۔ احادیث میں قرآن کریم کی عزت وقدر کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے کہ اس کو حفظ کر کے اس کی نگرانی کی جائے تاکہ بھول نہ جائے قرآن کریم سے بے پروائی بہت بڑا گناہ ہے نیز لوگوں کے سامنے اس کی تلاوت کر کے پھر لوگوں سے سوال کرنا بہت معیوب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایسی حرکت کرنے سے منع فرمایا ہے ارشاد نبویؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرنا چاہئے حضور ﷺ کا معمول نقل کیا گیا ہے کہ سونے سے پہلے خاص خاص سورتیں پڑھتے تھے اور ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزاروں آیتوں سے افضل ہے لیکن اس کو بیان نہیں فرمایا اس کا مخفی رکھنا ایسا ہی جس طرح لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھا ہے بعض حضرات علماء نے فرمایا کہ وہ سورۂ حشر کی آخری آیت ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبْوَابُ الْقِرَاءَةِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قراءت کے متعلق
رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۸۳۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ هَا مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبِهٖ يَقْرَأُ اَبُوْ عُبَيْدٍ وَيَخْتَارُهُ هٰكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا وَصَفَتْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرْفًا حَرْفًا وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَكَانَ يَقْرَأُ مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ.

۸۳۸: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے ہر آیت پر وقف کرتے تھے یعنی اس طرح پڑھتے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" پھر ٹھہرتے۔ پھر پڑھتے "الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پھر رکتے اور پھر پڑھتے "مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" (اور پھر رکتے) ...... یہ حدیث غریب ہے۔ ابوعبیدہ بھی اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ اور یہی قراءت پڑھتے تھے۔ یعنی "مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" کی جگہ "مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" نہیں پڑھتے تھے۔ یحییٰ بن سعید اور کئی راوی بھی ابن جریج سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی سند سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اسکی سند متصل نہیں۔ اس لیے کہ لیث بن سعد، ابن ابی ملیکہ سے وہ یعلی بن مملک سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قراءت کی کیفیت بیان کی کہ ہر حرف الگ الگ ہوتا تھا۔ لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ﷺ "مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" پڑھتے تھے۔

۸۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَاُرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ اَيُّوْبَ بْنِ

۸۳۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، (اور میرا خیال ہے کہ انسؓ نے) عثمانؓ (کا نام بھی لیا) یہ سب حضرات "مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو زہری کی انسؓ سے روایت سے صرف شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے جانتے ہیں۔ زہری کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سُوَيْدِ الرَّمْلِيِّ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَقْرَءُ وْنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَرَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَقْرَءُ وْنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ.

بعض ساتھی یہ حدیث زہری سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سب "مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ " پڑھتے تھے۔ عبدالرزاق بھی معمر سے وہ زہری سے اور وہ سعید بن میّب سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ "مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" پڑھتے تھے۔

۸۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ ابْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ هُوَ اَخُوْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ قَالَ مُحَمَّدٌ تَفَرَّدَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَهٰكَذَا قَرَأَ اَبُوْ عُبَيْدٍ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ اتِّبَاعًا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

۸۴۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی " اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ "سوید بن نصر بھی ابن مبارک سے اور وہ یونس بن یزید سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ سوید بن نصر ، ابن مبارک سے وہ یونس بن یزید سے اس سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور ابوعلی بن یزید، یزید بن یونس کے بھائی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ ابن مبارک اس حدیث کے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ ابوعبیدہ نے بھی اس حدیث کی اتباع میں یہ آیت اسی طرح پڑھی۔

۸۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ سَعْدٍ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَرِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ الْاِفْرِيْقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ.

۸۴۱: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا" هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ "یعنی کیا تم اپنے رب سے مانگنے کی طاقت رکھتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف رشدین کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں پھر عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی بھی ضعیف ہیں۔ لہٰذا اس کی سند ضعیف ہے۔

۸۴۲: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَفْصٍ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُهَا اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرُ صَالِحٍ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ نَحْوَ هٰذَا وَهُوَ حَدِيْثُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا

۸۴۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے" اِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ "یعنی اس نے غیر صالح عمل کیا۔ اس حدیث کو کئی راوی ثابت بنانی سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ شہر بن حوشب بھی اسے اسماء بنت یزید سے روایت کرتے ہیں۔ عبد بن حمید کہتے ہیں کہ یہی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَلْحَدِیْثُ اَیْضًا عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ وَ سَمِعْتُ عَبْدَبْنَ حُمَیْدٍ یَقُوْلُ اَسْمَاءُ بِنْتُ یَزِیْدَ هِیَ اُمُّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِیَّةُ کِلَا الْحَدِیْثَیْنِ عِنْدِیْ وَاحِدٌ وَقَدْ رَوٰی شَهْرُبْنُ حَوْشَبٍ غَیْرَ حَدِیْثٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِیَّةِ وَهِیَ اَسْمَاءُ بِنْتُ یَزِیْدَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا انصاریہ ہیں اور میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ انصاریہ سے نقل کی ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتی ہیں۔

۸۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِیُّ نَا اُمَیَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا اَبُو الْجَارِیَةِ الْعَبْدِیُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ قَدْبَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا مُثَقَّلَةً هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاُمَیَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثِقَةٌ وَاَبُو الْجَارِیَةِ الْعَبْدِیُّ شَیْخٌ مَجْهُوْلٌ وَلَا نَعْرِفُ اِسْمَهٗ.

۸۴۳: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قَدْبَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا''. میں ذال پر پیش پڑھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امیہ بن خالد ثقہ اور ابو جاریہ عبدی مجہول ہیں۔ ہم اس کا نام نہیں جانتے۔

۸۴۴: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا مُعَلَّی بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَعْدِبْنِ اَوْسٍ عَنْ مِصْدَعٍ اَبِیْ یَحْیٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِیْحُ مَارُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِرَاءَ تُهٗ وَیُرْوٰی اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَمْرَوبْنَ الْعَاصِ اِخْتَلَفَا فِیْ قِرَاءَ ةِ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَارْتَفَعَا اِلٰی کَعْبِ الْاَحْبَارِفِیْ ذٰلِکَ فَلَوْکَانَتْ عِنْدَهٗ رِوَایَةٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاسْتَغْنٰی بِرِوَایَتِهٖ وَلَمْ یَحْتَجْ اِلٰی کَعْبٍ.

۸۴۴: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھی'' فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ ''۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور صحیح وہ ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عمرو بن عاص کے درمیان اس حدیث کی قراءت میں اختلاف ہے انہوں نے اس اختلاف کو کعب احبار کے سامنے پیش کیا۔ لہٰذا اگر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کوئی حدیث ہوتی تو وہ کافی ہوتی اور وہ کعب بن احبار کے پاس نہ جاتے۔

۸۴۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیِّ الْجَهْضَمِیُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَمَّاکَانَ یَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِهٖ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰی فَارِسَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

۸۴۵: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر (خبر ملی کہ) اہل روم، فارس والوں پر غالب ہوگئے ہیں۔ چنانچہ'' الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِهٖ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ '' تک آیات نازل ہوئیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ غَلَبَتْ دونوں طرح (یعنی غَلَبَت اور غُلِبَت) پڑھا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہوگئے تھے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ يَقْرَأُ غَلَبَتْ وَغُلِبَتْ يَقُوْلُ كَانَتْ غَلَبَتْ ثُمَّ غُلِبَتْ هٰكَذَا قَرَأَ نَصْرُبْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتْ .

پھر غالب ہوئے۔لہٰذا غُلِبَتْ میں ان کے غالب ہونے کی خبر دی گئی ہے۔نصر بن علی نے بھی غلبت پڑھا ہے۔

۸۴۶:حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا نُعَيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحوِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ (خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ) فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ .

۸۴۶:حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھا'' خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضُعْفٍ پڑھو۔عبد بن حمید بھی یزید بن ہارون سے اور وہ فضیل بن مرزوق سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۴۷:حَدَّثَنَامَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۸۴۷:حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے " فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ " یعنی دال کے ساتھ۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۴۸:حَدَّثَنَابِشْرُبْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ هَارُوْنَ الْاَعْوَرِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هَارُوْنَ الْاَعْوَرِ.

۸۴۸:حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا : " فَرُوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ " یعنی راء پر پیش پڑھا۔یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ہارون اعور کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۴۹:حَدَّثَنَاهَنَّادٌنَااَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ يَقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَاَشَارُوْااِلَيَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِوَالْاُنْثٰى فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَاَنَا وَاللّٰهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُهَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَنِيْ اَنْ اَقْرَأَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاللَّيْلِ اِذَا

۸۴۹:حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ ہم شام گئے تو ابودرداءؓ ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا تم میں سے کوئی عبداللہ بن مسعودؓ کی قرآت سے قرآن پڑھ سکتا ہے؟لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو میں نے عرض کیا: جی ہاں۔آپؓ نے فرمایا تم نے عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ آیت کس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے ''وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ''میں نے عرض کیا وہ اس طرح پڑھتے تھے۔'' وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ......''۔ابودرداءؓ نے فرمایا:اللہ کی قسم میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھی اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔یہ لوگ چاہتے ہیں کہ " وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى " پڑھوں لیکن میں ان کی بات نہیں مانوں گا۔یہ حدیث حسن صحیح

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى.

۸۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْزُرْعَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَاَ وَتَرَى النَّاسَ سَكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اِلَّا مِنْ اَنَسٍ وَاَبِی الطُّفَيْلِ وَهٰذَا عِنْدِیْ مُخْتَصَرٌ اِنَّمَا يُرْوٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَقَرَاَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَحَدِيْثُ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عِنْدِیْ مُخْتَصَرٌ مِّنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۸۵۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاؤُدَ اَنْبَاَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَوْلِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّیَ فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ہے اور عبداللہ بن مسعودؓ کی قراءت اسی طرح ہے ''وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى''

۸۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھائی ''اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ'' یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھی ''وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى'' ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حکم بن عبدالملک قتادہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ہمیں قتادہ کے ابوطفیل رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی صحابی سے سماع کا علم نہیں اور یہ روایت مختصر ہے۔ اس کی صحیح سند اس طرح ہے کہ قتادہ، حسن سے اور وہ عمران بن حصینؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ''يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ'' میرے خیال میں یہ حدیث اس حدیث سے مختصر ہے۔

۸۵۲: حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنا برا ہے وہ شخص ان میں سے کسی کے لیے یا فرمایا تم لوگوں کے لیے جو کہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ اسے تو بھلا دیا گیا۔ لہٰذا قرآن کو یاد کرتے رہا کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قرآن لوگوں کے دلوں سے اس سے بھی زیادہ بھاگنے والا ہے جس طرح چوپایہ اپنی باندھنے کی رسّی سے بھاگتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: ان ابواب میں حضور ﷺ کی قراءت کے بارہ میں احادیث وارد ہوئی ہیں کہ آپ ﷺ قراءت بہت ٹھہر ٹھہر کے کرتے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی یہی ہے کہ قرآن مجید کو آہستہ آہستہ پڑھے یعنی جلدی کے ساتھ نہ پڑھا جائے جیسا کہ ہمارے زمانے کے حفاظ پڑھتے ہیں نیز حضور ﷺ نے مختلف طریقوں سے قرآن پاک پڑھا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۳۷۷: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

۸۵۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى نَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَامُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ اَيُّوْبَ وَهِيَ اِمْرَأَةُ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَمُرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۸۵۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهُ فَاِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَنَظَرْتُهُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُهَا فَقَالَ اَقْرَأَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ اَقْرَأَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ تَقْرَأُهَا فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَءُ سُوْرَةَ

۳۷۷: باب اس بارے میں قرآن سات قراءتوں پر نازل ہوا

۸۵۳: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ کی جبرئیل سے ملاقات ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: اے جبرئیل میں ایسی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں جو اُمّی (یعنی ان پڑھ) ہے۔ ان میں بوڑھے بھی ہیں عمر رسیدہ بھی ہیں بچے بھی ہیں اور بچیاں بھی۔ پھر ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ جبرائیل نے کہا: اے محمدؐ! قرآن کو سات حرفوں (یعنی قراءتوں) پر نازل کیا گیا ہے۔ اس باب میں عمرؓ، حذیفہؓ بن یمانؓ، ابوہریرہؓ اور ام ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ ام ایوبؓ، ابوایوبؓ کی بیوی ہیں۔ نیز سمرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوجہم بن حارث بن صمہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابی بن کعب ہی سے منقول ہے۔

۸۵۴: مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں عہد نبوی میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرا تو وہ سورہ فرقان پڑھ رہے تھے۔ میں نے ان کی قراءت سنی تو وہ ایسی قراءت پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان کے نماز پڑھتے ہوئے ان سے لڑ پڑوں لیکن میں نے انتظار کیا کہ سلام پھیر لیں۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن کے پاس سے چادر پکڑ کر کھینچی اور پوچھا کہ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی۔ جو تم ابھی پڑھ رہے تھے۔ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میں نے کہا۔ جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی یہ سورت پڑھائی ہے۔ چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں نے انہیں سورۃ فرقان کی ایسے حروف پر پڑھتے سنا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں سکھائے۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْفُرْقَانِ عَلٰی حُرُوْفٍ لَّمْ تُقْرِئْنِیْهَا وَاَنْتَ اَقْرَأْتَنِیْ سُوْرَۃَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ یَا عُمَرُ اِقْرَأْ یَاهِشَامُ فَقَرَأَ عَلَیْهِ الْقِرَاءَۃَ الَّتِیْ سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰکَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ یَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَۃَ الَّتِیْ اَقْرَأَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰکَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ.

مجھے سورۂ فرقان پڑھائی ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے عمرؓ اسے چھوڑ دو۔ پھر فرمایا: اے ہشام تم پڑھو۔ انہوں نے وہی قراءت پڑھی جو میں نے سنی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عمرؓ تم پڑھو۔ میں نے وہ قراءت پڑھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قرآن سات حروف (یعنی قراء توں) پر نازل ہوا ہے۔ لہٰذا جس میں آسانی ہو اس میں پڑھا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس اسے زہری سے اسی سند سے نقل کرتے ہیں لیکن مسور بن مخرمہ کا ذکر نہیں کرتے۔

۳۷۸: بَابٌ

۳۷۸: باب

۸۵۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِیْهِ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ وَمَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِیْ مَسْجِدٍ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَمَنْ اَبْطَأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ هٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَرَوٰی اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ

۸۵۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے کوئی دنیاوی مصیبت دور کردی اللہ تعالیٰ اسکی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کردیگا۔ جو کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کریگا۔ اللہ تعالیٰ اسکی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کرینگے۔ جو کسی تنگدست کیلئے آسانیاں پیدا کردے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس وقت تک مدد کرتا رہے گا جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جس نے علم حاصل کرنے کیلئے کوئی راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اسکے لیے جنت کا ایک راستہ آسان کردیتے ہیں اور کوئی قوم ایسی نہیں کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت یا آپس میں ایک دوسرے کو قرآن سنتے سناتے، سیکھتے سکھاتے ہوں اور ان پر اللہ کی مدد نازل نہ ہو اور اسکی رحمت ان کا احاطہ نہ کرلے اور فرشتے انہیں گھیر نہ لیں اور جس نے عمل میں سستی کی اسکا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔ اس حدیث کو کئی راوی اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ مجھے ابوصالح کے واسطے سے ابوہریرہؓ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ. سے ایک حدیث پہنچی ہے اور پھر اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔

خلاصۃ الابواب : قرآن کریم سات حروف پر اُترا ہے کی بہترین تشریح اور تعبیر یہ ہے کہ حروف کے اختلاف سے مراد قراءتوں کا اختلاف ہے اور سات حروف سے مراد اختلاف قراءت کی سات نوعیتیں ہیں چنانچہ قراءتیں تو اگرچہ سات سے زائد ہیں لیکن ان قراءتوں میں جو اختلاف پائے جاتے ہیں وہ سات اقسام میں منحصر ہیں (۱) مفرد اور جمع کا اختلاف کہ ایک قراءت میں لفظ مفرد ہے اور دوسری میں صیغہ جمع مثلاً "وتمت كلمة ربك" اور "كلمات ربك" (۲) مذکر ومؤنث کا اختلاف کہ ایک میں لفظ مذکر استعمال ہوا ہے اور دوسری میں مؤنث جیسے لا يُقْبَلُ اور لا تُقْبَلُ (۳) وجوہ اعراب کا اختلاف کہ زیر زبر وغیرہ بدل جائیں مثلاً هَلْ مِنْ خَالِقٍ غيرُ الله اور غيرِ الله (۴) حرفی ہیئت کا اختلاف جیسے "يَعْرِشُوْنَ" اور "يُعَرِّشُوْنَ" (۵) ادوات (حروف نحویہ) کا اختلاف جیسے "لٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ" اور "لٰكِنِ الشَّيَاطِيْنَ" (۶) لفظ کا ایسا اختلاف جس میں حروف بدل جائیں جیسے تَعْلَمُوْنَ يَعْلَمُوْنَ (۷) لہجوں کا اختلاف جیسے تخفیف، تفخیم، اِمالہ، مد، قصر، اظہار اور ادغام۔ یہ تشریح امام مالکؒ سے منقول ہے اس کے علاوہ امام ابو الفضلؒ رازی فرماتے ہیں کہ قراءت کا اختلاف سات اقسام میں منحصر ہے (۱) اسماء کا اختلاف (۲) افعال کا اختلاف (۳) وجوہ اعراب کا اختلاف (۴) الفاظ کی کمی بیشی کا اختلاف (۵) تقدیم وتاخیر کا اختلاف کہ ایک قراءت میں کوئی لفظ کم اور دوسری میں زیادہ ہو (۶) بدلیت کا اختلاف کہ ایک قراءت میں ایک لفظ ہے اور دوسری قراءت میں اس کی جگہ دوسرا لفظ (۷) لہجوں کا اختلاف اس کی تفصیل گذر چکی ہے ان سات قراءتوں کی وجہ سے قرآن کریم پڑھنے میں آسانی پیدا ہوگئی کیونکہ حدیث باب کے الفاظ صراحت اور وضاحت کے ساتھ بتلا رہے ہیں کہ اُمت کے لئے سات حروف کی آسانی طلب کرنے میں حضورؐ کے پیش نظر یہ بات تھی کہ آپؐ ایک اُمّی اور اَن پڑھ قوم کی طرف مبعوث ہوئے ہیں جس میں ہر طرح کے لوگ ہیں اگر قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صرف ایک ہی طریقہ متعین کر دیا گیا تو اُمت مشکل میں مبتلاء ہو جائے گی اس کے برعکس اگر کئی طریقے رکھے گئے تو ممکن ہوگا کہ کوئی شخص ایک طریقے سے تلاوت پر قادر نہیں ہے تو دوسرے طریقہ سے انہی الفاظ کو ادا کردے اس طرح اس کی نماز اور تلاوت کی عبادات درست ہو جائیں گی۔

۳۷۹: بَابٌ

۸۵۶: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كَمْ اَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ عِشْرِيْنَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ

۳۷۹: باب

۸۵۶: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کتنے دنوں میں قرآن ختم کرلیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا: ایک ماہ میں۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر بیس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے کہا کہ میں اس سے بھی کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا پھر پندرہ دن پڑھ لیا کرو۔ میں نے کہا میں اس سے بھی کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا دس دن میں پڑھ لیا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اخْتِمْهُ فِیْ خَمْسٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ یُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَرْبَعِیْنَ وَقَالَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَلَا نُحِبُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَاْتِیَ عَلَیْهِ اَکْثَرُ مِنْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَلَمْ یَقْرَأِ الْقُرْاٰنَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ لِلْحَدِیْثِ الَّذِیْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَخَّصَ فِیْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ کَانَ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فِیْ رَکْعَةٍ یُوْتِرُ بِهَا وَرُوِیَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّهٗ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِیْ رَکْعَةٍ فِی الْکَعْبَةِ وَالتَّرْتِیْلُ فِی الْقِرَاءَةِ اَحَبُّ اِلٰی اَهْلِ الْعِلْمِ۔

کرو۔ میں نے عرض کیا میں اس سے بھی کم مدت میں پڑھنے کی استطاعت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا پھر پانچ دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں لیکن آپؐ نے اس سے کم مدت میں پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ یہ حدیث ابو بردہ کی عبداللہ بن عمروؓ سے روایت سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے عبداللہ بن عمروؓ ہی سے منقول ہے۔ انہی سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا وہ اسے نہیں سمجھا۔ نیز یہ بھی عبداللہ بن عمروؓ سے منقول ہے کہ چالیس دن میں قرآن کریم ختم کیا کرو۔ اسحٰق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص چالیس دن میں قرآن کو ختم نہ کرے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ تین دن سے کم میں قرآن نہ پڑھا (ختم نہ کیا) جائے۔ انکی دلیل حضرت عبداللہ بن عمروؓ ہی کی حدیث ہے۔ لیکن بعض علماء جن میں عثمان بن عفانؓ بھی ہیں۔ تین دن سے کم مدت قرآن ختم کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ ہی کے بارے میں منقول ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا کرتے تھے۔ سعید بن جبیرؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے خانہ کعبہ میں دو رکتوں میں پورا قرآن ختم کیا لیکن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اہل علم کے نزدیک مستحب ہے۔

۸۵۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِی النَّضْرِ الْبَغْدَادِیُّ نَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ سِمَاکِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهٗ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَرْبَعِیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاکِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنْ یَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَرْبَعِیْنَ۔

۸۵۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ قرآن کو چالیس دن میں ختم کیا کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض حضرات اسے معمر سے وہ سماک سے وہ وہب بن منبہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمرو کو چالیس روز میں قرآن ختم کرنے کا حکم دیا۔

۸۵۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ نَا الْهَیْثَمُ بْنُ الرَّبِیْعِ ثَنِیْ نَا صَالِحٌ الْمُرِّیُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ

۸۵۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کونسا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کہ آدمی قرآن ختم کر کے شروع کرنے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا صَالِحُ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ نَصْرِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الرَّبِيْعِ.

والا بن جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابن عباسؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن بشار، مسلم بن ابراہیم سے وہ صالح مری سے وہ قتادہ سے وہ زرارہ بن اوفی سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں ہے۔ اور میرے نزدیک یہ حدیث بواسطہ نصر بن علی، ہشیم بن ربیع کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۸۵۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۸۵۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کو تین دن سے کم میں پڑھا وہ اسے سمجھ نہیں سکا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبْوَابُ تَفْسِيْرِ الْقُرْاٰنِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قرآن کی تفسیر کے متعلق
نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۳۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الَّذِيْ يُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَأْيِهٖ

۸۶۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۶۱: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِيْ حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَزْمٍ اَخُوْ حَزْمٍ الْقُطَعِيِّ ثَنِيْ اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ قَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ حَزْمٍ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُمْ شَدَّدُوْا فِيْ هٰذَا فِيْ اَنْ يُفَسَّرَ الْقُرْاٰنَ

۳۸۰: باب جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے

۸۶۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کر لے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے کوئی بات (یعنی حدیث) اس وقت تک نہ نقل کرو جب تک تمہیں یقین نہ ہو کہ یہ میرا ہی قول ہے اور جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ اور ایسا شخص جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے گا دونوں اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرلیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۶۲: حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگرچہ صحیح کہا ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض محدثین سہیل بن ابی حزم کو ضعیف کہتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے علماء سے یہی قول منقول ہے کہ وہ اپنی رائے سے تفسیر کرنے والے کی مذمت کرتے ہیں۔ نیز جو روایات مجاہد اور قتادہ سے منقول ہیں کہ انہوں نے تفسیر کی ان پر یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَاَمَّا الَّذِیْ رُوِیَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَتَادَةَ وَغَيْرِ هِمَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ فَسَّرُوا الْقُرْاٰنَ فَلَيْسَ الظَّنُّ بِهِمْ اَنَّهُمْ قَالُوْا فِی الْقُرْاٰنِ اَوْ فَسَّرُوْهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَوْمِنْ قِبَلِ اَنْفُسِهِمْ وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُمْ مَا يَدُلُّ عَلٰی مَاقُلْنَا اَنَّهُمْ لَمْ يَقُوْلُوْا مِنْ قِبَلِ اَنْفُسِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِیِّ الْبَصْرِیُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا فِی الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ فِيْهَا بِشَیْءٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ لَوْ كُنْتُ قَرَأْتُ قِرَاْءَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمْ اَحْتَجْ اِلٰی اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ مِمَّا سَاَلْتُ.

نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی۔ اس لیے کہ حسین بن مہدی، عبدالرزاق سے وہ معمر سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: قرآن کریم میں کوئی آیت ایسی نہیں جس کی تفسیر میں میں نے کوئی نہ کوئی روایت نہ سنی ہو۔ پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، سفیان سے اور وہ اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد نے فرمایا: اگر میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت پڑھتا تو مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بہت سی ایسی باتوں کے متعلق پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی جو ان سے پوچھتا ہوں۔

خلاصۃ الابواب : علم تفسیر جہاں ایک انتہائی شرف وسعادت کی چیز ہے وہاں اس نازک وادی میں قدم رکھنا بے حد خطرناک بھی ہے کیونکہ اگر انسان کسی آیت کی غلط تشریح کر بیٹھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایک ایسی بات منسوب کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے نہیں کہی اور ظاہر ہے کہ اس سے بڑی گمراہی کیا ہو سکتی ہے جن لوگوں نے ضروری شرائط پوری کئے بغیر قران کریم کی تفسیر میں دخل اندازی کی ہے وہ کافی محنت خرچ کرنے کے باوجود اس بدترین گمراہی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ علماء کرامؒ نے ان اسباب کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے جو انسان کو تفسیر قرآن کے معاملے میں گمراہی کی طرف لیجاتے ہیں ان میں پہلا سبب نا اہلیت ہے اور یہ سب سے خطرناک ہے کہ انسان اپنی اہلیت اور صلاحیت کو دیکھے بغیر قرآن کریم کے معاملے میں رائے زنی شروع کر دے خاص طور سے ہمارے زمانے میں گمراہی کے اس سبب نے بڑی قیامت ڈھائی ہے یہ غلط فہمی عام ہوتی جارہی ہے کہ صرف عربی زبان پڑھ لینے کے بعد انسان قرآن مجید کا عالم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد جس طرح سمجھ میں آئے قرآن کریم کی تفسیر کر سکتا ہے حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ دنیا کا کوئی بھی علم وفن ایسا نہیں کہ جس میں محض زبان دانی کے بل پر مہارت پیدا ہو سکتی ہو۔ آج تک کسی ذی ہوش نے انگریزی زبان پر مکمل عبور رکھنے کے باوجود یہ دعویٰ نہیں کیا ہوگا کہ وہ ڈاکٹر ہو گیا ہے اور میڈیکل سائنس کی کتابیں پڑھ کر دنیا پر مشق ستم کر سکتا ہے اور نہ قانون کی اعلیٰ کتابیں دیکھ کر ماہر قانون کہلا سکتا ہے اور اگر کوئی شخص ایسا دعویٰ کرے تو یقیناً ساری دنیا اسے احمق اور بے وقوف کہے گی۔ بلکہ ان کے لئے سالہا سال کی محنت درکار ہوتی ہے انہیں ماہر اساتذہ سے پڑھا جاتا ہے اس کے لئے بڑی بڑی درس گاہوں سے کئی کئی امتحانات سے گذرنا ہوتا ہے پھر کسی ماہر فن کے پاس رہ کر ان کا عملی تجربہ کرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر ان علوم کا مبتدی کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ لہٰذا تفسیر قرآن جیسا علم محض عربی زبان سیکھ لینے کی بناء پر آخر کیسے حاصل ہو جائے گا تو علم تفسیر میں درک حاصل کرنے کے لئے بہت وسیع معلومات درکار ہوتی ہیں۔ دوسرا سبب تفسیر قرآن میں گمراہی یہ ہے کہ انسان اپنے ذہن میں پہلے سے کچھ نظریات متعین کر لے اور پھر قرآن کو ان نظریات کے تابع بنانے کی فکر کرے جیسا کہ علامہ ابن تیمیہؒ نے نشاندہی فرمائی ہے۔ ان کے علاوہ بھی کئی اسباب ہیں اس واسطے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بھی قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگرچہ صحیح کیا ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَمِنْ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۸۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ فَاقْرَأْهَا فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْمُ الْعَبْدُ (فَيَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ (اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمِ) فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) فَيَقُوْلُ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَهٰذَا لِيْ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) وَاٰخِرُ السُّوْرَةِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْلُ (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰى ابْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ وَاَبُو السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

باب سورہ فاتحہ کی تفسیر کے متعلق

۸۶۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اسکی نماز ناقص ہے نامکمل ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا اے ابو ہریرہؓ: کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا: اے فارسی کے بیٹے دل میں پڑھا کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندے کی نماز کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ایک حصہ اپنے لیے اور ایک اس بندے کے لیے۔ پھر میرا بندہ جو مانگے وہ اس کے لیے ہے۔ چنانچہ جب بندہ کھڑا ہو کر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ جب "اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمِ" پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ جب "مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعظیم کی۔ اور یہ خالصتاً میرے لیے ہے اور میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ پھر "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" سے آخر تک میرے بندے کے لیے ہے اور اس کے لیے وہی ہے جو وہ یہ کہتے ہوئے مانگے "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ، اسماعیل بن جعفر اور کئی راوی علاء بن عبدالرحمٰن سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر ابن جریج اور مالک بن انس بھی علاء بن عبدالرحمٰن سے وہ ابو سائب سے (جو ہشام کے مولیٰ ہیں) وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ نیز ابن ادریس اپنے والد سے اور وہ علاء بن عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میرے والد اور ابو سائب نے ابو ہریرہؓ سے اسی کی ہم

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

معنی روایت کی ہے۔

(ف) اس روایت میں بھی مقتدی کو دل میں پڑھنے کا حکم ہے زبان سے نہیں اور دل میں تو یہی ہے کہ جو امام پڑھتا ہے اسکو دل سے متوجہ ہو کر سنے پڑھنے کا مفہوم حاصل ہو جائیگا۔

۸۶۴: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَيَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ قَالَا ثَنِي ابْنُ اَبِي اُوَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ وَاَبُو السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ وَكَانَا جَلِيْسَيْنِ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ اُوَيْسٍ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ اُوَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْعَلَاءِ.

۸۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص و نامکمل ہے۔ اسمٰعیل بن اویس کی روایت میں اس سے زیادہ نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ لیکن انہوں نے ابن اویس کی روادیت کو بطور دلیل پیش کیا ہے جو وہ اپنے والد سے اور وہ علاء سے روایت کرتے ہیں۔

۸۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ اَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هٰذَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِغَيْرِ اَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ اِلَيْهِ اَخَذَ بِيَدِيْ وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهٗ فِيْ يَدِيْ قَالَ فَقَامَ بِيْ فَلَقِيَتْهُ امْرَاَةٌ وَصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا اِنَّ لَنَا اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ حَتّٰى اَتٰى بِيْ دَارَهٗ فَاَلْقَتْ لَهُ الْوَلِيْدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُفِرُّكَ اَنْ تَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ اِلٰهٍ سِوَى اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا تَفِرُّ اَنْ تَقُوْلَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَعْلَمُ شَيْئًا اَكْبَرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ الْيَهُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ وَاِنَّ النَّصَارٰى ضُلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّيْ حَنِيْفٌ

۸۶۵: حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ عدی بن حاتم ہیں۔ میں کسی امان اور تحریر کے بغیر آ گیا تھا۔ جب مجھے آپؐ کے سامنے لے جایا گیا تو آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ آپؐ پہلے ہی صحابہؓ سے کہہ چکے تھے کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیں گے۔ پھر آپؐ مجھے لے کر کھڑے ہوئے تو ایک عورت اور ایک بچہ آپؐ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آپؐ سے کام ہے۔ آپؐ ان کے ساتھ ہو لئے اور ان کا کام کر کے دوبارہ میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے۔ ایک بچی نے آپ ﷺ کے لیے بچھونا بچھا دیا جس پر آپؐ بیٹھ گئے اور میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر آپؐ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد مجھ سے پوچھا کہ تمہیں "لا الہ الا اللہ" کہنے سے کونسی چیز روکتی ہے۔ کیا تم اللہ کے علاوہ کسی معبود کو جانتے ہو۔ میں نے عرض کیا "نہیں"۔ پھر کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر فرمایا: تم اس لیے اللہ اکبر کہنے سے راہ فرار اختیار کرتے ہو کہ تم اس سے بڑی کوئی چیز جانتے ہو؟ میں نے عرض

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مُسْلِمٌ قَالَ فَرَاَيْتُ وَجْهَهٗ تَبَسَّطَ فَرَحًا قَالَ ثُمَّ اَمَرَبِیْ فَاُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلْتُ اَغْشَاهُ طَرَفِی النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا عِنْدَهٗ عَشِيَّةً اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ فِیْ ثِيَابٍ مِنَ الصُّوْفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ قَالَ فَصَلّٰی وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْصَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قُبْضَةً وَلَوْ بِبَعْضِ قُبْضَةٍ يَقِیْ اَحَدُكُمْ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ اَوِالنَّارِ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا قِیَ اللّٰهَ وَقَائِلٌ لَهٗ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَ بَصَرًا فَيَقُوْلُ بَلٰی فَيَقُوْلُ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ مَالاً وَوَلَدًا فَيَقُوْلُ بَلٰی فَيَقُوْلُ اَيْنَ مَاقَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قُدَّامَهٗ وَبَعْدَهٗ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَقِیْ بِهٖ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ لِيَقِ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَاِنِّیْ لَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيْكُمْ حَتّٰی تَسِيْرَ الظَّعِيْنَةُ فِيْمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيْرَةِ اَوْاَكْثَرَمَا يَخَافُ عَلٰی مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ فَاَيْنَ لُصُوْصُ طَيِّءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَرَوٰی شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ.

کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہودیوں پر اللہ کا غضب ہے اور نصاریٰ گمراہ ہیں۔ عدی کہتے ہیں پھر میں نے کہا کہ میں خالص مسلمان ہوں۔ عدی کہتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ (یہ سن کر) نبی اکرم ﷺ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا اور میں ایک انصاری کے ہاں (بطور مہمان) رہنے لگا اور آپؐ کی خدمت میں صبح وشام حاضر ہونے لگا۔ ایک دن میں رات کے وقت آپؐ کے پاس تھا کہ ایک قوم آئی۔ انہوں نے اون کے دھاری دار کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ پھر آپؐ نے نماز پڑھی اور خطبہ دیتے ہوئے انہیں صدقہ دینے کی ترغیب دی اور فرمایا: اگرچہ ایک صاع ہو یا نصف ہو یا مٹھی ہو یا اس سے بھی کم ہو۔ تم میں سے ہر ایک (کو چاہیے کہ) اپنے چہرے کو جہنم کی آگ کی گرمی یا اس کی آگ سے بچانے کی کوشش کرے خواہ وہ ایک کھجور یا آدھی کھجور دے کر ہی ہو۔ اس لیے کہ ہر شخص کو اللہ سے ملاقات کرنی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے وہی کچھ فرمائے گا جو میں تم سے کہتا ہوں۔ کیا میں نے تمہارے کان آنکھیں نہیں بنائیں؟ وہ کہے گا ہاں کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تمہیں مال واولاد عطا نہیں کئے۔ وہ کہے گا ہاں کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ کہاں ہے جو تم نے اپنے لیے آگے بھیجا تھا پھر وہ اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھے گا اور اپنے چہرے کو آگ کی گرمی سے بچانے کے لیے کوئی چیز نہیں پائے گا لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو (جہنم کی) آگ سے بچائے چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔ اگر یہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کے ذریعے ہی بچائے۔ اس لیے کہ میں تم لوگوں کے متعلق فاقے سے نہیں ڈرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار اور عطاء کرنیوالا ہے یہاں تک کہ (عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ) ایک اکیلی عورت مدینہ سے حیرہ تک سفر کرے گی اور اسے اپنی سواری کی چوری کا بھی خوف نہیں ہوگا۔ عدی کہتے ہیں کہ میں دل میں سوچنے لگا کہ اس وقت قبیلہ بنوطی کے چور کہاں ہوں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف سماک بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ بھی سماک سے وہ عباد بن حبیش سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۸۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا

۸۶۶: روایت کی ہم سے محمد مثنیٰ اور محمد بن بشار نے ان دونوں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِبْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَهُوْدُ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارٰى ضُلَّالٌ فَذَكَرَالْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ.

نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے وہ سماک بن حرب سے وہ عباد بن حبیش سے وہ عدی بن ابی حاتم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہود مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ (یعنی یہودیوں پر غضب کیا گیا ہے) ہیں اور نصاریٰ (عیسائی) گمراہ ہیں۔ پھر طویل حدیث ذکر کی۔

خلاصہ سورۃ فاتحہ: سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں حضور ﷺ نے پہلی بات تو یہ ارشاد فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہر جملہ پر جواب مرحمت فرماتے ہیں یہ بندہ کے لئے بہت خوش نصیبی کی بات ہے کہ اللہ جلّ جلالہ اپنی حمد وثناء پر جواب ارشاد فرماویں۔ دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ مغضوب علیہم کے مصداق یہود ہیں اور ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں تیسری چیز سورۂ فاتحہ کی اہمیت بیان فرمائی کہ نماز میں اس سورۃ کا پڑھنا ضروری اور واجب ہے کہ اس کے بغیر نماز ناقص ہوتی ہے اس میں ائمہ کا اختلاف ہے بعض ائمہ کے نزدیک مطلق اسکی تلاوت فرض ہے چاہے امام ہو یا مقتدی ہو اور چاہے منفرد ہو۔ بعض ائمہ کرام کے نزدیک امام اور منفرد پر اس کا پڑھنا واجب ہے اور مقتدی پر نہیں اس لئے کہ دوسری احادیث میں مقتدی کو قراءت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

سورۂ بقرہ کے متعلق

۸۶۷: حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَابْنِ اَبِىْ عَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوْانَاعَوْفُ بْنُ اَبِىْ جَمِيْلَةَ الْاَعْرَابِيُّ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قُبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ. فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِالْاَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُوَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۶۷: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو (مٹی کی) ایک مٹھی سے پیدا کیا جسے اس نے پوری زمین سے اکٹھا کیا۔ اس لیے اولادِ آدم میں سے کوئی سرخ رنگ کا ہے کوئی سفید ہے تو کوئی کالا ہے اور کوئی ان رنگوں کے درمیان۔ اسی طرح کوئی نرم مزاج ہے تو کوئی سخت، کوئی خبیث اور کوئی طیب۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۸: حَدَّثَنَاعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا قَالَ دَخَلُوْا مُتَزَحِّفِيْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ اَىْ مُنْحَرِفِيْنَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًاغَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ قَالَ قَالُوْاحَبَّةٌ فِىْ شَعِيْرَةٍ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''اُدْخُلُوا الْبَابَ '' (ترجمہ۔ یعنی سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو جاؤ) کی تفسیر میں فرمایا: کہ بنی اسرائیل اپنے کولہوں پر گھسٹتے ہوئے دروازے میں داخل ہوئے یعنی انحراف کرتے ہوئے۔ اس سند سے '' فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ...... '' (ترجمہ۔ یعنی ان (ظالم) لوگوں نے اس قول کو بدل دیا جوان سے کہا گیا تھا) کی تفسیر میں منقول ہے کہ انہوں نے کہا ''حَبَّةٌ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فِيْ شَعِيْرَةٍ" (جو میں دانہ)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا اَشْعَثُ السَّمَّانِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰى حِيَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَشْعَثَ السَّمَّانِ اَبِي الرَّبِيْعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَشْعَثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

۸۶۹: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک اندھیری رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ ہم میں سے کسی کو قبلے کی سمت معلوم نہیں تھی لہٰذا جس کا جدھر منہ تھا۔ اسی طرف نماز پڑھ لی۔ صبح ہوئی تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی " فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ " (یعنی تم جس طرف بھی منہ کرو گے اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے) یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اشعث بن سمان ربیع کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

۸۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ وَهُوَ جَاءٍ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ) وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ هٰذَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) هِيَ مَنْسُوْخَةٌ نَسَخَهَا قَوْلُهٗ (فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) اَيْ تِلْقَآءَهٗ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيُرْوٰى عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) قَالَ فَثَمَّ قِبْلَةُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيْعٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهٰذَا.

۸۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز سواری پر ہی پڑھ لیتے تھے خواہ اس کا منہ کسی طرف بھی ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کی طرف آرہے تھے پھر ابن عمرؓ نے یہ آیت پڑھی: " وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ" (ترجمہ اللہ ہی کے لیے ہے مشرق اور مغرب) اور فرمایا یہ آیت اسی باب میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور قتادہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ آیت " وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ" "فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ" (یعنی اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے) سے منسوخ ہے۔ یہ قول محمد بن عبد الملک بن شوارب یزید بن زریع سے وہ سعید سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔ جبکہ مجاہد اسکی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرف بھی منہ کرو گے اسی طرف قبلہ ہے یعنی اپنا تمہاری نماز قبول ہوگی۔ یہ قول ابو کریب وکیع سے وہ نضر بن عربی سے اور وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں۔

۸۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ

۸۷۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کاش کہ ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ " وَاتَّخِذُوْا مِنْ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَنَزَلَتْ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۷۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۸۷۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا) قَالَ عَدْلًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُدْعٰى قَوْمُهٗ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ وَمَا اَتَانَا مِنْ اَحَدٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ قَالَ فَيُؤْتٰى بِكُمْ تَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا) وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْفٍ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهٗ.

۸۷۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ

مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى " (یعنی مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کاش آپؐ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناتے ۔اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى "۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۸۷۳: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت کریمہ" وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا" (ترجمہ۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا) کی تفسیر میں فرمایا کہ وسطاً سے مراد عدلاً عادل سے مراد یعنی نہ افراط نہ تفریط بلکہ دونوں کے درمیان) ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۴: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا اور پوچھا جائیگا کہ کیا آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔وہ کہیں گے ہاں۔ پھر ان کی قوم کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ کیا نوح علیہ السلام نے تمہیں پیغام پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں کوئی ڈرانے والا یا کوئی اور نہیں آیا۔ پھر نوح علیہ السلامؑ سے پوچھا جائے گا کہ آپ کے گواہ کون ہیں۔وہ عرض کریں گے کہ محمد (ﷺ) اور ان کی امت ۔پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا تھا۔یہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ہے"" وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ...... "(اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہی دو اور رسول اللہ (ﷺ) تم پر گواہ ہوں[1]) وسط سے مراد عدل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔محمد بن بشار بھی جعفر بن عون سے اور وہ اعمش سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

۸۷۵: حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب مدینہ

[1] یعنی امت گواہی دے گی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تصدیق کریں گے (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّاقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْسَبْعَةَ عَشَرَشَهْرًاوَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (قَدْنَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَوُجِّهَ نَحْوَالْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَقَالَ ثُمَّ مَرَّعَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَبَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ قَدْوُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ.

تشریف لائے تو سولہ سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن چاہتے تھے کہ انہیں خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "قَدْنَرٰى تَقَلُّبَ ......" (یعنی ہم آپ کا چہرہ (بار بار) آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں۔ ہم آپ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں لہٰذا اپنا چہرہ خانہ کعبہ کی طرف پھیر لیجئے) چنانچہ آپ کا رخ اسی قبلے کی طرف کر دیا گیا جسے آپ ﷺ پسند فرماتے تھے۔ پھر ایک شخص نے آپ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد اس کا گزر انصار کی ایک جماعت پر ہوا جو عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔ ان کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔ اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ آپ کا رخ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے بھی رکوع میں اپنے چہرے قبلے کی طرف پھیر لیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اسے ابواسحٰق سے نقل کرتے ہیں۔

۸۷۶: حَدَّثَنَاهَنَّادٌنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا رُكُوْعًا فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِوَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَابْنِ عُمَرَوَ عُمَارَةَ بْنِ اَوْسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۷۶: ہم سے روایت کی ہناد نے ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے وہ عبداللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ وہ (لوگ) فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔ اس باب میں حضرت عمروؓ بن عوف مزنیؓ، ابن عمرؓ، عمارہ بن اوسؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۷: حَدَّثَنَاهَنَّادٌ وَاَبُوْعَمَّارٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّاوُجِّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ) اَلْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۷۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب قبلہ تبدیل کیا گیا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف چہرے (رخ) کر کے نماز پڑھتے تھے اور اس حکم سے (قبلہ کی تبدیلی) پہلے فوت ہو گئے۔ اس پر آیت نازل ہوئی "وَمَا كَانَ اللّٰهُ......" (یعنی اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۸: حَدَّثَنَاابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّ

۸۷۸: حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

هُرِیَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا اَرٰى عَلٰى اَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا اُبَالِىْ اَنْ لَّا اَطُوْفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَاابْنَ اُخْتِىْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاِنَّمَا كَانَ مَنْ اَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِىْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِیُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاَعْجَبَهُ ذٰلِكَ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ اِنَّمَا اُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) قَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِىْ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سے عرض کیا کہ میں صفاومروہ کے درمیان سعی نہ کرنے والے پر اس عمل میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھتا۔ نیز میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں کہ ان کے درمیان سعی نہ کروں۔ انہوں نے فرمایااے بھانجے تو نے کتنی غلط بات کہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے صفااور مروہ کے درمیان سعی کی پھراس کے بعد مسلمانوں نے بھی ایساہی کیا۔ہاں زمانہ جاہلیت میں جوسرکش مناۃ (بت) کے لیے لبیک کہتا تھاوہ صفااور مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتا تھا۔پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی" فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ......" (جوحج بیت اللہ کرے یا عمرہ ادا کرے اس پر صفااور مروہ کے درمیان سعی کرنے پر کوئی گناہ نہیں) اگرایساہی ہوتا جیسا کہ تم کہہ رہے ہوتواللہ تعالیٰ فرماتے "فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا" (یعنی اس پر کوئی گناہ نہیں اگروہ صفاومروہ کی سعی نہ کرے) زہری کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کے سامنے بیان کی توانہوں نے اسے بہت پسند کیا اور فرمایا: اس میں بڑاعلم ہے۔ میں نے کچھ علماء کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ عرب میں سے جولوگ صفاومروہ کے درمیان سعی نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ ان دو پتھروں کے درمیان سعی کرنا امور جاہلیت میں سے ہے اورانصار میں سے کچھ لوگ کہتے کہ ہمیں بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ صفاومروہ کا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ..........." (یعنی صفاومروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔) ابوبکر بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیت انہی لوگوں کے متعلق نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ اَمْسَكْنَا عَنْهُمَا وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

۸۷۹: حضرت عاصم احول کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفاومروہ کے متعلق پوچھا توانہوں نے فرمایا یہ زمانہ جاہلیت کی نشانیوں میں سے تھے۔ جب اسلام آیا توہم نے ان کا طواف چھوڑ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی" اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ" حضرت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۸۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَأَ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ وَقَرَأَ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ) هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُّفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْاِفْطَارُ اَتَى امْرَاَتَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتْهُ امْرَاَتُهُ فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ) فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ) هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۸۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْكِنْدِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ

انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان کے درمیان سعی کرنا نفل عبادت ہے اور جو کوئی نفل نیکی کرے اللہ تعالیٰ قبول فرمانے والا اور جاننے والا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۰: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا۔ پھر یہ آیت پڑھی ''وَاتَّخِذُوْا مِنْ ......'' (ترجمہ اور تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ قرار دو) پھر آپؐ نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا پھر آپؐ نے فرمایا: ہم بھی وہیں سے شروع کرتے ہیں جہاں سے اللہ نے شروع کیا ہے اور یہ آیت پڑھی ''اِنَّ الصَّفَا......'' یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۱: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ میں جب کوئی روزہ رکھتا پھر افطار کیے بغیر سو جاتا تو وہ دوسری شام تک رات دن کچھ نہ کھاتا۔ حضرت قیس بن صرمہ انصاریؓ روزہ دار تھے افطار کے وقت اپنی بیوی کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا تیرے پاس کھانا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ لیکن میں جا کر تلاش کرتی ہوں۔ سارا دن کام کرنے کی وجہ سے حضرت قیس بن صرمہ انصاری کو نیند آ گئی۔ جب آپ کی زوجہ واپس آئی تو انکو (سوئے ہوئے) دیکھ کر کہا ہائے تمہاری محرومی۔ پھر جب دوسرے دن دوپہر کا وقت ہوا تو وہ بے ہوش ہوگئے۔ چنانچہ اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اُحِلَّ لَكُمْ ......'' تم لوگوں کے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں سے (محبت کرنا) حلال کردیا گیا۔ اس پر وہ لوگ بہت خوش ہوئے نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا ......'' (یعنی کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم لوگوں کے لیے سفید خط سیاہ خط سے متمیز ہوجائے۔ (یعنی واضح ہوجائے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ) وَقَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَأَ (قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ) اِلٰی قَوْلِهٖ (دَاخِرِیْنَ) هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

اَسْتَجِبْ لَكُمْ " (یعنی تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا) کی تفسیر میں فرمایا کہ دعا ہی اصل عبادت ہے اور یہ آیت "وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِلٰی قَوْلِهٖ دَاخِرِیْنَ" تک پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ اَنَا حُصَیْنٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ نَا عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ) مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ بَیَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّیْلِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۸۳: شعبی حضرت عدی بن حاتم سے نقل کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ " تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اس سے مراد رات کی تاریکی میں سے دن کی روشنی کا ظاہر ہونا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ نَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

۸۸۴: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے وہ مجالد سے وہ شعبہ سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۸۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ فَاَخَذْتُ عِقَالَیْنِ اَحَدُهُمَا اَبْیَضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْهِمَا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا لَمْ یَحْفَظْهُ سُفْیَانُ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۸۵: حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روزے کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے یہ آیت پڑھی "حَتّٰی یَتَبَیَّنَ ......" (ترجمہ۔ یعنی کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے۔ اس سے مراد ہے کہ رات کی تاریکی چلی جائے اور صبح کی سپیدی نمودار ہو جائے) چنانچہ میں نے دو رسیاں رکھ لیں ایک سفید اور ایک کالی اور رات کے آخر میں انہیں دیکھنے لگتا۔ پھر آپؐ نے مجھ سے کچھ کہا لیکن یہ بات سفیان کو یاد نہیں رہی۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا: کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِیْلُ عَنْ حَیْوَةَ بْنِ شُرَیْحٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَسْلَمَ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا بِمَدِیْنَةِ الرُّوْمِ فَاَخْرَجُوْا اِلَیْنَا صَفًّا عَظِیْمًا مِنَ الرُّوْمِ فَخَرَجَ اِلَیْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مِثْلُهُمْ اَوْ اَكْثَرُ وَعَلٰی اَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَی الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَیْدٍ

۸۸۶: حضرت اسلم ابو عمران کہتے ہیں کہ ہم جنگ کے لیے روم گئے ہوئے تھے کہ رومیوں کی فوج میں سے ایک بڑی صف مقابلے کے لیے نکلی جن سے مقابلے کے لیے مسلمانوں میں سے بھی اتنی ہی تعداد میں یا اس سے زیادہ آدمی نکلے۔ ان دنوں مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے جبکہ لشکر کے امیر فضالہ بن عبید تھے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے روم کی صف پر حملہ کر دیا یہاں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى صَفِّ الرُّوْمِ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِيْ بِيَدَيْهِ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ اَبُوْاَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَااَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَتَأَوَّلُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذَا التَّأْوِيْلَ وَاِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ لَمَّا اَعَزَّ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ فَلَوْ اَقَمْنَا فِيْ اَمْوَالِنَا فَاَصْلَحْنَا مَاضَاعَ مِنْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّعَلَيْنَامَا قُلْنَا وَاَنْفِقُوْافِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْابِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْاِقَامَةَ عَلَى الْاَمْوَالِ وَاِصْلَاحِهَاوَ تَرْكُنَا الْغَزْوَفَمَا زَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ شَاخِصًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

تک کہ ان کے اندر چلا گیا۔ اس پر لوگ چیخنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ خود کو اپنے ہاتھ سے ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ ابوایوب انصاریؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو تم لوگ اس آیت کی یہ تفسیر کرتے ہو "وَلَاتُلْقُوْا ......" (یعنی تم خود کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو)۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ آیت ہم انصار کے متعلق نازل ہوئی اس لیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کے مددگاروں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ تو ہم لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور اس کی مدد کرنے والے بہت ہیں اور ہمارے اموال (کھیتی باڑی وغیرہ) ضائع ہوگئے ہیں۔ ہمارے لیے بہتر ہوگا کہ ہم ان کی اصلاح کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہماری بات کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی "وَاَنْفِقُوا ......الآیہ" (یعنی تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو) چنانچہ ہلاکت یہ تھی کہ ہم اپنے احوال اور کھیتی باڑی کی اصلاح میں لگ جائیں اور جنگ و جہاد کو ترک کر دیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوایوبؓ ہمیشہ جہاد ہی میں رہے یہاں تک کہ دفن بھی روم ہی کی سرزمین میں ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۸۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا هُشَيْمٌ اَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَفِيَّ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلِاِيَّايَ عَنٰى بِهَا (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ) قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ وَكَانَتْ لِيْ وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِيْ فَمَرَّبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَاَنَّ هَوَامَّ رَأْسِكَ تُؤْذِيْكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ

۸۸۷: حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی "فَمَنْ كَانَ ....الآیہ" (ترجمہ۔ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو روزے، خیرات یا قربانی سے اس کا فدیہ ادا کرو)۔ کہتے ہیں کہ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھے۔ ہمیں مشرکین نے روک دیا۔ میرے بال کانوں تک لمبے تھے اور جوئیں میرے منہ پر گرنے لگی تھیں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور دیکھا تو فرمایا: لگتا ہے کہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں اذیت (تکلیف)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَلصِّيَامُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا.

دے رہی ہیں۔عرض کیا۔جی ہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر بال منڈوادو۔اس طرح یہ آیت نازل ہوئی۔مجاہد کہتے ہیں کہ روزے تین دن کے، کھانا کھلائے تو چھ مسکینوں کو اور اگر قربانی کرے تو ایک بکری یا اس سے زیادہ۔

۸۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۸۸: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے وہ ابوبشر وہ مجاہد وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور وہ کعب بن عجرہؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ اَيْضًا عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ.

۸۸۹: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے اشعث بن سوار نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عبد اللہ بن معقل سے اور انہوں نے کعب بن عجرہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔عبدالرحمٰن بن اصبہانی بھی عبداللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں۔

۸۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى جَبْهَتِيْ اَوْ قَالَ حَاجِبِيْ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَانْسُكْ نَسِيْكَةً اَوْ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ قَالَ اَيُّوْبُ لَا اَدْرِيْ بِاَيَّتِهِنَّ بَدَاَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۹۰: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے ان سے اسماعیل نے وہ ایوب وہ مجاہد وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور وہ کعب بن عجرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا اور جوئیں میری پیشانی پر جھڑ رہی تھیں۔آپؐ نے پوچھا کہ کیا یہ تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔فرمایا: سر کے بال منڈوادو اور قربانی کرو، دو یا تین روزے رکھ لو یا پھر چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ایوب کہتے ہیں کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ کون سی چیز پہلے فرمائی۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَيَّامُ مِنٰى ثَلٰثٌ (فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ) وَمَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ

۸۹۱: حضرت عبدالرحمٰن بن یعمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ حج عرفات میں (ٹھہرنا) ہے اور منیٰ کا قیام تین دن تک ہے لیکن اگر کوئی جلدی کرتے ہوئے دو دن میں ہی چلا گیا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں اور اگر تین دن تک قیام کرے تو بھی کوئی حرج نہیں۔نیز جو شخص عرفات میں طلوع فجر سے پہلے پہنچ گیا اس کا حج ہو گیا۔ابن عمرؓ، سفیان بن عیینہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ ثوری کی بیان کردہ یہ حدیث بہت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا اَجْوَدُ حَدِيْثٍ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ.

عمدہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے شعبہ نے بھی بکیر بن عطاء سے نقل کیا ہے۔ لیکن اس حدیث کو ہم صرف بکیر بن عطاء ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۹۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھگڑالو (لڑائی جھگڑا کرنے والا) آدمی سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے[1]۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ اِذَا حَاضَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُشَارِبُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهَا فِي الْبُيُوْتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُؤَاكِلُوْهُنَّ وَيُشَارِبُوْهُنَّ وَاَنْ يَكُوْنُوْا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ وَاَنْ يَفْعَلُوْا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ اَمْرِنَا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ قَالَ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ بِذٰلِكَ وَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيْضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا اَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۸۹۳: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اگر یہودیوں میں سے کوئی عورت ایام حیض میں ہوتی تو وہ لوگ نہ اس کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ میل جول رکھتے چنانچہ نبی اکرم ﷺ سے اس مسئلے کے متعلق دریافت کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "يَسْئَلُوْنَكَ ..... الآیہ" (یعنی یہ آپؐ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں تو آپ فرما دیجئے کہ یہ ناپاکی ہے) پھر آپؐ نے حکم دیا کہ ان کے ساتھ کھایا پیا جائے اور انہیں گھروں میں اپنے ساتھ رکھا جائے نیز ان کے ساتھ جماع کے علاوہ سب کچھ (یعنی بوس وکنار وغیرہ) کرنا جائز ہے۔ اس پر یہودی کہنے لگے کہ یہ ہمارے ہر کام کی مخالفت کرتے ہیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر آئے اور آپؐ کو یہود کے اس قول کی خبر دینے کے بعد عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم حیض کے ایام میں جماع بھی نہ کرنے لگیں تاکہ ان کی مخالفت پوری ہو جائے۔ یہ بات سن کر نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک غصے سے متغیر ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ شاید آپؐ ان سے ناراض ہو گئے ہیں اور پھر اٹھ کر چل دیئے۔ اسی وقت ان دونوں کے لیے دودھ بطور ہدیہ آیا تو آپؐ نے انہیں بھیج دیا اور انہوں نے پیا۔ اس طرح ہمیں علم ہوا کہ آپؐ ان سے ناراض نہیں ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالاعلیٰ اسے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور وہ حماد بن سلمہ سے

[1] امام ترمذیؒ یہ حدیث بیان کر کے اس آیت کی تفسیر کرنا چاہتے ہیں۔ "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ" (یعنی بعض لوگ ایسے ہیں کہ دنیاوی زندگی میں آپ ﷺ اسکی بات کو پسند کرتے ہیں اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے اور وہ سخت جھگڑالو ہے۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۸۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ مَنْ اَتٰى امْرَأَتَهُ فِیْ قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ (نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۹۴: حضرت ابن منکدر کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا: یہودی کہا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی بیوی سے پچھلی طرف سے اس طرح صحبت کرے کہ دخول قبل (یعنی آلہ تناسل کا دخول) اگلے حصہ میں ہی ہو تو اس سے بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "نِسَآءُ كُمْ الآيه" (تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں لہٰذا اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو داخل کرو[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ يَعْنِیْ صِمَامًا وَاحِدًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَابْنُ خُثَيْمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ وَابْنُ سَابِطٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابِطٍ الْجُمَحِیُّ الْمَكِّیُّ وَحَفْصَةُ هِیَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَيُرْوٰى فِیْ سِمَامٍ وَاحِدٍ.

۸۹۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت "نِسَاءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ...... الآيه" کی تفسیر نقل کرتی ہیں کہ اس سے مراد ایک ہی سوراخ (میں دخول کرنا) ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن خثیم کا نام عبد اللہ بن عثمان بن خثیم ہے اور ابن سابط وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط جمحی مکی ہیں اور حفصہ وہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق کی بیٹی ہیں۔ بعض روایات میں "فِی سِمَامٍ وَاحِدٍ" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

۸۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْعَرِیُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِیَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَاُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَيَعْقُوْبُ

۸۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس طرح۔ عرض کیا۔ میں نے آج رات اپنی سواری پھیر دی[2]۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر یہ آیت نازل ہوئی "نِسَاءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ...... الآيه" (یعنی جس طرف سے چاہو (قبل میں) صحبت کرو البتہ پاخانے کی جگہ اور حیض سے اجتناب کرو) یہ حدیث غریب ہے۔ یعقوب

---

[1]: اس آیت سے دبر میں جماع کرنے پر استدلال کرنا ناممکن ہے اس لیے کہ کھیتی وہی ہوتی ہے جہاں بیج بونے پر فصل اُگ آئے۔ (مترجم)

[2]: یعنی اپنی بیوی سے پچھلی جانب سے اگلے حصہ میں صحبت کی ہے۔ حضرت عمرؓ نے سوچا کہ شاید اس میں گناہ ہو۔ (واللہ اعلم۔ مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَ شْعَرِیُّ هُوَ یَعْقُوْبُ الْقُمِّیُّ.

وہ عبداللہ اشعری کے بیٹے ہیں اور یہ یعقوب قمی ہیں۔

۸۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا هِشَامُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُبَارَکِ بْنِ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّهٗ زَوَّجَ اُخْتَهٗ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَتْ عِنْدَهٗ مَا کَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِیْقَةً لَمْ یُرَاجِعْهَا حَتّٰی انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِیَهَا وَهَوِیَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهٗ یَا لُکَعُ اَکْرَمْتُکَ بِهَا وَزَوَّجْتُکَهَا فَطَلَّقْتَهَا وَاللّٰهِ لَا تَرْجِعُ اِلَیْکَ اَبَدًا اٰخِرَ مَا عَلَیْکَ قَالَ فَعَلِمَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی حَاجَتَهٗ اِلَیْهَا وَحَاجَتَهَا اِلٰی بَعْلِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمْعًا لِّرَبِّیْ وَطَاعَةً ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ اُزَوِّجُکَ وَاُکْرِمُکَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ وَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ دَلَالَةٌ عَلٰی اَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ النِّکَاحُ بِغَیْرِ وَلِیٍّ لِاَنَّ اُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ کَانَتْ ثَیِّبًا فَلَوْ کَانَ الْاَمْرُ اِلَیْهَا دُوْنَ وَلِیِّهَا لَزَوَّجَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تَحْتَجْ اِلٰی وَلِیِّهَا مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ وَاِنَّمَا خَاطَبَ اللّٰهُ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ الْاَوْلِیَاءَ فَقَالَ (فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْکِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ) فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ دَلَالَةٌ عَلٰی اَنَّ الْاَمْرَ اِلَی الْاَوْلِیَآءِ فِی التَّزْوِیْجِ مَعَ رِضَاهُنَّ.

۸۹۷: حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عہد رسالت میں اپنی بہن کا کسی مسلمان سے نکاح کیا۔ تھوڑا عرصہ وہ ساتھ رہے پھر اس نے ایک طلاق دے دی اور عدت گزر جانے تک رجوع نہیں کیا یہاں تک کہ عدت گزر گئی۔ پھر وہ دونوں (یعنی میاں، بیوی) ایک دوسرے کو چاہنے لگے۔ چنانچہ دوسرے لوگوں کے ساتھ اس آدمی نے بھی نکاح کا پیغام بھیجا تو میں (یعنی معقل بن یسارؓ) نے کہا: اے کمینے میں نے اسے تمہارے نکاح میں دے کر تمہاری عزت افزائی کی تھی اور تم نے اسے طلاق دے دی۔ اللہ کی قسم وہ کبھی تمہاری طرف رجوع نہیں کرے گی۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی ایک دوسرے کی ضرورت کو جانتا تھا۔ چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئیں " وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ ..... سے " وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ " تک (اور اگر تم میں سے کچھ لوگ اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو تم انہیں اپنے سابق شوہروں سے (دوبارہ) نکاح کرنے سے مت روکو بشرطیکہ وہ قاعدے کے مطابق اور باہم رضامند ہوں۔ اس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس نصیحت کا قبول کرنا تمہارے لئے زیادہ صفائی اور پاکی کی بات ہے کیونکہ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے) جب معقلؓ نے یہ آیات سنیں تو فرمایا: اللہ ہی کے لیے سمع واطاعت ہے۔ پھر اسے بلایا اور فرمایا: میں اسے تمہارے نکاح میں دے کر تمہارا اکرام کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے حسن سے منقول ہے۔ اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں۔ اس لیے کہ معقل بن یسارؓ کی بہن مطلقہ تھیں۔ چنانچہ اگر انہیں نکاح کا اختیار ہوتا تو وہ اپنا نکاح خود کر لیتیں اور معقل بن یسارؓ کی محتاج نہ ہوتیں اس آیت میں خطاب بھی اولیاء (سرپرستوں) کیلئے ہے کہ انہیں نکاح سے مت روکو۔ لہٰذا آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نکاح کا اختیار عورتوں کی رضامندی کے ساتھ ان کے اولیاء (سرپرستوں) کو ہے۔

۸۹۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ ح وَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ ابْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ مَوْلٰی عَائِشَةَ قَالَ

۸۹۸: حضرت عائشہؓ کے مولیٰ یونس کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے لیے ایک مصحف (قرآن کریم کا نسخہ) لکھوں اور جب اس آیت "حَافِظُوْا .... الآیہ" پر پہنچوں تو انہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَمَرَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّیْ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى) فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَیَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بتاؤں چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو انہیں بتایا۔ انہوں نے حکم دیا کہ یہ آیت اس طرح لکھو" حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ ......" (ترجمہ نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی حفاظت کرو نیز عصر کی نماز کی بھی اور اللہ کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑے رہو) پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے یہ آیت نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح سنی ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۹: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ نَا الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۹۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِیِّ اَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ اَللّٰهُمَّ امْلَأْ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبُوْ حَسَّانَ الْاَعْرَجُ اِسْمُهٗ مُسْلِمٌ.

۹۰۰: عبدہ سلیمان حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق کے موقع پر مشرکین کے لیے بددعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ ان (کفار) کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جیسے ان لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز پڑھنے سے غروب آفتاب تک مشغول کر دیا (یعنی عصر کی نماز)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ ابوحسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

۹۰۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُو النَّضْرِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۰۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" صلوۃ وسطیٰ"، یعنی درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ابو ہاشم بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِیِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلٰى عَهْدِ

۹۰۲: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز میں باتیں کرلیا کرتے تھے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی "وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ" یعنی اللہ کے لیے باادب کھڑے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ.

ہوا کرو۔ چنانچہ ہمیں نماز کے دوران خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

۹۰۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اِسْمُهُ سَعْدُ بْنُ اِيَاسٍ.

۹۰۳: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے اور وہ اسمٰعیل بن ابی خالد سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں "وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ" (یعنی ہمیں بات کرنے سے روک دیا گیا) کے الفاظ زیادہ ذکر کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

۹۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ قَالَ نَزَلَتْ فِيْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ كُنَّا اَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَاْتِيْ مِنْ نَخْلِهِ عَلٰى قَدْرِ كَثْرَتِهِ وَقِلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَاْتِيْ بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَيْنِ فَيُعَلِّقُهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا جَاءَ اَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهُ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَيَأْكُلُ وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَاْتِي الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِيْهِ الشِّيْصُ وَالْحَشَفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِ انْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اُهْدِيَ اِلَيْهِ مِثْلَ مَا اَعْطٰى لَمْ يَاْخُذْهُ اِلَّا عَلٰى اِغْمَاضٍ اَوْ حَيَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ يَاْتِيْ اَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ مَالِكٍ هُوَ الْغِفَارِيُّ وَيُقَالُ اِسْمُهُ غَزْوَانُ وَقَدْ رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

۹۰۴: حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ "وَلَا تَيَمَّمُوا......" انصار کے بارے میں نازل ہوئی۔ ہم لوگ کھجوروں والے تھے اور ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق تھوڑی یا زیادہ کھجوریں لے کر حاضر ہوتا۔ کچھ لوگ گچھا یا دو گچھے لا کر مسجد میں لٹکا دیتے پھر اصحاب صفہؓ کے لیے کہیں سے کھانا مقرر نہیں تھا اگر ان میں سے کسی کو بھوک لگتی تو وہ گچھے کے پاس آتا اور اپنی لاٹھی مارتا جس سے کچی اور پکی کھجوریں گر جاتیں اور وہ کھالیتا۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو خیرات دینے میں رغبت نہیں رکھتے تھے۔ وہ ایسا گچھا لاتے جس میں خراب ریں زیادہ ہوتیں یا ٹوٹا ہوا گچھا لا کر لٹکا دیتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ......" (اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے عمدہ چیز خرچ کرو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیا ہے) اور ردی (خراب) چیزوں کو خرچ کرنے کی نیت نہ کیا کرو۔ حالانکہ تم خود کبھی ایسی چیز کو نہیں لیتے مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں اور تعریف کے لائق ہیں) راوی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم میں سے ہر آدمی اچھی چیز لے کر آتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابو مالک کا نام غزوان ہے وہ قبیلہ بنوغفار سے تعلق رکھتے ہیں۔ سفیان ثوری بھی سدی سے اس بارے میں کچھ نقل کرتے ہیں۔

۹۰۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

۹۰۵: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان پر شیطان کا بھی ایک اثر ہوتا ہے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّیْطَانِ لَمَّۃً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَکِ لَمَّۃً فَاَمَّا لَمَّۃُ الشَّیْطَانِ فَاِیْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَکْذِیْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّۃُ الْمَلَکِ فَاِیْعَادٌ بِالْخَیْرِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِکَ فَلْیَعْلَمْ اَنَّہٗ مِنَ اللّٰہِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰی فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثُمَّ قَرَاَ (الشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ) اَلْاٰیَۃَ. ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَھُوَ حَدِیْثُ اَبِی الْاَحْوَصِ لَا نَعْرِفُہٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِی الْاَحْوَصِ.

اور فرشتے کا بھی۔ شیطان کا اثر شر کا وعدہ اور حق کی تکذیب ہے جبکہ فرشتے کا اثر بھلائی کا وعدہ دینا اور حق بات کی تصدیق کرنا ہے۔ پس جو شخص اپنے اندر اسے پائے تو جان لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ کی تعریف بیان کرے اور جو کوئی پہلے والا اثر پائے تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ ....." (ترجمہ۔ شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے)۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابوالاحوص کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

۹۰۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا اَبُوْ نُعَیْمٍ نَا فُضَیْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَدِیِّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ وَلَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَبِہِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ وَقَالَ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ قَالَ وَذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَہٗ اِلَی السَّمَآءِ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاِنَّمَا نَعْرِفُہٗ مِنْ حَدِیْثِ فُضَیْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ وَاَبُوْ حَازِمٍ ھُوَ الْاَشْجَعِیُّ اِسْمُہٗ سَلْمَانُ مَوْلٰی عَزَّۃَ الْاَشْجَعِیَّۃِ.

۹۰۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزہ چیز ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی اسی چیز کا حکم دیا جس کا اپنے رسولوں کو دیا اور فرمایا "یَااَیُّھَا الرُّسُلُ ...." (اے پیغمبرو تم پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو اس لیے کہ میں تمہارے اعمال کے متعلق جانتا ہوں) پھر مؤمنوں کو مخاطب کر کے فرمایا "یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ..." (اے ایمان والو ہماری عطا کی ہوئی چیزوں میں سے بہترین چیزیں کھاؤ) راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے پریشان ہے اور اس کے بال خاک آلود ہو رہے ہیں وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے۔ اے رب۔ اے رب حالانکہ اس کا کھانا پینا، پہننا سب حرام چیزوں سے ہیں اسے حرام ہی سے خوراک دی گئی پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے فضیل بن مرزوق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوحازم اشجعی کا نام سلمان مولیٰ عزہ اشجعیہ ہے۔

۹۰۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنِ السُّدِّیِّ قَالَ ثَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَلِیًّا یَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ (اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْتُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ

۹۰۷: سدی کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے یہ حدیث سنائی جس نے حضرت علیؓ سے سنی کہ یہ آیت "اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ ..." (خواہ تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ اس کا حساب لے گا پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَنْ يَّشَاءُ) اَلْاٰيَةِ اَحْزَنَتْنَا قَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ اَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيُحَاسَبُ بِهٖ لَا نَدْرِيْ مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا يُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ).

نازل ہوئی تو اس نے ہمیں غمگین کر دیا ہم سوچنے لگے کہ اگر کوئی دل میں گناہ کا خیال کرے اور اس پر حساب ہونے لگا تو ہمیں کیا معلوم کہ اس میں سے کیا معاف کیا جائے گا اور کیا نہیں۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی اور اسے منسوخ کر دیا" لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ ......" (اللہ تعالیٰ کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں کرتا ہر ایک کیلئے وہی ہے جو اس نے کمایا ہے اور ہر ایک پر اپنی برائی کا وبال ہے)۔ یعنی خیال پر حساب نہیں ہوگا۔

۹۰۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ) وَعَنْ قَوْلِهٖ (مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ) فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ مَا يُصِيْبُهُ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اَنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

۹۰۸: حضرت امیہ نے حضرت عائشہؓ سے " اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ ...." اور " مَنْ يَّعْمَلْ ......" کی تفسیر پوچھی تو آپؓ نے فرمایا میں نے جب سے ان آیات کی تفسیر نبی اکرمؐ سے پوچھی ہے اس وقت سے کسی نے مجھ سے ان کے متعلق نہیں پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو مصیبتوں میں گرفتار کرنا ہے مثلاً بخار یا کوئی غمگین کر دینے والا حادثہ یہاں تک کہ کبھی اپنے کرتے کے بازو (جیب) وغیرہ میں کوئی چیز رکھنے کے بعد اسے گم کر دینا ہے اور پھر اس کے متعلق پریشان ہونا ہے تو اس پریشانی پر بھی اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے آگ کی بھٹی سے خالص سونا صاف ہو کر نکلتا ہے۔ یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۹۰۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ قَالَ دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاَلْقَى اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

۹۰۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آیت " اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ ...." نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ کے دلوں میں اس سے اتنا خوف بیٹھ گیا کہ کسی اور چیز سے نہیں بیٹھا تھا۔ انہوں نے اس خوف کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا: کہو کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان داخل کر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی " اٰمَنَ الرَّسُوْلُ ....." (ترجمہ: رسول اس چیز کا اعتقاد رکھتے ہیں جو ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اسطرح مومنین بھی یہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَلْاٰيَةَ لَايُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّاوُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَامَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْاَخْطَأْنَا قَالَ قَدْفَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَاحَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَاقَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَلْاٰيَةَ قَالَ قَدْفَعَلْتُ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَاالْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاٰدَمُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُقَالُ هُوَ وَالِدُ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ.

سب اللہ، اسکے فرشتوں اس کی کتابوں اوراس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لائے کہ ہم اسکے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور سب نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے پروردگار ہم تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اسکی طاقت سے زیادہ مکلّف نہیں کرتا اسے ثواب بھی اس کا ہوتا ہے جو وہ ارادے سے کرتا ہے اور گناہ بھی۔ اے ہمارے رب اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہمارا مواخذہ نہ فرما۔ (اس دعا پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) میں نے قبول کی (پھر وہ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب ہم پر سخت حکم نہ بھیج جیسا کہ تو نے پہلی امتوں پر بھیجا تھا۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میں نے یہ دعا بھی قبول کی (پھر وہ لوگ دعا کرتے ہیں)۔ اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جسے سہنے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ اور ہمیں معاف فرما، ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما اس لیے کہ تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ لہٰذا ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے یہ دعا بھی قبول کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک اور سند سے بھی ابن عباسؓ ہی سے منقول ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ آدم بن سلیمان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ یحییٰ کے والد ہیں۔

خلاصہ سورۃ بقرہ: سورۂ بقرہ کی تفسیر کے بارہ میں عرض ہے کہ اس سورۃ کا نام بقرہ اس لئے ہے کہ اس کے آٹھویں رکوع میں گائے سے متعلق ایک قصہ بیان ہوا ہے اس مناسبت سے اس کا نام سورۃ البقرہ ہے۔ سورۂ بقرہ میں چونکہ تمام بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت، کتب، آخرت وغیرہ اور مرکزی اعمال یعنی جہاد، انفاق، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ اور بعض اہم معاملات یعنی نکاح، عدت، قصاص، وصیّت، دیت، قرض، سود وغیرہ تفصیل سے مذکور ہیں بلکہ وہ تمام مضامین جو پورے قرآن میں پھیلے ہوئے ہیں تفصیلاً یا اجمالاً سارے کے سارے اس سورت میں آگئے ہیں اسی مناسبت سے بعض روایتوں میں اس سورت کا نام فساط القرآن بھی آیا ہے۔ فساط کے معنی خیمہ کے ہیں جس طرح خیمہ نیچے بیٹھنے والوں پر حاوی ہوتا ہے اس طرح یہ سورت بھی قرآن مجید کے تمام مضامین پر حاوی ہے اس لئے اس لحاظ سے باقی سورتوں پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔ سورۂ بقرہ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے نازل ہوئی تھی مدینہ اور اس کے قرب وجوار میں یہودی کافی تعداد میں آباد تھے اس لئے اس سورت میں یہود کی اصلاح کا پہلو بہت نمایاں ہے کیونکہ یہودیوں میں بڑے بڑے سرمایہ دار اور بڑے بڑے عالم اور پیر موجود تھے ان کی اصلاح سے پوری قوم کی اصلاح ہوسکتی تھی۔ مرکزی مضمون اور ذیلی مضامین کے اعتبار سے اس سورت کے دو حصے ہیں پہلا حصہ ابتدائے سورت سے شروع ہو کر بائیسویں رکوع اور آیت نمبر ۱۷۷ تک ہے اس حصہ میں توحید اور رسالت کے مضامین کو بیان کیا گیا ہے اور یہود پر جو اللہ تعالیٰ نے انعامات کئے تھے ان کا ذکر ہے اور ساتھ ساتھ یہود کی خباثتوں کا اور ان خباثتوں کی وجہ سے ان پر جو عذاب نازل ہوئے ان کا بھی بیان ہے دوسرا حصہ آیت نمبر ۱۷۸ سے لے کر آخر تک ہے اس میں مسلمانوں کے ظاہر و باطن کی اصلاح کے طریقے اور اندرونی نظام کو درست کرنے کے لئے امور انتظامیہ بیان فرما کر مشرکین کے مقابلہ میں انہیں جہاد اور انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا گیا ہے گویا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی خاطر مشرکین سے جہاد کا حکم فرمایا گیا ہے یہ سورۃ کی روح ہے امام ترمذیؒ نے شان نزول کے بارہ میں احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل فرمائی ہیں اور کئی آیات کے معنی اور مطالب بھی نقل فرمائے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بَابُ وَمِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

۹۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ نَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَائِشَةَ.

باب سورہ آل عمران کے متعلق

۹۱۰: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ''هُوَالَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ...... '' ترجمہ۔ وہی ہے جس نے آپؐ پر ایسی کتاب نازل کی جس کا ایک حصہ وہ آیات ہیں جو کہ محکم ہیں (یعنی اشتباہ سے محفوظ ہیں) اور انہی آیات پر کتاب کا اصل مدار ہے۔ اور دوسرا حصہ وہ ہے جس میں ایسی آیات ہیں جو مشتبہ المراد ہیں چنانچہ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے اسی حصے کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو مشتبہ المراد ہے۔ ان کی غرض فتنے کی ہی ہوتی ہے اور اس کا (غلط) مطلب ڈھونڈنے کی۔ حالانکہ اس کا مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (سورہ آل عمران آیت ۷) کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو آیات متشابہات کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سے بچو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب اسے ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

فائدہ: متشابہ یہ ہے کہ اسکی مراد صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہو۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ جس کا لغوی معنی بھی کسی کو معلوم نہ ہوا نہیں مقطعات کہا جاتا ہے۔ کہ اس کا مدلول لغوی تو معلوم ہو۔ مقطعات کے متعلق بعض لوگوں کی حالیہ تحقیقات قابل قدر ہے کہ ان سے بھی قرآن کریم کا ایک ایسا اعجاز ثابت ہوا جو اللہ تعالیٰ نے کمپیوٹر اور اعداد کی ترقی کے اس دور کیلئے محفوظ رکھا تھا اور وہ مختصراً (۱۹) کا عدد ہے کہ جس کے ارد گرد مقطعات کی تعداد اور بعض دیگر حقائق گھومتے ہیں مثلاً آغاز قرآن، تسمیہ یعنی بسم اللہ ...الخ کے (۱۹) اعداد ہیں اور قرآن پاک کی پہلی سورہ گو دو دفعہ اتری لیکن جب مکمل ہوئی تو اس کی آیات (۱۹) ہوگئیں اور اسی ''اقراء'' سورہ سے آخر تک سورتیں شمار کی جائیں تو وہ انیس بنتی ہیں اور پھر بسم اللہ جس پارے میں مستقل آیت کے طور پر شامل قرآن ہے وہ انیسواں پارہ ہے اس کے متعلق اردو، عربی، انگریزی میں مفصل مضمون شائع ہو کر علمی حلقوں میں مقبول ہو چکا ہے گو اس پر اعتراض ہوا کہ بسم اللہ کے تو انیس حروف نہیں بلکہ اکیس ہیں، تو، بہ ادب واجب عرض ہے کہ انیس ہی ہیں کہ آغاز کتابت قرآن سے بسم اللہ جیسے لکھی جاتی ہے وہ بسم اور رحمٰن کے تلفظ و ترتیب سے باسم اور رحمان سے نہیں۔ پوری دنیا میں کوئی قرآن مجید اس کے خلاف نہیں لکھا گیا قرآن پاک کا رسم الخط توفیقی ہے کہ جس طرح نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے مروی ہے اسی طرح پڑھا لکھا جائے گا۔ اور تفسیر قرطبی میں ابن مسعودؓ کا ایک اثر اور ابن عطیہ سے ایک روایت منقول ہے کہ جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ورد کی مداومت کریگا وہ انیس (زبانیہ) جہنم کے فرشتوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر عبداللہ بن مسعودؓ جیسے فقیہ اور ابن عطیہ سے منقول ہو تو پھر آجکل کے کسی عالم کی کیسے بات مانی جائے چاہے وہ کتنا بڑا ہو کہا جاتا ہے کہ رحمٰن ''فعلان'' کے وزن پر ہے قرآن پہلے نازل ہوا اور صرف و نحو کے قواعد بعد میں بنالئے گئے ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ ''۱۹'' کا عدد بہائیوں کے ہاں ان کا ایک شعار ہے بہائی تو قرآن پاک کو منسوخ مانتے ہیں۔ ان کے بعد ''۱۹'' کے عدد کا ''اللہ'' کی طرف سے ظاہر ہونا قرآن پاک کی حقانیت کی دلیل اور بہائیوں کا رد ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

٩١١ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا اَبُوْعَامِرٍ وَهُوَ الْخَزَّازُ وَيَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ كِلاَهُمَا عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ يَزِيْدُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ عَامِرٍ الْقَاسِمَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاوِيْلِهٖ قَالَ فَاِذَا رَاَيْتِهِمْ فَاعْرِفِيْهِمْ وَقَالَ يَزِيْدُ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ فَاعْرِفُوْهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاَثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَاِنَّمَا ذَكَرَهٗ يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ وَقَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ اَيْضًا.

٩١١: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق پوچھا" فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ....الآیہ" (یعنی جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ کی اتباع کرتے ہیں ان کی غرض فتنہ پیدا کرنا اور اس کی غلط تفسیر کرنا ہوتا ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا ۔ یزید اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ جب تم لوگ ان کو دیکھو تو پہچان لو۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس طرح کئی حضرات اسے ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہوئے قاسم بن محمد کا ذکر نہیں کرتے ۔ ان کا ذکر صرف یزید بن ابراہیم کرتے ہیں۔ ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے ان کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماع ثابت ہے۔

٩١٢ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلاَةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ وَلِيِّيْ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ.

٩١٢: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے نبیوں میں سے دوست ہوتے ہیں۔ میرے دوست میرے والد اور میرے رب کے دوست (ابراہیم علیہ السلام) ہیں پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی" اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ ......" (ترجمہ۔ ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی تابعداری کی اور یہ نبی (ﷺ) اور جو اس پر ایمان لائے اور اللہ مؤمنوں کے دوست ہیں)

٩١٣ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ وَاَبُو الضُّحٰى اِسْمُهٗ مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٩١٣: ہم سے روایت کی محمود نے ان سے ابونعیم نے وہ سفیان سے وہ اپنے والد سے وہ ابوضحیٰ سے وہ عبداللہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں مسروق کا ذکر نہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ ابوضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے۔ پھر ابو کریب بھی وکیع سے وہ سفیان سے وہ اپنے والد سے وہ ابوضحیٰ سے وہ عبداللہؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابونعیم کی روایت کے مطابق نقل کرتے ہیں۔ اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَسَلَّمَ حَدِيثُ اَبِي نُعَيمٍ وَلَيسَ فِيهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ.

۹۱۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَعَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَنْ يَحْلِفُ فَيَذْهَبَ بِمَا لِي فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِالْاٰيَةِ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى.

میں بھی مسروق کا ذکر نہیں ہے۔

۹۱۴: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے ایسی جھوٹی قسم کھائی جس سے وہ کسی مسلمان کا مال دبانا چاہتا ہے وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غصہ ہوں گے۔ اشعث بن قیسؓ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث میرے متعلق ہے۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ مشترک زمین تھی۔ اس نے میری شراکت کا انکار کر دیا تو میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے گواہ لانے کیلئے کہا تو میں نے عرض کیا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہیں۔ چنانچہ آپؐ نے یہودی کو حکم دیا کہ قسم کھاؤ تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ ...الآیہ'' (یعنی جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے عہد اور اپنی قسموں کے مقابلے میں تھوڑا سا معاوضہ لے لیتے ہیں آخرت میں ان لوگوں کیلئے کوئی حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کریں گے نہ انکی طرف دیکھیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ (سورہ آل عمران آیت ۷۷) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت منقول ہے۔

۹۱۵: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ نَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّانَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّحَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (وَمَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا) قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ وَكَانَ لَهٗ حَائِطٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِيْ لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهٗ لَمْ اُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي قَرَابَتِكَ اَوْاَقْرَبِيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

۹۱۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ...'' یا ''مَنْ ذَالَّذِي يُقْرِضُ......''۔ تو ابوطلحہ کے پاس ایک باغ تھا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا یہ باغ اللہ کیلئے وقف ہے۔ اگر میں اس بات کو چھپا سکتا تو کبھی ظاہر نہ ہونے دیتا۔ آپؐ نے فرمایا اسے اپنے قرابتداروں میں تقسیم کردو۔ راوی کو شک ہے '' قرابتک '' فرمایا، یا ''اَقْرَبِيْكَ ''۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انسؓ اسے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

٩١٦: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِبْنِ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُفَقَالَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُوَالرَّاحِلَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيْدَ الْخُوْزِيِّ الْمَكِّيِّ وَقَدْتَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيْدَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۹۱۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ علیہ کونسا حاجی اچھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جس کا سر گردآلود ہو اور کپڑے میلے کچیلے ہوں۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ علیہ کونسا حج افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جس میں بلند آواز سے لبیک کہا جائے اور زیادہ قربانیاں کی جائیں پھر ایک شخص کھڑا ہوا اور پوچھا کہ " وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ...... " میں سبیل سے کیا مراد ہے۔ آپؐ نے فرمایا سفر خرچ اور سواری۔ اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی روایت سے جانتے ہیں بعض اہل علم نے ان کے حافظے پر اعتراض کیا ہے۔

٩١٧: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّانَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ كُمْ) اَلْاٰيَةَ دَعَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۹۱۷: حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "نَدْعُ اَبْنَاءَ نَاوَاَبْنَاءَ كُمْ .... الآیہ" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے[1]۔

٩١٨: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ رَبِيْعٍ وَهُوَا بْنُ صُبَيْحٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ رَاٰى اَبُوْ اُمَامَةَ رُءُ وْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْاُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قُلْتُ لِاَبِيْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَاحَدَّ ثْتُكُمُوْهُ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ غَالِبٍ اِسْمُهٗ حَزَوَّرٌ وَاَبُوْاُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ اِسْمُهٗ صُدَيُّ بْنُ

۹۱۸: ابو غالب کہتے ہیں کہ حضرت ابو امامہ نے (خارجیوں کے) کچھ سروں کو دمشق کی سیڑھی پر لٹکے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہ دوزخ کے کتے اور آسمان کی چھت کے نیچے کے بدترین مقتول ہیں۔ اور بہترین مقتول وہ ہیں جوان (خارجیوں) کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ پھر یہ آیت پڑھی "يَوْمَ تَبْيَضُّ......" (جس دن کچھ چہرے سیاہ اور کچھ چہرے سفید ہوں گے) راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ نبی اکرم علیہ سے سنا تو فرمایا اگر میں نے ایک دو یا تین یا چار یہاں تک کہ سات مرتبہ نہ سنا ہوتا تو ہرگز تم لوگوں کے سامنے بیان نہ کرتا۔ یعنی کئی مرتبہ سنا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو غالب کا نام حزور ہے جبکہ ابوامامہ باہلی

[1] یہ آیت نصاریٰ نجران کے نبی اکرم علیہ سے سوال وجواب کرنے اور اپنے شبہات دور کرنے کے بعد نازل ہوئی کہ اگر اب بھی کوئی تسلیم نہ کرے تو انہیں مباہلے کی دعوت دیجئے کہ ہم بھی اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم بھی بلاؤ۔ ہم بھی اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم بھی بلاؤ۔ ہم خود بھی آتے ہیں اور تم بھی آؤ اور دعا کریں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ لیکن نصاریٰ نے مباہلے سے انکار کر دیا۔ (واللہ اعلم۔ مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَجْلَانَ وَهُوَ سَيِّدُ بَاهِلَةَ .

کا نام صدی بن عجلان ہے وہ قبیلہ باہلہ کے سردار ہیں۔

٩١٩ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوٰى غَيْرُوَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ نَحْوَ هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرُوْافِيْهِ (كُنْتُمْ خَيْرَاُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ).

۹۱۹: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا ’’کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ ... الآیہ‘‘ کہ تم لوگ ستر امتوں کو پورا کرنے والے ہو۔ اور ان سب میں بہتر اور معزز ہو۔ یہ حدیث حسن ہے اسے کئی راوی بہز بن حکیم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں اس آیت کا ذکر نہیں کرتے۔

٩٢٠ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهٗ شَجَّةً فِيْ جَبْهَتِهٖ حَتّٰى سَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوْا هٰذَابِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْيُعَذِّبَهُمْ اِلٰى اٰخِرِهَا هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۲۰: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ سر میں زخم آیا اور پیشانی بھی زخمی ہوئی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر خون بہنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قوم کیسے کامیاب ہو گی جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کچھ کیا اور وہ انہیں اللہ کی طرف بلاتا ہے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ’’لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ ......‘‘ (آپ ﷺ کا اس میں کوئی اختیار نہیں اللہ چاہے تو انہیں معاف کردے اور چاہے تو عذاب دے۔)

٩٢١ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِيْ وَجْهِهٖ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلٰى كَتِفِهٖ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُهٗ وَيَقُوْلُ كَيْفَ تُفْلِحُ اُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْيُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۲۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا، دندان مبارک شہید ہو گئے اور شانہ مبارک پر ایک پتھر مارا گیا اور آپؐ کے چہرہ مبارک سے خون بہنے لگا۔ آپؐ اسے صاف کرتے اور کہتے کہ وہ قوم کس طرح فلاح پائے گی جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کچھ کیا جبکہ وہ انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ’’لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ......‘‘ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٩٢٢ : حَدَّثَنَا اَبُوالسَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ الْكُوْفِيُّ نَا اَحْمَدُبْنُ بَشِيْرٍعَنْ عُمَرَبْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ اَللّٰهُمَّ

۹۲۲: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احد کے موقع پر فرمایا: اے اللہ ابوسفیان پر لعنت بھیج۔ اے اللہ حارث بن ہشام پر لعنت بھیج۔ اے اللہ صفوان بن امیہ پر لعنت بھیج۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ’’لَيْسَ لَكَ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَلْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ قَالَ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ) فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَاَسْلَمُوْا فَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ وَكَذَارَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ.

مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ .....الآیہ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا اور یہ لوگ اسلام لے آئے اور وہ بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو عمر بن حمزہ نے سالم سے نقل کیا ہے۔ پھر زہری بھی سالم سے اور وہ اپنے والد (ابن عمرؓ) سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۲۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا عَلٰى اَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ.

۹۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار آدمیوں کے لیے بد دعا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی: "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ ......" پھر اللہ تعالیٰ نے ان (چاروں) کو اسلام کی ہدایت دی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے یعنی نافع کی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے۔ یحییٰ بن ایوب بھی اسے ابن عجلان سے نقل کرتے ہیں۔

۹۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنِّيْ كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَنْفَعَنِيْ وَاِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهُ وَاِنَّهُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غُفِرَلَهُ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْرَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَرَفَعُوْهُ وَرَوَاهُ مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَلَا نَعْرِفُ لِاَسْمَاءِ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۹۲۴: حضرت اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ نبی اکرمؐ سے جو حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق مجھے اس سے فائدہ پہنچتا اور اگر کوئی صحابی مجھ سے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اسے قسم دیتا۔ اگر وہ قسم کھالیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ چنانچہ ایک مرتبہ ابوبکر صدیقؓ نے مجھ سے بیان کیا اور وہ سچے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جو کسی گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ اسے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے معاف نہ کریں۔ پھر یہ آیت پڑھی "وَالَّذِيْنَ اِذَا ......" (اور وہ لوگ جو اگر کبھی کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں یا اپنے آپ پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے علاوہ کون گناہ بخشتا ہے اور اپنے کیے پر جانتے بوجھتے ہوئے اصرار نہ کریں۔) اس حدیث کو شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ اور ہم اسماء کی صرف یہی حدیث جانتے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۹۲۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ رَفَعْتُ رَاْسِیْ یَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ وَمَا مِنْهُمْ یَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا یَمِیْدُ تَحْتَ حَجَفَتِهٖ مِنَ النُّعَاسِ فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۹۲۵: حضرت ابوطلحہؓ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر میں نے سراٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس روز ان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جو اونگھ کی وجہ سے نیچے کو نہ جھکا جاتا ہو(۱)۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے یہی اونگھ مراد ہے۔ ''ثُمَّ اَنْزَلَ ......'' (پھر تم لوگوں پر تنگی (غم) کے بعد اونگھ نازل کی گئی جو تم میں سے ایک جماعت کو گھیر رہی تھی اور دوسری جماعت کو صرف اپنی فکر تھی)[۱] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ مِثْلَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۹۲۶: ہم سے روایت کی عبد بن حمید نے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے وہ ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۷ : حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ غُشِیْنَا وَنَحْنُ فِیْ مَصَافِّنَا یَوْمَ اُحُدٍ حَدَّثَ اَنَّهٗ کَانَ فِیْمَنْ غَشِیَهُ النُّعَاسُ یَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَیْفِیْ یَسْقُطُ مِنْ یَدِیْ وَاٰخُذُهٗ وَیَسْقُطُ مِنْ یَدِیْ وَاٰخُذُهٗ وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰی الْمُنَافِقُوْنَ لَیْسَ لَهُمْ هَمٌّ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ اَجْبَنُ قَوْمٍ وَاَرْعَبُهٗ وَاَخْذَلُهٗ لِلْحَقِّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۹۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ احد کے موقع پر میدان جنگ میں ہم پر غشی طاری ہوگئی تھی۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا جن لوگوں پر اس روز اونگھ طاری ہوگئی تھی۔ چنانچہ میری تلوار میرے ہاتھ سے گرنے لگی۔ میں اسے پکڑتا وہ پھر گرنے لگتی۔ دوسرا گروہ منافقین کا تھا جنہیں صرف اپنی جانوں کی فکر تھی یہ لوگ انتہائی بزدل، مرعوب اور حق کو چھوڑنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۸ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ عَنْ خُصَیْفٍ نَا مِقْسَمٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ فِیْ قَطِیْفَةٍ حَمْرَاءَ افْتُقِدَتْ یَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوٰی عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَیْفٍ نَحْوَ هٰذَا وَرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ

۹۲۸: حضرت مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے فرمایا: ''وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ...... الاٰیۃ'' (یعنی (مال غنیمت میں) خیانت کرنا نبی کا کام نہیں اور جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اسے لے کر حاضر ہوگا) یہ آیت ایک سرخ روئی دار چادر کے بارے میں نازل ہوئی جو غزوۂ بدر کے موقع پر گم ہوگئی تھی تو بعض لوگوں نے کہا کہ شاید نبی اکرم ﷺ نے لے لی ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبدالسلام بن حرب بھی خصیف سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ بعض اسے خصیف سے اور وہ مقسم

---

[۱] مفسرین نے لکھا ہے۔ غزوۂ احد میں جب مسلمانوں پر شکست کے آثار ظاہر ہوئے جن کو شہید ہونا تھا وہ شہید ہوگئے اور جنہوں نے راہ فرار اختیار کرنی تھی انہوں نے راہ فرار اختیار کی تو میدان جنگ میں باقی رہ جانے والے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے اونگھ طاری کردی تاکہ دہشت اور خوف زائل ہو جائے چنانچہ اس کے بعد وہ مسلمان جمع ہوئے اور دوبارہ جنگ کی (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

خُصَيفٍ عَنْ مِقْسَمٍ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

سے نقل کرتے ہوئے ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۲۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيّ نَا مُوْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالاً وَدَيْنًا قَالَ اَلاَ اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ اَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا وَقَالَ يَاعَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِيْكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لاَ يَرْجِعُوْنَ قَالَ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اَلْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلاَ نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ هٰكَذَا عَنْ مُوْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَدْرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

۹۲۹: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میری نبی اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: جابر کیا بات ہے۔ میں تمہیں شکستہ حال کیوں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد شہید ہو گئے اور قرض اور عیال چھوڑ گئے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خوشخبری نہ سناؤں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے ملاقات کی عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے علاوہ ہر شخص سے پردے کے پیچھے سے گفتگو کی لیکن تمہارے والد کو زندہ کر کے ان سے بالمشافہ گفتگو کی اور فرمایا: اے میرے بندے تمنا کر۔ تو جس چیز کی تمنا کرے گا میں تجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ مجھے دوبارہ زندہ کر دے تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں قتل ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فیصلہ ہو چکا کہ کوئی دنیا میں واپس نہیں جائے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی ''وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ......'' (یعنی تم ان لوگوں کو مردہ نہ سمجھو جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے گئے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے.... الخ) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ پھر علی بن عبد اللہ مدینی اور کئی راوی اس حدیث کو کبار محدثین سے اسی طرح روایت کرتے ہیں نیز عبد اللہ بن محمد بن عقیل بھی جابر سے اس کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

۹۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَقَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَاُخْبِرْنَا اَنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ اِطِّلاَعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدُكُمْ قَالُوْا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِيْدُ

۹۳۰: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے اس آیت ''وَلاَ تَحْسَبَنَّ......'' کی تفسیر پوچھی گئی تو آپؓ نے فرمایا: کہ ہم نے بھی اسکی تفسیر نبی اکرم ﷺ سے پوچھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: ان کی (یعنی شہداء کی) روحیں سبز پرندوں (کی شکل) میں ہیں جو جنت میں جہاں چاہتے ہیں وہاں پھرتے ہیں۔ ان کا ٹھکانہ عرش سے لٹکی ہوئی قندیلیں ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف جھانکا اور پوچھا کیا تم لوگ کچھ اور بھی چاہتے ہو تو میں تمہیں عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا یا اللہ ہم اس سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَنَحْنُ فِی الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَیْثُ شِئْنَا ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَیْهِمُ الثَّانِیَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِیْدُوْنَ شَیْئًا فَاَزِیْدَکُمْ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَا یُتْرَکُوْنَ قَالُوْا تُعِیْدُ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حَتّٰی نَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَنُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِکَ مَرَّةً اُخْرٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

زیادہ کیا چاہیں گے کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے پھرتے ہیں۔ پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اسی طرح کیا تو ان شہداء نے سوچا کہ ہم اس وقت تک نہیں چھوٹیں گے جب تک کوئی فرمائش نہیں کریں گے۔ تو انہوں نے تمنا ظاہر کی کہ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں واپس کر دی جائیں تا کہ ہم دنیا میں جائیں اور دوبارہ تیری راہ میں شہید ہو کر آئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِیْهِ وَتُقْرِئُ نَبِیَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهُ اَنْ قَدْ رَضِیْنَا وَرَضِیَ عَنَّا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

۹۳۱: ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عطاء بن سائب اور ابوعبیدہ، حضرت ابن مسعودؓ سے اسکی مثل روایت کیا لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ہمارے نبی کو ہماری طرف سے سلام پہنچایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ ہم اپنے رب سے راضی اور ہمارا رب ہم سے راضی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۹۳۲. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ جَامِعٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ رَاشِدٍ وَعَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ اَعْیَنَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ رَجُلٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَیْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ الْاٰیَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ بِیَمِیْنٍ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ الْاٰیَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ شُجَاعًا اَقْرَعَ یَعْنِیْ حَیَّةً:

۹۳۲: حضرت عبداللہؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی گردن میں ایک اژدھا بنا دیں گے۔ پھر آپؐ نے اسکے مطابق آیت پڑھی ''لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ ......'' (ترجمہ جو لوگ اللہ کی اپنے فضل سے دی ہوئی چیزوں کو خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لئے بہتر ہے بلکہ یہ ان کے لیے برا ہے کیونکہ عنقریب قیامت کے دن جس چیز سے انہوں نے بخل کیا تھا وہ ان کی گردن میں طوق بنا کر لٹکائی جائے گی) پھر راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے مصداق میں یہ آیت پڑھی ''سَیُطَوَّقُوْنَ ......'' (عنقریب وہ چیز جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن وہ ان کی گردن میں طوق بنا کر لٹکائی جائے گی) اور فرمایا جس نے کسی مسلمان بھائی کا جھوٹی قسم کھا کر حق لے لیا وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا۔ پھر اس کے مصداق میں یہ آیت پڑھی ''اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ'' (بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ''شجاع اقرع'' سے مراد سانپ ہے جو گنجا ہوگا۔ شدت زہر کی وجہ سے اسکے سر کے بال ختم ہو گئے ہوں گے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۹۳۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِى الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَوَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۳۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک کوڑا (لاٹھی) رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔لہٰذا اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو "شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَوَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ" (یعنی پھر جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سودا ہے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِىُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ اِذْهَبْ يَارَافِعُ لِبَوَّابِهٖ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَهٗ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِىَ وَاَحَبَّ اَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَالَكُمْ وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهٖ فِىْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَتَلَا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْ وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُ وْ ابِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِىُّ ﷺ عَنْ شَىْءٍ فَكَتَمُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَخَرَجُوْا وَقَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ وَمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۹۳۴: حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے اپنے محافظ کو حکم دیا کہ ابن عباسؓ کے پاس جاؤ اور کہو کہ جو لوگ اپنی بات پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایسے کام پر ان کی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کیا۔ اگر انہیں عذاب دیا گیا تو ہم سب عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تم لوگوں کو اس آیت سے کیا مطلب یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے پھر آپؓ نے یہ آیت پڑھی 'وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ ...... '' (یعنی جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب (یعنی یہودیوں) سے اقرار لیا کہ اسے لوگوں کے لیے بیان کرو اور چھپاؤ مت لیکن انہوں نے اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا اور اس کے مقابلے میں تھوڑا سا معاوضہ لے لیا۔ یہ کتنی بری خریداری کرتے ہیں جو اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور کسی کام کے کئے بغیر اپنی تعریف چاہتے ہیں ۔ان لوگوں کے متعلق یہ نہ سوچ کہ انہیں عذاب سے نجات مل جائے گی۔ ان کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی تو انہوں نے اسکے علاوہ کوئی دوسری بات بتائی اور یہ ظاہر کیا کہ جو کچھ آپؐ نے پوچھا ہم نے بتا دیا اور اس پر اپنی تعریف کے طلبگار ہوئے۔ اپنی کتاب اور پوچھی گئی بات پر خوش ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

خلاصہ سورۂ آلِ عمران: مفسرین نے لکھا ہے کہ نجران کے نصاریٰ یعنی عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ منورہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو ان کے ساٹھ چیدہ آدمیوں پر مشتمل تھا۔ وفد میں تین آدمی سر کردہ تھے یعنی عاقب، سید اور ابو حارثہ یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں جھگڑنے لگے اور کہا کہ وہ اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ولد (بیٹے) اور نائب ہیں اور حضرت مریم صدیقہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے معبود ہیں اس پر حضور علیہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا رب تو زندہ جاوید اور سارے جہان کا نگہبان اور رازق ہے زمین و آسمان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں وہ ماں کے رحم میں اپنی مرضی کے مطابق بچے کی شکل بناتا ہے وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اب تم بتاؤ کیا ان صفات میں سے کوئی ایک صفت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں پائی جاتی ہے جب ان صفات میں سے کوئی صفت بھی ان میں نہیں تو پھر وہ معبود کس طرح بن سکتے ہیں اس پر سورۃ آل عمران کی ابتدائی اسی/۸۰ آیات نازل ہوئیں اور مشرکین نصاریٰ کے شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے انہیں کچھ شبہات توحید کے بارہ میں تھے اور کچھ رسالت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے بارے میں پانچ شبہات ان کے دلوں میں تھے شبہ اول یہ تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں روح اللہ، کلمۃ اللہ اور انجیل میں ابن اللہ وغیرہ الفاظ وارد ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ولد اور نائب ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو تصرف کا اختیار دے رکھا ہے اس لئے ان کو پکارنا چاہئے۔ دوسرا شبہ ان کے معجزات کے بارے میں تھا اس سے معلوم ہوا کہ وہ متصرف و مختار کارساز اور غیب دان تھے۔ تیسرا شبہ ہمیں اپنے بڑوں کی کچھ ایسی عبارتیں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی عبادت اور پکار کا حکم دیا تھا اسی وجہ سے ہمارے بڑے ان کو پکارتے تھے۔ چوتھا شبہ یہ تھا کہ حضرت مریم علیہا السلام کے پاس ہر وقت بے موسم کے پھل موجود رہتے تھے حالانکہ ان کو کوئی لا کر نہیں دیتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ وہ خود صاحب اختیار تھیں۔ پانچواں شبہ یہ تھا کہ زکریا علیہ السلام کے گھر میں ان کے انتہائی بڑھاپے کے زمانے میں بیٹا پیدا ہوا جب کہ ان کی بیوی صاحبہ بھی ولادت کے قابل نہ تھیں تو اس سے معلوم ہوا کہ ان کو اختیار و تصرف حاصل تھا اور وہ کارساز تھے جبھی تو بے موسم بیٹا پیدا ہوا۔ ان پانچ شبہات کے جواب میں اس سورۃ میں دئے گئے پہلے شبہ کا جواب یہ دیا کہ یہ الفاظ متشابہات میں سے ہیں اور ان کا حکم یہ ہے کہ ان کی تاویل محکمات کے مطابق کی جائے گی اگر ان کی تاویل سمجھ میں نہ آئے تو ان میں زیادہ بحث و کرید کرنے کی اجازت نہیں بلکہ ان پر اس قدر اجمالی ایمان کافی ہے کہ ان سے اللہ کی جو مراد ہے وہ برحق ہے لہٰذا ایسے موہم شرک الفاظ سے استدلال کرنا جائز نہیں۔ دوسرے شبہ کا جواب رکوع نمبر ۵ آیت نمبر ۴۹ سے دیا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات تھے اور معجزہ دکھانے میں نبی کا اپنا اختیار نہیں ہوتا وہ تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے نبی تو مظہر ہوتا ہے۔ تیسرے شبہ کا جواب رکوع نمبر ۸ آیت نمبر ۷۹ سے دیا کہ پیغمبر تو انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا بندہ بنانے کے لئے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت پر لگانے کے لئے تشریف لاتے ہیں نہ کہ اپنی عبادت کرانے آتے ہیں۔ چوتھے شبہ کا جواب رکوع نمبر ۴ آیت نمبر ۳۷ سے دیا کہ حضرت مریم صدیقہ کے پاس بے موسم میووں کا آنا بطور اظہار کرامت کے تھا نہ یہ کہ ان کا اپنا اختیار۔ پانچویں شبہ کا جواب آیت نمبر ۸۰ سے دیا کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے تو بیٹے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعاء اور التجاء کی تھی اور اللہ نے ان کی دعاء قبول فرمائی اور ان کو بیٹا عطا کیا اس میں ان کو کوئی اختیار اور تصرف حاصل نہ تھا۔ اسی طرح نصاریٰ اور مشرکین نے آپ علیہ ﷺ کی رسالت میں تین شبہات کا اظہار کیا ان کے جوابات بھی اس سورت میں دیئے گئے ہیں نیز امام ترمذیؒ نے بعض آیات مبارکہ کے شان نزول بھی نقل کیے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ

باب سورہ نساء کی تفسیر کے بارے میں

۹۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ

۹۳۵: محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِىْ وَقَدْاُغْمِىَ عَلَيَّ فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ اَقْضِىْ فِىْ مَالِىْ فَسَكَتَ عَنِّىْ حَتّٰى نَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِىْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.

میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ مجھ پر بے ہوشی طاری تھی۔ جب افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا کہ اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ دوں۔ آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ یہ آیات نازل ہوئیں ''یُوْصِیْکُم......''[1] یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتے ہیں کہ مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے۔

۹۳۶ : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ صَبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِىْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ صَبَّاحٍ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا.

۹۳۶: فضل بن صباح بغدادی نے بواسطہ سفیان، ابن عیینہ اور محمد بن منکدر، حضرت جابرؓ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ فضل بن صباح کی روایت میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

۹۳۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى نَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِىْ عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اَوْطَاسٍ اَصَبْنَا نِسَاءً لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِى الْمُشْرِكِيْنَ فَكَرِهَهُنَّ رِجَالٌ مِنْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۹۳۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جنگ اوطاس کے موقع پر ہم لوگوں نے مال غنیمت کے طور پر ایسی عورتیں پائیں جن کے شوہر مشرکین میں موجود تھے۔ چنانچہ بعض لوگوں نے ان سے صحبت (جماع) کرنا مکروہ سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی '' وَالْمُحْصَنَاتُ ......'' (ترجمہ اور حرام میں خاوند والی عورتیں مگر یہ کہ وہ تمہاری ملکیت میں آجائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے) یہ حدیث حسن ہے۔

۹۳۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ اَنَا هُشَيْمٌ نَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِىْ قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ

۹۳۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جنگ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے پاس قیدی بن کر آئیں جن کے شوہر انکی قوم میں موجود تھے۔ صحابہ کرامؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ''وَالْمُحْصَنَات..... الخ'' (اور خاوند والی عورتیں (حرام) ہیں مگر جن کے مالک

[1]: یوصیکم اللہ......الآیہ (ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال (ترکہ) کا دو تہائی مال دیا جائے گا اور اگر اکیلی ہو تو آدھا مال۔ اور ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے ترکہ (مال) کا چھٹا حصہ ہے۔ (بشرطیکہ) اسکی اولاد ہو لیکن اگر اولاد نہ ہو تو اس کے والدین ہی اسکے وارث ہوں گے۔ اس صورت میں اسکی والدہ کا ایک تہائی حصہ ہوگا۔ اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو (میت) کی ماں کو وصیت پوری کرنے کے بعد چھٹا حصہ ملے گا بشرطیکہ اس نے وصیت کی ہو یا پھر قرض (اگر ہو تو) ادا کرنے کے بعد تمہارے اصول و فروع میں سے تم نہیں جانتے کہ کون تمہارے لیے زیادہ نفع بخش ہے۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا علم اور حکمت والا ہے۔ (سورۃ النساء آیت ۱۱) (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَيْمَانُكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ وَلَا اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا ذَكَرَ اَبَا عَلْقَمَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا مَا ذَكَرَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَاَبُو الْخَلِيْلِ اسْمُهٗ صَالِحُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ.

ہو جائیں تمہارے ہاتھ۔اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے۔النساء ۲۵۔) یہ حدیث حسن ہے ثوری بھی اسے عثمان بتی سے وہ ابو خلیل سے وہ ابو سعید خدریؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔اور اس حدیث میں ابو علقمہ کا ذکر نہیں۔ہمیں علم نہیں کہ علقمہ کا ذکر ہمام کے علاوہ کسی اور نے بھی کیا ہے۔وہ ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ابو خلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

۹۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَا يَصِحُّ.

۹۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا، اور جھوٹی گواہی دینا کبیرہ گناہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔روح بن عبادہ، شعبہ سے اور وہ عبداللہ بن ابی بکر سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔

۹۴۰: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۹۴۰: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سب بڑے گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔آپؐ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کو ناراض کرنا، راوی کہتے ہیں کہ آپؐ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور اٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات۔راوی کہتے ہیں کہ آپؐ نے اسے اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے کاش آپؐ خاموش ہو جائیں۔یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ

۹۴۱: حضرت عبداللہ بن انیس جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ یہ ہیں، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کو ناراض کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔کوئی قسم کھانے والا اگر قسم کھائے اور فیصلہ اسی قسم پر موقوف ہو پھر وہ اس قسم میں مچھر کے پر کے برابر

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْوَالِدَیْنِ وَالْیَمِیْنَ الْغَمُوْسَ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰہِ یَمِیْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِیْھَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَۃٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُکْتَۃٌ فِیْ قَلْبِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاَبُوْ اُمَامَۃَ الْاَنْصَارِیُّ ھُوَ ابْنُ ثَعْلَبَۃَ وَلَا نَعْرِفُ اِسْمَہٗ وَقَدْ رَوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَادِیْثَ۔

بھی جھوٹ شامل کر دے تو اس کے دل پر ایک (سیاہ) نکتہ بنا دیا جاتا ہے جو قیامت تک رہے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو امامہ انصاری ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔ ہم ان کا نام نہیں جانتے۔ انہوں نے بہت سی احادیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔

۹۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَۃُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَبَائِرُ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ اَوْقَالَ الْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ شَکَّ شُعْبَۃُ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۹۴۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی یا فرمایا جھوٹی قسم کھانا۔ (یہ شعبہ کا شک ہے)۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ یَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَاِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِیْرَاثِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ قَالَ مُجَاھِدٌ وَاَنْزَلَ فِیْھَا اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَکَانَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ اَوَّلَ ظَعِیْنَۃٍ قَدِمَتِ الْمَدِیْنَۃَ مُھَاجِرَۃً ھٰذَا حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ وَرَوَاہُ بَعْضُھُمْ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاھِدٍ مُرْسَلًا اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَذَا وَکَذَا۔

۹۴۳: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: مرد جہاد کرتے ہیں اور عورتیں جہاد نہیں کرتیں۔ پھر ہم عورتوں کے لیے وراثت میں سے بھی مرد سے آدھا حصہ ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰہُ ...." (اور ہوس مت کرو جس چیز میں بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر۔ النساء آیت ۳۲) مجاہد کہتے ہیں کہ "اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ ......" بھی انہی (ام سلمہؓ) کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ پہلی عورت ہیں جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئیں۔ یہ حدیث مرسل ہے بعض راوی اسے ابونجیح سے اور وہ مجاہد سے مرسلاً نقل کرتے ہیں کہ ام سلمہؓ نے اس طرح اس طرح فرمایا۔

۹۴۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا اَسْمَعُ اللّٰہَ ذَکَرَ النِّسَاءَ فِی الْھِجْرَۃِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنِّیْ لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْکُمْ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

۹۴۴: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی ہجرت کا ذکر کیا ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اِنِّیْ لَا اُضِیْعُ ...." (میں تم سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت تم میں سے بعض بعض سے ہیں)۔

۹۴۵: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ

۹۴۵: حضرت ابراہیم علقمہ سے اور وہ عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں قرآن پڑھوں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا غَمَزَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ هٰكَذَا رَوٰى اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاِنَّمَا هُوَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ .

آپؐ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچا ''فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا ....الآیہ'' (پھر کیا حال ہوگا جب بلاویں گے ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلاویں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال بتانے والا۔ النساء آیت ۴۲) تو آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ابواحوص بھی اعمش وہ ابراہیم وہ علقمہ اور وہ عبداللہ سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ ابراہیم، عبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۴۶ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِىْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِى الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ.

۹۴۶: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے سامنے قرآن کی تلاوت کرو۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپؐ کے سامنے قرآن پڑھوں جبکہ یہ آپؐ ہی پر نازل ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں۔ پھر میں نے سورہ نساء پڑھنا شروع کی جب اس آیت ''وَجِئْنَا بِكَ ...'' تک پہنچا تو میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ یہ حدیث ابواحوص کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ اس حدیث کو سوید بن نصر، ابن مبارک سے وہ سفیان سے وہ اعمش سے اور وہ معاویہ بن ہشام سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۹۴۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَاَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِىْ فَقَرَأْتُ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

۹۴۷: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عبدالرحمٰن بن عوف نے ہماری دعوت کی اور اس میں شراب پلائی۔ ہم مدہوش ہوگئے تو نماز کا وقت آ گیا سب نے مجھے امامت کے لیے آگے کردیا۔ تو میں نے سورہ کافرون اس طرح پڑھی '' قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ'' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی '' يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ...الآیہ'' (اے ایمان والو نزدیک نہ جاؤ نماز کے جس وقت کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو۔ سورہ نساء آیت ۔۴۳۔) یہ حدیث حسن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَحِیْحٌ.

غریب صحیح ہے۔

۹۴۸ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَیْرَ فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِیْ یَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ سَرِّحِ الْمَاءَ یَمُرُّ فَاَبٰی عَلَیْهِ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ اسْقِ یَازُبَیْرُ وَاَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰی جَارِکَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ کَانَ ابْنَ عَمَّتِکَ فَتَغَیَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا زُبَیْرُ اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجُدُرِ فَقَالَ الزُّبَیْرُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نَزَلَتْ فِیْ ذٰلِکَ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ قَدْ رَوَی ابْنُ وَهْبٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ وَیُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَرَوٰی شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ وَ لَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ.

۹۴۸: حضرت عروہ بن زبیرؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک انصاری کا ان سے پانی پر جھگڑا ہوگیا جس سے وہ اپنے کھجوروں کو پانی دیا کرتے تھے۔ انصاری کہا کہ پانی کو چلتا ہوا چھوڑ دو لیکن حضرت زبیرؓ نے انکار کر دیا۔ پھر وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے زبیرؓ سے فرمایا کہ تم (اپنے باغ کو) سیراب کرو اور پھر اپنے پڑوسی کے لیے پانی چھوڑ دو۔ اس فیصلے سے انصاری ناراض ہوگئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ یہ فیصلہ اس لیے دے رہے ہیں کہ وہ آپؐ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوگیا اور پھر فرمایا: اے زبیرؓ اپنے باغ کو سیراب کرو اور پانی روک لیا کرو یہاں تک کہ منڈیر تک واپس لوٹ جائے۔ زبیرؓ کہتے ہیں اللہ کی قسم میرے خیال میں یہ آیت اسی موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ''فَلَا وَرَبِّکَ .... الآیۃ'' (ترجمہ سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مؤمن نہ ہونگے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے۔ پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلے سے اور قبول کریں خوشی سے۔) میں نے امام بخاریؒ سے سنا انہوں نے فرمایا یہ حدیث ابن وہب، لیث بن سعد سے وہ یونس سے وہ زہری سے اور وہ عبداللہ بن زبیرؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ شعیب بن حمزہ اسے زہری سے اور وہ عروہؓ سے اور وہ عبداللہ بن زبیرؓ سے نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن زبیر کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ یَزِیْدَ یُحَدِّثُ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ فَمَا لَکُمْ فِی الْمُنَافِقِیْنَ فِئَتَیْنِ قَالَ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ فَکَانَ النَّاسُ فِیْهِمْ فَرِیْقَیْنِ فَرِیْقٌ مِنْهُمْ یَقُوْلُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِیْقٌ یَقُوْلُ لَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَمَا لَکُمْ فِی الْمُنَافِقِیْنَ

۹۴۹: حضرت زید بن ثابتؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے ''فَمَالَکُمْ فِی الْمُنَافِقِیْنَ فِئَتَیْنِ ....'' (ترجمہ۔ پھر تم کو کیا ہوا کہ منافقوں کے معاملہ میں دو فریق ہو رہے ہو اور اللہ نے ان کو الٹ دیا ہے بسبب ان کے اعمال کے کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ جس کو گمراہ کیا اللہ نے اور جس کو گمراہ کرے اللہ ہرگز نہ پاویگا تو اس کے لیے کوئی راہ۔ النساء آیت۔ ۸۸)۔ کی تفسیر میں فرمایا کہ غزوۂ احد کے موقع پر صحابہ کرامؓ میں سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فِئَتَيْنِ فَقَالَ اِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَقَالَ اِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کچھ لوگ میدان جنگ سے واپس ہو گئے۔ان کے متعلق لوگوں کے دو فریق بن گئے۔ایک جماعت کہتی تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور دوسرا فریق کہتا تھا "نہیں" پس یہ آیت نازل ہوئی۔"فَمَا لَكُمْ....الآیۃ"۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مدینہ پاک ہے اور یہ ناپاکی کو اسطرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کی میل کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۵۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا شَبَابَةُ نَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَاَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُوْلُ يَارَبِّ قَتَلَنِيْ هٰذَا حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوْا لِا بْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهٗ جَهَنَّمُ قَالَ وَمَا نُسِخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا بُدِّلَتْ وَاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۹۵۰: حضرت ابن عباسؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مقتول، قاتل کی پیشانی کے بال اور سر پکڑ کر لائے گا۔ قاتل کے گلے سے خون بہہ رہا ہوگا۔ پھر مقتول عرض کرے گا۔اے میرے رب مجھے اس نے قتل کیا ہے۔ یہاں تک کہ اسے عرش الٰہی کے قریب لے جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے حضرت ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ کیا اسکی توبہ قبول نہیں ہوگی تو انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا .....الآیۃ[1]" (ترجمہ۔اور جو کوئی قتل کرے مسلمان کو جان کر تو اسکی سزا دوزخ ہے، پڑا رہے گا اسی میں اور اللہ کا اس پر غضب ہوا اور اسکو لعنت کی اور اسکے واسطے تیار کیا بڑا عذاب۔) پھر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نہ تو یہ آیت منسوخ ہوئی اور نہ ہی بدل گئی اور ایسے آدمی کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے اور وہ ابن عباسؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں۔

۹۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ رِزْمَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوْا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوْا وَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غَنَمَهُ

۹۵۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو سلیم کے ایک شخص کا صحابہ کرامؓ کے پاس سے گزر ہوا اس کے ساتھ بکریاں تھیں اس نے صحابہ کرامؓ کو سلام کیا۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس نے ہم سے بچنے کیلئے سلام کیا ہے۔ چنانچہ وہ اٹھے اور اسے قتل کر کے اسکی بکریاں لے لیں اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس پر اللہ

---

[1]: قرآن کریم کی آیات اور بہت سی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مؤمنین ہمیشہ عذاب میں نہیں رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ "یعنی اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتے اسکے علاوہ جس کو چاہتے ہیں معاف کر دیتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ "جو توبہ کرے میں اسے معاف کرنے والا ہوں۔ اسی بنا پر جمہور علماء اہل سنت نے کہا ہے کہ یہ عذاب اس کیلئے ہے۔ جس نے قتل کو حلال سمجھ کر اس کا ارتکاب کیا یا پھر ہمیشہ دوزخ میں رہنے سے مراد طویل مدت ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَاَتَوْابِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا..... الآیہ۔ (اے ایمان والو جب سفر کرو اللہ کی راہ میں تو تحقیق کرلیا کرو اور مت کہو اس شخص کو جو تم سے سلام علیک کرے کہ تو مسلمان نہیں۔ النساء آیت ۹۴) یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں حضرت اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۹۵۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاٰيَةَ جَاءَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ضَرِيْرَ الْبَصَرِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَاْمُرُنِيْ اِنِّيْ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ الْاٰيَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَيُقَالُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَائِدَةَ وَاُمُّ مَكْتُوْمٍ اُمُّهٗ.

۹۵۲: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ....الآیہ'' (ترجمہ۔ برابر نہیں بیٹھ رہنے والے مسلمان جن کو کوئی عذر نہیں اور وہ مسلمان جو لڑنے والے ہیں اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے۔ سورۃ النساء۔ آیت ۹۵) تو عمرو بن ام مکتوم آئے جو نابینا تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نابینا ہوں میرے لیے کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ..... '' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا شانے کی ہڈی اور دوات لاؤ یا فرمایا تختی اور دوات۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس روایت میں عمرو بن ام مکتوم ہے جبکہ بعض روایات میں عبداللہ بن ام مکتوم ہے اور عبداللہ زائدہ کے بیٹے ہیں۔ ام مکتوم انکی والدہ ہیں۔

۹۵۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُوْنَ اِلٰى بَدْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِنَّا اَعْمَيَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا فَهٰٓؤُلَاءِ الْقَاعِدُوْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ

۹۵۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت ''لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ ...الآیہ'' سے مراد اہل بدر اور اس میں شریک نہ ہونے والے ہیں اس لیے کہ جب غزوہ بدر ہوا تو عبداللہ بن جحش اور ابن مکتوم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم دونوں اندھے ہیں کیا ہمارے لیے اجازت ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (برابر نہیں بیٹھ رہنے والے مسلمان جن کو کوئی عذر نہیں اور وہ مسلمان جو لڑنے والے ہیں اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے اور اللہ نے بڑھا دیا لڑنے والوں کا اپنے مال اور جان سے، بیٹھ رہنے والوں پر درجہ۔) پھر ابن عباسؓ فرمایا یہ جہاد نہ کرنے والے معذور اور بیمار لوگ نہیں بلکہ ویسے ہی جہاد نہ کرنے والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے '' فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ ... الآیہ '' (زیادہ کیا اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اُولِی الضَّرَرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ بْنِ عَبَّاسٍ وَمِقْسَمٌ يُقَالُ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَيُقَالُ مُوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَمِقْسَمٌ يُكْنٰى اَبَا الْقَاسِمِ .

نے لڑنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں سے اجر عظیم ہیں، جو کہ درجے ہیں۔اللہ کی طرف سے۔) پھر ابن عباسؓ نے فرمایا یہاں بھی مراد اہل عذر اور مریض لوگ نہیں ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔مقسم بعض محدثین کے نزدیک عبداللہ بن حارث کے مولیٰ ہیں اور بعض کے نزدیک عبداللہ بن عباس کے مولیٰ ہیں۔انکی کنیت ابوالقاسم ہے۔

۹۵۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِى يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِى سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِىُّ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِى الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَىَّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْاَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَ كَانَ رَجُلًا اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ فَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِىْ فَثَقُلَتْ حَتّٰى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِىْ ثُمَّ سُرِّىَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ رِوَايَةُ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ رَوٰى سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْاَنْصَارِىُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَمَرْوَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ .

۹۵۴: حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں اسکی طرف گیا اور اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔اس نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابتؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے لکھوا رہے تھے'' لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ ....الآیہ'' زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھوا ہی رہے تھے کہ ابن مکتوم آگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں جہاد کر سکتا تو ضرور کرتا۔ وہ نابینا تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی وہ اس قدر بھاری ہوگئی کہ قریب تھا کہ میری ران کچلی جاتی۔پھر یہ کیفیت ختم ہوگئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ..... '' یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اس روایت میں ایک صحابی نے تابعی سے روایت کیا ہے یعنی سہل بن سعد انصاری نے مروان بن حکم سے اور مروان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں ہے اور وہ تابعی ہیں۔

۹۵۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ

۹۵۵: حضرت یعلی بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ '' (یعنی اگر تمہیں خوف ہو تو قصر نماز پڑھ لیا کرو) اور اب تو لوگ امن میں ہیں۔حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے بھی اسی طرح تعجب ہوا تھا۔پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کی طرف سے عنائت کردہ صدقہ ہے پس اسے قبول کرو۔ یہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حدیث حسن صحیح ہے۔

٩٥٦ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ الْهُنَائِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ قَالَ نَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ لِهٰٓؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَاِنَّ جِبْرَائِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ اُخْرٰى وَرَاءَهُمْ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَاْتِي الْاٰخَرُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ مَعَهُ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَاْخُذُ هٰٓؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَاَبُوْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ اِسْمُهُ زَيْدُ بْنُ الصَّامِتِ.

۹۵۶: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضجنان اور عسفان کے درمیان پڑاؤ کیا تو مشرکین آپس میں کہنے لگے کہ یہ لوگ عصر کی نماز کو اپنے باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں لہٰذا تم لوگ جمع ہوکر ایک ہی مرتبہ دھاوا بول دو۔ چنانچہ حضرت جبرائیل آئے اور آپ کو حکم دیا کہ اپنے صحابہؓ کو دوگروہوں میں تقسیم کردیں اور نماز پڑھائیں۔ ایک جماعت آپؐ کی اقتداء میں نماز پڑھے اور دوسری ان کے پیچھے کھڑی ہوکر اپنے ہتھیار اور ڈھالیں وغیرہ ہاتھ میں لے لیں اور پہلی جماعت آپؐ کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے پھر وہ لوگ ہتھیار لے کر کھڑے ہوجائیں اور دوسری جماعت آپؐ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ اس طرح آپؐ کی دو اور انکی ایک رکعت ہوگی۔ یہ حدیث عبداللہ بن شقیق کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ ابو عیاش زرقیؓ، ابن عمرؓ، ابوبکرہؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابو عیاش کا نام زید بن صامت ہے۔

٩٥٧ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ شُعَيْبٍ اَبُوْ مُسْلِمِ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ كَانَ اَهْلُ بَيْتٍ مِنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ بِشْرٌ وَبُشَيْرٌ وَمُبَشِّرٌ فَكَانَ بُشَيْرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُوْلُ الشِّعْرَ يَهْجُوْ بِهِ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُهُ بَعْضَ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُوْلُ قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا سَمِعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الشِّعْرَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الشِّعْرَ اِلَّا هٰذَا الْخَبِيْثُ اَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوْا ابْنُ

۹۵۷: حضرت قتادہ بن نعمان فرماتے ہیں کہ ہم انصار میں سے ایک گھر والے تھے جنہیں بنوابیرق کہا جاتا تھا۔ وہ تین بھائی تھے۔ بشر، بشیر اور مبشر۔ بشیر منافق تھا اور صحابہ کرامؓ کی ہجو میں اشعار کہا کرتا تھا پھر ان شعروں کو بعض عرب شعراء کی طرف منسوب کردیتا اور کہتا کہ فلاں نے اس طرح کہا ہے فلاں نے اس طرح کہا ہے جب صحابہ کرامؓ یہ اشعار سنتے تو کہتے کہ اللہ کی قسم یہ شعر اسی خبیث کے ہیں یا جیسا راوی نے فرمایا۔ صحابہ کرامؓ کہتے کہ یہ شعر ابن ابیرق ہی نے کہے ہیں۔ وہ لوگ زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں محتاج اور فقیر تھے مدینہ میں لوگوں کا طعام کھجور اور جو ہی تھا۔ پھر اگر کوئی خوشحال ہوتا تو شام کی طرف

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَلَا بُيَيْرِقٍ قَالَهَا وَكَانُوْا اَهْلَ بَيْتِ حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ اِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا كَانَ لَهٗ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ ابْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهٗ وَاَمَّا الْعِيَالُ فَاِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّيْ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهٗ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَهٗ وَفِي الْمَشْرُبَةِ سِلَاحٌ دِرْعٌ وَسَيْفٌ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَنُقِبَتِ الْمَشْرُبَةُ وَاُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَانِيْ عَمِّيْ رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اَنَّهٗ قَدْ عُدِيَ عَلَيْنَا فِيْ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ فَنُقِبَتْ مَشْرُبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَاَلْنَا فَقِيْلَ لَنَا قَدْ رَاَيْنَا بَنِيْ اُبَيْرِقٍ اِسْتَوْقَدُوْا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا نُرٰى فِيْمَا نُرٰى اِلَّا عَلٰى بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ قَالُوْا وَنَحْنُ نَسْاَلُ فِي الدَّارِ وَاللّٰهِ مَا نُرٰى صَاحِبَكُمْ اِلَّا لَبِيْدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِنَّا لَهٗ صَلَاحٌ وَاِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيْدٌ اخْتَرَطَ سَيْفَهٗ وَقَالَ اَنَا اَسْرِقُ فَوَاللّٰهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هٰذَا السَّيْفُ اَوْلَتُبَيِّنُنَّ هٰذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوْا اِلَيْكَ عَنَّا اَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا اَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَاَلْنَا فِي الدَّارِ حَتّٰى لَمْ نَشُكَّ اَنَّهُمْ اَصْحَابُهَا فَقَالَ عَمِّيْ يَا ابْنَ اَخِيْ لَوْ اَتَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ قَتَادَةُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اَهْلَ بَيْتٍ مِنَّا اَهْلَ جَفَاءٍ عَمَدُوْا اِلٰى عَمِّيْ رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَنَقَبُوْا مَشْرُبَةً لَهٗ وَاَخَذُوْا سِلَاحَهٗ وَطَعَامَهٗ فَلْيَرُدُّوْا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا فَاَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُ فِيْ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ اَتَوْا رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ اُسَيْرُ بْنُ عُرْوَةَ

سے آنے والے قافلے سے میدہ خریدتا جسے وہ اکیلا ہی کھاتا اس کے گھر والوں کا کھانا کھجوریں اور جو ہی ہوتے۔ ایک مرتبہ شام کی طرف سے ایک قافلہ آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے میدے کا ایک بوجھ خریدا اور اسے بالا خانہ میں رکھا جہاں ہتھیار، زرہ اور تلوار بھی تھی۔ (ایک دن) کسی نے ان کے گھر کے نیچے سے نقب لگا کر ان کا میدہ اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لیے۔ صبح ہوئی تو چچا رفاعہ آئے اور کہنے لگے بھتیجے آج رات ہم پر ظلم کیا گیا اور ہمارے بالا خانہ سے کھانا اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لیے گئے۔ چنانچہ ہم نے اہل محلّہ سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ آج رات بنو ابیرق نے آگ جلائی تھی۔ ہمارا تو یہی خیال ہے کہ انہوں نے تمہارے کسی کھانے پر روشنی کی ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں جس وقت ہم محلے میں پوچھ گچھ کر رہے تھے تو بنو ابیرق کہنے لگے کہ ہمارے خیال میں تمہارا چور لبید بن سہیل ہی ہے۔ جو تمہارا دوست ہے وہ صالح شخص تھا اور مسلمان تھا جب لبید نے یہ بات سنی تو اپنی تلوار نکال لی اور کہا کہ میں چوری کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم یا تو میری تلوار تم میں پیوست ہوگی یا تم ضرور اس چوری کو ظاہر کرو گے۔ بنو ابیرق کہنے لگے تم اپنی تلوار تک رہو۔ (یعنی ہمیں کچھ نہ کہو) تم نے چوری نہیں کی۔ پھر ہم محلے میں پوچھتے رہے یہاں تک کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ یہی بنو ابیرق چور ہیں۔ اس پر میرے چچا نے کہا اے بھتیجے اگر تم نبی اکرم ﷺ کے پاس جاتے اور اس کا ذکر کرتے (تو شاید چیز مل جاتی) حضرت قتادہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم میں سے ایک گھر والے نے میرے چچا پر ظلم کیا اور نقب لگا کر ان کا غلہ اور ہتھیار وغیرہ لے گئے۔ جہاں تک غلے کا تعلق ہے تو اسکی ہمیں حاجت نہیں لیکن ہمارے ہتھیار واپس کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں عنقریب اس کا فیصلہ کروں گا۔ جب بنو ابیرق نے یہ سنا تو اپنی قوم کے ایک شخص اسیر بن عروہ کے پاس آئے اور اس سے اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَكَلَّمُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ وَ اجْتَمَعَ فِيْ ذٰلِكَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهُ عَمَدَا اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ مِنَّا اَهْلِ اِسْلَامٍ وَصَلَاحٍ يَرْمُوْنَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا ثَبْتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ عَمَدْتَ اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ ذُكِرَ مِنْهُمْ اِسْلَامٌ وَصَلَاحٌ تَرْمِيْهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلٰى غَيْرِ ثَبْتٍ وَبَيِّنَةٍ قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِيْ وَلَمْ اُكَلِّمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَاَتَانِيْ عَمِّيْ رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ مَا صَنَعْتَ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا بَنِيْ اُبَيْرِقٍ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ رَحِيْمًا اَيْ لَوِ اسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ لَغَفَرَ لَهُمْ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاِثْمًا مُّبِيْنًا قَوْلُهُمْ لِلَبِيْدٍ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّهٗ اِلٰى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ لَمَّا اَتَيْتُ عَمِّيْ بِالسِّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشٰى اَوْعَسٰى الشَّكُّ مِنْ اَبِيْ عِيْسٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ اَرٰى اِسْلَامَهٗ مَدْخُوْلًا فَلَمَّا اَتَيْتُهٗ بِالسِّلَاحِ قَالَ يَابْنَ اَخِيْ هِيَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّ اِسْلَامَهٗ كَانَ صَحِيْحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ لَحِقَ بُشَيْرٌ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَنَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ

معاملے میں بات کی پھر اس کے لیے محلے کے بہت سے لوگ جمع ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: قتادہ بن نعمان اور اس کے چچا ہمارے گھر والوں پر بغیر دلیل اور بغیر گواہ کے چوری کی تہمت لگا رہے ہیں جبکہ وہ لوگ نیک اور مسلمان ہیں۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بات کی۔ آپؐ نے فرمایا تم نے کسی مسلمان اور نیک گھرانے پر بغیر کسی گواہ اور دلیل کے چوری کی تہمت لگائی ہے؟ حضرت قتادہ فرماتے ہیں پھر میں واپس ہوا اور سوچا کہ کاش میرا کچھ مال چلا جاتا اور میں نبی اکرم ﷺ سے اس معاملے میں بات نہ کرتا۔ اس دوران میرے چچا آئے اور پوچھا کہ کیا کہا؟ میں نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسطرح فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ ہی مددگار ہے۔ پھر زیادہ دیر نہ گزری کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی "اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ ....الآیہ" (یعنی بیشک ہم نے تیری طرف سچی کتاب اتاری ہے تاکہ تو لوگوں میں انصاف کرے جو تمہیں اللہ سمجھادے اور تو بددیانت لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والا نہ ہو (مراد بنو ابیرق ہیں) اور اللہ سے بخشش مانگ (یعنی جو بات آپؐ نے قتادہ سے کہی ہے۔) بیشک اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ النساء آیت ۱۰۶۔) پھر فرمایا "وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ ....." (ترجمہ۔ اور ان لوگوں کی طرف سے مت جھگڑو جو اپنے دل میں دغا رکھتے ہیں، جو شخص دغاباز گنہگار ہو بے شک اللہ اسے پسند نہیں کرتا۔ یہ لوگ انسانوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جبکہ رات کو چھپ کر اسکی مرضی کے خلاف مشورے کرتے ہیں اور ان کے سارے اعمال پر اللہ احاطہ کرنے والا ہے۔ ہاں تم لوگوں نے ان مجرموں کی طرف سے دنیا کی زندگی میں تو جھگڑا کر لیا پھر قیامت کے دن انکی طرف سے اللہ سے کون جھگڑے گا یا ان کا وکیل کون ہوگا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بْنِ سُمَيَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا فَلَمَّا نَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِاَبْيَاتٍ مِنْ شِعْرٍ فَاَخَذَتْ رَحْلَهٗ فَوَضَعَتْهُ عَلٰى رَأْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهٖ فَرَمَتْ بِهٖ فِي الْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ اَهْدَيْتَ لِيْ شِعْرَ حَسَّانَ مَا كُنْتَ تَاْتِيْنِيْ بِخَيْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيِّ وَرَوٰى يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ مُرْسَلٌ لَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ هُوَ اَخُوْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ لِاُمِّهٖ وَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ.

اور جو کوئی برا فعل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اسکے بعد اللہ سے بخشوائے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پاوے۔ اور جو کوئی گناہ کرے سو اپنے ہی حق میں کرتا ہے اور اللہ سب باتوں کا جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور جو کوئی خطاء یا گناہ کرے پھر کسی بے گناہ پر تہمت لگادے تو اس نے بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بار سمیٹ لیا۔ النساء آیت: ۱۰۸ تا ۱۱۲) سے ان کی اس بات کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے لبید سے کہی تھی۔ " وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ ..... الخ " (آیت کا ترجمہ۔ اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا حالانکہ وہ اپنے سوا کسی کو غلط فہمی میں مبتلا نہیں کر سکتے تھے۔ اور وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تجھے وہ باتیں سکھائیں ہیں جو تو نہ جانتا تھا اور اللہ کا تجھ پر بڑا فضل ہے۔ (النساء آیت ۱۱۳) جب قرآن کی یہ آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہتھیار لائے گے۔ آپ نے وہ ہتھیار حضرت رفاعہ کی طرف لوٹا دیے قتادہ کہتے ہیں کہ جب میں ہتھیار لے کر اپنے چچا کے پاس آیا (ابو عیسیٰ کو شک ہے کہ عشی کہا یا اعسی) انکی بینائی زمانہ جاہلیت میں کمزور ہوگئی تھی اور بوڑھے ہو چکے تھے۔ میں انکے ایمان میں کچھ خلل کا گمان کیا کرتا تھا۔ لیکن جب میں ہتھیار وغیرہ لے کر انکے پاس گیا تو کہنے لگے بھتیجے یہ میں نے اللہ کی راہ میں دے دیے ہیں۔ چنانچہ مجھے ان کے ایمان کا یقین ہو گیا۔ جب قرآن کی آیات نازل ہوئیں تو بشیر مشرکین کے ساتھ مل گیا اور سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے پاس ٹھہرا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ ....." (ترجمہ) "اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے بعد اسکے کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہو اور سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف چلے تو ہم اسے اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا ہے اور اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ بے شک اللہ اسکو نہیں بخشتا جو کسی کو اسکا شریک بنائے۔ اور اسکے سوا جسے چاہے بخش دے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا، وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ (النساء آیت ۱۱۵۔ ۱۱۶۔) جب وہ سلافہ کے پاس ٹھہرا تو حسان بن ثابتؓ نے چند شعروں میں سلافہ کی ہجو کی۔ چنانچہ سلافہ نے بشیر کا سامان اٹھا کر سر پر رکھا اور اسے باہر جا کر میدان میں پھینک دیا پھر اس سے کہنے لگی کہ کیا تو میرے پاس حسان بن ثابتؓ کے شعر ہدیے میں لایا ہے۔ تجھ سے مجھے کبھی خیر نہیں مل سکتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ اس حدیث کو محمد بن قتادہ سلمہ خرانی کے علاوہ کسی اور نے مرفوع کیا ہو۔ یونس بن بکیر اور کئی راوی اسے محمد بن اسحٰق سے اور وہ عاصم بن قتادہ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ اس میں عاصم کے اپنے والد اور دادا کا واسطہ مذکور نہیں۔ قتادہ بن نعمانؓ، ابوسعید خدریؓ کے اخیافی (ماں کی طرف سے) بھائی ہیں۔ ابوسعید کا نام مالک بن سنان ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۹۵۸ : حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِیُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ ثُوَیْرٍ وَ هُوَ ابْنُ اَبِیْ فَاخِتَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ مَافِی الْقُرْاٰنِ اٰیَةٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَاَبُوْ فَاخِتَةَ اسْمُهٗ سَعِیْدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثُوَیْرٌ یُکْنٰی اَبَا جَهْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ کُوْفِیٌّ وَقَدْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ الزُّبَیْرِ و ابْنُ مَهْدِیٍّ کَانَ یَغْمِزُهٗ قَلِیْلاً.

۹۵۸: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ قرآن کی آیات میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ آیت ہے۔ ''اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ ...... ''(ترجمہ) بے شک اللہ اس کو نہیں بخشتا جو کسی کو اس کا شریک بنائے اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔(النساء آیت ۱۱۶۔) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو فاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابوجہم ہے یہ کوفی ہیں ان کا ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ سے سماع ہے۔ابن مہدی ان پر طعن کرتے ہیں۔

۹۵۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ و عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ الْمَعْنٰی وَاحِدٌ قَالَا نَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ مُحَیْصِنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَبِهٖ شَقَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَشَکَوْا ذٰلِکَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوْا وَ سَدِّدُوْا فِیْ کُلِّ مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ کَفَّارَةٌ حَتَّی الشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا وَالنَّکْبَةِ یُنْکَبُهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَابْنُ مُحَیْصِنٍ اِسْمُهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَیْصِنٍ.

۹۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ''مَنْ یَّعْمَلْ ...... ''. (ترجمہ۔ جو کوئی برا کام کرے گا۔ اسکی سزا دیجائے گی۔ اور اللہ کے سوا، اپنا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں پائے گا۔ النساء ۱۲۳) نازل ہوئی تو مسلمانوں پر شاق گزرا۔ چنانچہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا اظہار کیا تو فرمایا تمام امور میں افراط وتفریط سے بچو اور استقامت کی دعا کرو۔ مؤمن کی ہر آزمائش میں اسکے گناہوں کا کفارہ ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا چبھ جائے یا کوئی مشکل پیش آجائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن محیصن کا نام عمر بن عبدالرحمٰن بن محیصن ہے۔

۹۶۰ : حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُبَیْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَوْلَی ابْنُ سِبَاعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰیَةُ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً ا یُّجْزَبِهٖ وَلَا یَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَااَبَا بَکْرٍ اَلَا اُقْرِئُکَ اٰیَةً اُنْزِلَتْ عَلَیَّ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَقْرَاَنِیْهَا فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنِّیْ وَجَدْتُّ اِقْتِصَامًا فِیْ ظَهْرِیْ فَتَمَطَّاْتُ لَهَا

۹۶۰: حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا کہ آپؐ پر یہ آیت نازل ہوئی ''مَنْ یَّعْمَلْ...... نَصِیْرًا'' چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابو بکر کیا میں تمہیں ایسی آیت نہ پڑھاؤں جو مجھ پر نازل ہوئی ہے؟ عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ پھر آپؐ نے مجھے یہ آیت پڑھائی۔ پھر مجھے کچھ معلوم نہیں ہے مگر یہ کہ میں نے اپنی کمر ٹوٹتی ہوئی محسوس کی اور انگڑائی لی تو آپؐ نے پوچھا ابو بکر کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں، باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ ہم میں سے کون ہے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُكَ يَا اَبَابَكْرٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ وَاَيُّنَا لَمْ يَعْمَلْ سُوْءً وَاِنَّا لَمَجْزِيُّوْنَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ يَا اَبَابَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِكَ فِى الدُّنْيَا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَلَيْسَ لَكُمْ ذُنُوْبٌ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَيَجْتَمِعُ ذٰلِكَ لَهُمْ حَتّٰى يُجْزَوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِىْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَمُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ مَوْلَى ابْنِ سِبَاعٍ مَجْهُوْلٌ وَقَدْرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ وَ لَيْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا وَفِى الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ .

جو برائی نہیں کرتا ۔تو کیا ہمیں تمام اعمال کی سزا دی جائے گی ۔آپؐ نے فرمایا اے ابوبکر تمہیں اور مسلمانوں کو دنیا میں اسکا بدلہ دیا جائے گا تا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت گناہوں سے پاک ہو۔لیکن دوسرے لوگوں کی برائیاں جمع کی جائیں گی تا کہ انہیں قیامت کے دن بدلہ دیا جائے ۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند پر اعتراض کیا جاتا ہے ۔یحیٰی بن سعید اور امام احمد نے موسیٰ بن عبیدہ کو ضعیف قرار دیا ہے جبکہ ابن سباع کے مولیٰ مجہول ہیں ۔ پھر یہ حدیث ایک اور سند سے بھی حضرت ابوبکرؓ ہی سے منقول ہے لیکن اس کی سند بھی صحیح نہیں اور اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۹۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُوْ دَاؤُدَ الطَّيَالِسِىُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَشِيَتْ سَوْدَةُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِىْ وَاَمْسِكْنِىْ وَاجْعَلْ يَوْمِىْ لِعَائِشَةَ فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَىْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۹۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت سودہؓ کو یہ خوف لاحق ہوا کہ نبی اکرم ﷺ انہیں طلاق دے دیں گے پس انہوں نے عرض کیا کہ مجھے طلاق نہ دیجئے اپنے نکاح میں رہنے دیجئے اور میری باری عائشہؓ کو دے دیجئے ۔پھر آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی " فلاجناح .... الآیہ "(یعنی دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں کسی طرح صلح کرلیں اور یہ صلح بہتر ہے۔النساء آیت۔۱۲۸۔) لہٰذا جس چیز پر انکی صلح ہو وہ جائز ہے۔یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِى السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اَوْ اٰخِرُ شَىْءٍ اُنْزِلَ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُو السَّفَرِ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ اَحْمَدَ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمِدَ الثَّوْرِىُّ.

۹۶۲: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری آیت یہ نازل ہوئی۔" يَسْتَفْتُوْنَكَ ..... الآیہ " یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفر کا نام سعید بن احمد ہے بعض نے انہیں ابن یحمد ثوری بھی کہا ہے۔

۹۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ فَقَالَ

۹۶۳: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول ﷺ اس آیت کی تفسیر کیا ہے " يَسْتَفْتُوْنَكَ ..... الآیہ " آپؐ نے فرمایا تمہارے لیے وہ آیت کافی ہے جو گرمیوں میں نازل

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْزِئُكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ . ہوئی[1]

خلاصہ سورۃ النساء : اس سورت میں دو قسم کے امور انتظامیہ کا ذکر ہے (۱) احکام رعیت (۲) احکام سلطانیہ۔ احکام رعیت چودہ ہیں ان میں میراث کا بیان ہے کہ میت کی جائیداد اور ترکہ کو کس طریقہ پر تقسیم کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کرو ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، شرک نہ کرو اور احسان کرو۔ احکام سلطانیہ کا مقصد یہ ہے کہ دسروں کی حق تلفی نہ کرو اور ظلم نہ ہونے دو اور احکام اور صاحب اقتدار طبقہ کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان احکام کو قائم کریں اور کمزوروں اور ضعیفوں پر ظلم نہ ہونے دیں احکام سلطانیہ کی جابجا مشرکین ومنافقین اور اہل کتاب کے لئے زجر (ڈانٹ) تخویفیں اور شکوے بھی مذکور ہیں۔ امام ترمذیؒ نے ایک حدیث میں کبیرہ گناہوں میں بہت بڑے کبائر نقل کئے ہیں سب سے بڑا گناہ شرک ہے والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی ہے اس سورۃ کی تفسیر میں حضرت زبیر اور منافق کا واقعہ بھی نقل کیا ہے پھر ایک آیت کریمہ کا شان نزول بیان فرمایا ہے کہ کوئی انسان اس وقت تک ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کو دل سے تسلیم نہ کرے اور اس فیصلہ کے بارہ میں دل کے اندر تنگی محسوس نہ کرے نیز نماز خوف کا ذکر بھی کیا ہے۔ اس کے بعد حدیث نمبر ۹۵۷ میں ایک صحابیؓ کے گھر سے چوری ہو جانے کا قصہ نقل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد ہوا کہ چوروں اور خائنوں کی طرف سے جھگڑا نہ کیجئے اور جو احکام ہم نے آپؐ پر اتارے ہیں انہی کے مطابق فیصلہ کیا کیجئے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

۹۶۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ عَلَيْنَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۶۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ اُنْزِلَتْ

تفسیر سورۂ مائدہ

۹۶۴: حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اگر یہ آیت " اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ ...الآیہ" (آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا اور میں نے تم پر اپنا احسان پورا کر دیا اور میں نے تمہارے واسطے اسلام ہی کو دین پسند کیا ہے)۔ ہم پر نازل ہوتی تو ہماری لیے وہ عید کا دن ہوتا جس دن یہ نازل ہوتی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب نازل ہوئی۔ یہ آیت عرفات کے دن نازل ہوئی اس دن تا جمعہ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۶۵: حضرت عمار بن ابو عمار سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے یہ آیت " اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ ...الآیہ" پڑھی تو ان کے پاس ایک یہودی تھا۔ وہ کہنے لگا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کے طور پر مناتے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ

---

[1] آیت کا ترجمہ: تجھ سے حکم دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے۔ (النساء آیت: ۷۶) امام بغوی کہتے ہیں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کیلئے جاتے ہوئے نازل ہوئی اس لئے اسے " آیۃ الصیف " گرمیوں کی آیت کہا جاتا ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَا تَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

جس دن یہ آیت نازل ہوئی تھی اس دن یہاں دو عیدیں تھیں۔ عرفات کے دن کی اور جمعہ کے دن کی۔ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۹۶۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُ الرَّحْمٰنِ مَلْاٰى سَحَّاءُ لَا يُغِيْضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهٖ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ الْاٰيَةِ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ قَالَ الْاَئِمَّةُ يُؤْمَنُ بِهٖ كَمَا جَاءَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُفَسَّرَ اَوْ يُتَوَهَّمَ هٰكَذَا قَالَهٗ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ تُرْوٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ.

۹۶۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ یعنی اسکا خزانہ بھرا ہوا ہے جو ہمیشہ جاری رہتا ہے اور دن ورات میں سے کسی وقت بھی اس میں کوئی کمی نہیں آتی۔ کیا تم جانتے ہو کہ جب سے اس نے آسمانوں کو پیدا کیا ہے اس نے کیا خرچ کیا ہے۔ اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں آئی۔ اس کا عرش (آسمان کو پیدا کرنے کے وقت) سے لے کر اب تک پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک ہاتھ ہے جسے وہ جھکاتا اور بلند کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ اس آیت کی تفسیر ہے "وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ ......" (اور یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بند ہو گیا ہے۔ انہیں کے ہاتھ بند ہوں اور انہیں اس کہنے پر لعنت ہے بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں جس طرح چاہیے خرچ کرتا ہے۔ المائدہ: ۶۴) ائمہ کرام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث جیسے آئی اسی طرح اس پر ایمان لایا جائے۔ بغیر اس کے کہ اسکی کوئی تفسیر کی جائے یا وہم کیا جائے۔

متعدد ائمہ نے یونہی فرمایا ان میں سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن عیینہ، ابن مبارک رحمہم اللہ ان سب کی رائے یہ ہے کہ اس قسم کی احادیث روایت کی جائیں اور ان پر ایمان لایا جائے انکی کیفیت سے بحث نہ کی جائے۔

۹۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ.

۹۶۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی پہلے حفاظت کی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ... الخ" (اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔) اس پر نبی اکرم ﷺ نے اپنے خیمے سے سر مبارک باہر نکالا اور آپؐ نے فرمایا: لوگو چلے جاؤ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ کرلیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے بعض اسے جریری سے اور وہ عبداللہ بن شقیق سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کی جاتی تھی اس میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۹۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاءُ هُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَزِيْدُ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَبَعْضُهُمْ يَقُوْلُ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۶۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلاء ہو گئے تو ان کے علماء نے انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن جب وہ باز نہیں آئے تو علماء ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دل آپس میں ایک دوسرے سے ملا دیئے اور پھر حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان پر لعنت کی کیونکہ وہ لوگ نافرمانی کرتے ہوئے حدود سے تجاوز کر جاتے تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے پہلے تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک نجات نہیں پاؤ گے جب تک تم ظالم کو ظلم سے نہ روکو گے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن، یزید سے اور وہ سفیان ثوری سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن مسلم بن ابی وضاح سے بھی علی بن بذیمہ کے حوالے سے منقول ہے وہ ابوعبیدہ سے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوعاً اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ جبکہ بعض ابو عبیدہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۹۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيْهِمْ يَرٰى اَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَاٰى مِنْهُ اَنْ يَكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَخَلِيْطَهٗ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ وَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ

۹۶۹: حضرت ابوعبیدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل کے ایمان میں کمی آ گئی تو ان سے اگر کوئی اپنے بھائی کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تو اسے روکتا پھر دوسرے دن اگر وہ باز نہ آتا تو اسے اس خیال سے نہ روکتا کہ اسکے ساتھ کھانا پینا اور اٹھنا بیٹھنا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل ایک دوسرے سے جوڑ دیئے ان کے متعلق قرآن نازل ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا......" (بنی اسرائیل میں سے جو کافر ہوئے ان پر داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر لعنت کی گئی یہ اس لیے کہ وہ نافرمان تھے۔ اور حد سے گزر گئے تھے۔ المائدہ: ۷۸) پھر آپؐ نے یہ آیات "وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ" سے آخر تک

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتّٰى تَاْخُذُوْا عَلٰى يَدِ الظَّالِمِ فَتَاْطِرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَنَا اَبُوْدَاوٗدَ وَاَمْلَاهُ عَلَيَّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ.

پڑھی (اور اگر وہ اللہ اور نبی پر اور اس چیز پر جو اسکی طرح نازل کی گئی ہے ایمان لاتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں اکثر لوگ نافرمان ہیں۔ المائدہ:۸۱) راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور اٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: تم بھی عذاب الٰہی سے اس وقت تک نجات نہیں پا سکتے جب تک ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اسے حق کی طرف راہ راست پر نہ لے آؤ۔

محمد بن بشار بھی ابوداؤ سے وہ محمد بن مسلم بن ابی وضاح سے وہ علی بن بذیمہ سے وہ عبیدہ سے وہ عبداللہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ نَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَاَخَذَتْنِيْ شَهْوَتِيْ فَحَرَّمْتُ عَلَيَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ مِنْ غَيْرِ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ مُرْسَلًا لَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا.

۹۷۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں جب گوشت کھاتا ہوں تو عورتوں کے لیے پریشان پھرنے لگتا ہوں۔ اور میری شہوت غالب ہوجاتی ہے۔ لہٰذا میں نے گوشت کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ......'' (اے ایمان والو ان ستھری چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور اللہ کے رزق میں سے جو چیز حلال ستھری ہو کھاؤ اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ المائدہ:۸۸) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسے عثمان بن سعد کی سند کے علاوہ اور سند سے بھی روایت کرتے ہیں۔ لیکن یہ مرسل ہے اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں۔ خالد حذاء بھی عکرمہ سے یہی حدیث مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۹۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ نَا اِسْرَائِيْلُ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ اَلْاٰيَةَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي النِّسَاءِ يَا اَيُّهَا

۹۷۱: حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے دعا کی کہ یا اللہ ہمارے لئے شراب کا صاف صاف حکم بیان فرما چنانچہ سورہ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی ''يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ ......'' (آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہہ دو، ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔ البقرہ:۲۱۹) پھر عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت سنائی گئی۔ پھر حضرت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى فَدُعِىَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ فَدُعِىَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ مُرْسَلًا.

عمرؓ نے فرمایا اے اللہ ہمارے لیے شراب کا صاف صاف حکم بیان فرما چنانچہ سورہ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی ''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا .....الآیہ'' (اے ایمان والو جس وقت کہ تم نشہ میں ہو نماز کے نزدیک مت جاؤ یہاں تک کہ تم سمجھ سکو کہ کیا کہہ رہے ہو۔ النساء:۴۳) پھر عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت سنائی گئی لیکن انہوں نے پھر کہا اے اللہ ہمارے لئے شراب کا صاف صاف حکم بیان فرما اور پھر مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی ''اِنَّمَا یُرِیْدُ ......'' (شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روکے۔ سو اب بھی باز آ جاؤ۔ المائدہ:۹۱) پھر حضرت عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی گی تو انہوں نے فرمایا: ہم باز آ گئے، ہم باز آ گئے۔ یہ حدیث اسرائیل سے بھی مرسلاً منقول ہے۔

۹۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ

۹۷۲: محمد بن علاء بھی وکیع سے وہ اسرائیل سے ابواسحٰق سے اور وہ ابومیسرہ سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: اے اللہ ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف بیان فرما اور پھر اس کی مانند حدیث ذکر کی۔ اور یہ روایت محمد بن یوسف کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۹۷۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَاتَ رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِاَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَيْضًا:

۹۷۳: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ شراب کی حرمت کا حکم آنے سے پہلے صحابہ کرامؓ کا انتقال ہو چکا تھا۔ جب شراب حرام کی گئی تو بعض لوگوں نے کہا کہ ہمارے ساتھیوں کا کیا ہوگا وہ لوگ تو شراب پیتے ہوئے مرے تھے۔ پھر یہ آیت زنال ہوئی ''لَیْسَ عَلَی ......'' (جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو پہلے کھا چکے جبکہ آئندہ کو پرہیز گار رہوئے اور ایمان لائے اور عمل نیک کئے پھر پرہیز گار رہوئے اور نیکی کی اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ المائدہ:۹۳) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو شعبہ بھی ابواسحٰق سے وہ براء سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۹۷۴. حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ مَاتَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ

۹۷۴: ابواسحٰق سے روایت ہے کہ براء بن عازبؓ نے فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کئی آدمی اس حالت میں فوت ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے۔ پس جب شرام کی حرمت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْخَمْرَ فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَيْفَ بِاَصْحَابِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَهَا قَالَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کا حکم نازل ہوا تو لوگوں نے کہا کہ ہمارے دوستوں کا کیا حال ہوگا راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی "لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا.... الآیہ"۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۷۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ رِزْمَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: بتایئے وہ لوگ جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے ان کا کیا حکم ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی "لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا.... الآیہ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۷۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۷۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت "لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا.... الآیہ" نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم بھی انہی میں سے ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۷۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ نَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

۹۷۷: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت "وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ .... الآیہ" نازل ہوئی (اور لوگوں پر اللہ کیلئے حج (بیت اللہ) کرنا (فرض) ہے۔ بشرطیکہ وہ اس کی طاقت رکھتے ہوں۔) تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ: کیا ہر سال (حج فرض ہے)۔ آپؐ خاموش رہے۔ لوگوں نے پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر سال (حج فرض ہے)۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا.... الآیہ" (اے ایمان والو ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر وہ ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ المائدہ۔ آیت: ۱۰۱) یہ حدیث حضرت علیؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۹۷۸ : حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ نَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ نَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ قَالَ فَنَزَلَتْ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۹۷۹ : حَدَّثَنَااَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَؤُنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ نَحْوَهٰذَا الْحَدِيْثِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَوْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ.

۹۸۰ : حَدَّثَنَاسَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ نَا عَمْرُو بْنُ جَارِيَةِ اللَّخْمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ تَصْنَعُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ اَيَّةُ اٰيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامًا الصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ

۹۷۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میرا باپ کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ فلاں ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ''یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا..... الآیہ'' (اے ایمان والو ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر وہ ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں المائدہ آیت۔۱۰۱)۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۷۹: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو۔ ''یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ..... الآیہ'' (اے ایمان والو تم پر اپنی جان کی فکر لازم ہے۔ تمہارا کچھ نہیں بگاڑتا جو کوئی گمراہ ہو جبکہ تم ہدایت یافتہ ہو۔ المائدہ: آیت: ۱۰۵) جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگ ظالم کو ظلم سے نہیں روکیں گے تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی اس حدیث کو اسماعیل بن خالد سے اسی کی مانند مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن بعض حضرات اسماعیل سے وہ قیس سے اور وہ ابوبکرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔

۹۸۰: حضرت ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں ابوثعلبہ خشنیؓ کے پاس گیا اور پوچھا کہ آپؓ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں فرمایا کہ کونسی آیت۔ میں نے عرض کیا ''یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا......'' فرمایا جان لو کہ میں نے اسکی تفسیر بڑے علم رکھنے والے سے پوچھی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسکی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا: بلکہ نیک اعمال کا حکم دو اور برائی سے منع کرو یہاں تک کہ تم ایسا بخیل دیکھو جسکی اطاعت کی جائے۔ خواہشات کی پیروی کی جانے لگے، دنیا کو آخرت پر مقدم کیا جانے لگے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرنے لگے تو تم اپنی فکر کرو اور لوگوں کو چھوڑ دو اس لیے کہ تمہارے بعد ایسے دن آنے والے ہیں جن میں صبر کرنا اس طرح ہوگا۔ جیسے چنگاری ہاتھ میں لینا۔ اس زمانے میں سنت پر عمل کرنے والے شخص کو تم جیسے پچاس (عمل کرنے والے)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

خَمْسِيْنَ رَجُلاً يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِيْ غَيْرُ عُتْبَةَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلاً مِنَّا اَوْمِنْهُمْ قَالَ لَا بَلْ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلاً مِنْكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

آدمیوں کا ثواب دیا جائے گا۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ عتبہ کے علاوہ دوسرے راوی یہ الفاظ بھی نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ہم میں سے پچاس آدمیوں کے برابر یا ان میں سے پچاس کے برابر۔ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۸۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بَاذَانَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ قَالَ بَرِئَ النَّاسُ مِنْهَا غَيْرِيْ وَ غَيْرَ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ يَخْتَلِفَانِ اِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْاِسْلَامِ فَاَتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِيْ سَهْمٍ يُقَالُ لَهٗ بُدَيْلُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهٗ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيْدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عُظْمُ تِجَارَتِهٖ فَمَرِضَ فَاَوْصٰى اِلَيْهِمَا وَاَمَرَهُمَا اَنْ يُبَلِّغَا مَا تَرَكَ اَهْلَهٗ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا مَاتَ اَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ اَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا اِلٰى اَهْلِهٖ دَفَعْنَا اِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ فَسَاَلُوْنَا عَنْهُ فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعَ اِلَيْنَا غَيْرَهٗ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ تَاَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ اَهْلَهٗ فَاَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَاَدَّيْتُ اِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَاَخْبَرْتُهُمْ اَنَّ عِنْدَ صَاحِبِيْ مِثْلَهَا فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْتَحْلِفُوْهُ بِمَا يَعْظُمُ بِهٖ عَلٰى اَهْلِ دِيْنِهٖ فَحَلَفَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِلٰى قَوْلِهٖ اَوْيَخَافُوْا اَنْ

۹۸۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تمیم داریؓ اس آیت "يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ.... الآية" (اے ایمان والو جبکہ تم میں سے کسی کو موت آ پہنچے تو وصیت کے وقت تمہارے درمیان تم میں سے دو معتبر آدمی گواہ ہونے چاہئیں یا تمہارے سوا دو گواہ اور ہوں۔ المائدہ: آیت ۱۰۶) کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے میرے اور عدی بن بداء کے علاوہ وہ سب لوگ بری ہو گئے۔ یہ دونوں اسلام لانے سے پہلے نصرانی تھے اور شام آتے جاتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ دونوں تجارت کیلئے شام گئے تو بنوسہم مولیٰ بدیل بن ابی مریم انکے پاس تجارت کی غرض سے آیا۔ اس کے پاس چاندی کا ایک جام تھا وہ چاہتا تھا کہ یہ پیالہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کرے وہ اسکے مال میں بڑی چیز تھی۔ پھر وہ بیمار ہو گیا اور اس نے ان دونوں کو وصیت کی اور کہا کہ اس نے جو کچھ چھوڑا اسے اس کے مالکوں تک پہنچا دیں۔ تمیم کہتے ہیں جب وہ مر گیا تو ہم نے وہ پیالہ ایک ہزار درہم میں بیچ ڈالا اور رقم دونوں نے آپس میں تقسیم کر لی۔ ان کے گھر پہنچ کر ہم نے وہ سامان ان کے حوالے کر دیا۔ انہیں پیالہ نہ ملا۔ تو انہوں نے ہم سے اسکے متعلق پوچھا۔ ہم نے جواب دیا کہ اس نے یہی کچھ چھوڑا تھا اور ہمیں ان چیزوں کے علاوہ کوئی چیز نہیں دی۔ تمیم کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر جب میں اسلام لایا تو میں نے اس گناہ کا ازالہ چاہا اور اس غلام کے مالکوں کے گھر گیا: انہیں ساری بات بتائی اور انہیں پانچ سو درھم دے دیئے نیز یہ بھی بتایا کہ اتنی ہی رقم میرے ساتھی کے پاس بھی ہے۔ وہ لوگ عدی کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان سے گواہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

تُرَدَّاَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَحَلَفَا فَنُزِعَتِ الْخَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّآءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِصَحِيْحٍ وَاَبُوا النَّضْرِ الَّذِیْ رَوٰی عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ هُوَ عِنْدِیْ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِیُّ يُكْنٰی اَبَا النَّضْرِ وَقَدْ تَرَكَهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ وَهُوَ صَاحِبُ التَّفْسِيْرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ مُحَمَّدُ بْنُ سَائِبِ الْكَلْبِیُّ يُكْنٰی اَبَا النَّضْرِ وَلَا نَعْرِفُ لِسَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ الْمَدِيْنِیِّ رِوَايَةً عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ مَوْلٰی اُمِّ هَانِیءٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَیْءٌ مِنْ هٰذَا عَلَی الْاِخْتِصَارِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

طلب کیے جو کہ ان کے پاس نہیں تھے۔ پھر آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ عدی سے اس کے دین کی عظیم ترین چیز کی قسم لیں۔ اس نے قسم کھالی اور پھر یہ آیت نازل ہوئیں۔ ''يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ.... الآیہ'' چنانچہ عمرو بن عاص اور ایک شخص کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ پیالہ بدیل کے پاس تھا اور عدی جھوٹا ہے تو عدی بن بداء سے پانچ سو درہم چھین لئے گئے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند صحیح نہیں۔ محمد بن اسحٰق سے نقل کرنے والے راوی ابونضر کا نام محمد بن سائب کلبی ہے۔ اہل علم نے ان سے احادیث نقل کرنا ترک کر دیا ہے۔ یہ صاحب تفسیر ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا کہ محمد بن سائب کی کنیت ابونضر ہے۔ ہم سالم بن ابی نضر کی ام ھانی کے موسیٰ ابو صالح سے منقول کوئی حدیث نہیں جانتے۔ یہ حدیث حضرت ابن عباسؓ سے اس سند کے علاوہ مختصر طور پر منقول ہے۔

۹۸۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا يَحْيَی بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَهْمٍ مَعَ تَمِيْمِ الدَّارِیِّ وَعَدِیِّ بْنِ بَدَّآءٍ فَمَاتَ السَّهْمِیُّ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهٖ فَقَدُوْا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَاَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوْا الْجَامَ بِمَكَّةَ فَقِيْلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيْمٍ وَعَدِیٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ اَوْلِيَاءِ السَّهْمِیِّ فَحَلَفَا بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَاِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ.

۹۸۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو سہم کا ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ نکلا اور ایسی جگہ مر گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا۔ جب وہ دونوں اس کا متروکہ مال لے کر آئے تو اس میں سے سونے کے جڑاؤ والا چاندی کا پیالہ غائب پایا گیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے تمیم اور عدی کو قسم دی۔ پھر تھوڑی مدت بعد وہ پیالہ مکہ میں پایا گیا اور ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے عدی اور تمیم سے خریدا ہے۔ پھر بدیل سہمی کے وارثوں میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور قسم کھا کر کہا کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور یہ کہ جام (پیالہ) ان کے آدمی کا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت انہی کے متعلق نازل ہوئی۔ ''يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ.... الآیہ'' یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابن ابی زائدہ کی حدیث ہے۔

۹۸۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِیُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ

۹۸۳: حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَبِیبٍ ثَنَا سَعِیدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَاُمِرُوْا اَنْ لَا یَخُوْنُوْا وَلَا یَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِیْرَ هٰذَا حَدِیْثٌ رَوَاهُ اَبُوْ عَاصِمٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَمَّارٍ مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ.

نے فرمایا کہ آسمان سے ایسا دسترخوان نازل کیا گیا جس میں روٹی اور گوشت تھا پھر انہیں حکم دیا گیا کہ اس میں خیانت نہ کریں اور کل کیلئے نہ رکھیں لیکن ان لوگوں نے خیانت بھی کی اور دوسرے دن کیلئے جمع بھی کیا۔ چنانچہ ان کے چہرے مسخ کر کے بندروں اور خنزیروں کی صورتیں بنادی گئیں۔ اس حدیث کو ابوعاصم اور کئی راوی سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ خلاس سے اور وہ عمار سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو حسن بن قزعہ کی سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۹۸۴: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْیَانُ ابْنُ حَبِیبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَلَا نَعْلَمُ لِلْحَدِیْثِ الْمَرْفُوْعِ اَصْلًا.

۹۸۴: حمید بن مسعدہ بھی یہ حدیث سفیان بن حبیب سے اور وہ سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ مرفوع نہیں۔ ہم مرفوع حدیث کی کوئی اصل نہیں جانتے اور یہ حسن بن قزعہ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۹۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ یَلَقَّی عِیْسٰی حُجَّتَهٗ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ فِیْ قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ أَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ الْاٰیَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۹۸۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو (قیامت کے دن) انکی دلیل سکھائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس قول میں اسی کی تعلیم دی ہے کہ " وَاِذْ قَالَ یَا عِیْسَی ......" (اور جب اللہ فرمائے گا، اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی خدا (معبود) بنالو۔) حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کا جواب اس طرح سکھایا "سُبْحَانَکَ مَا یَکُوْنُ ......الآیہ" (وہ عرض کرے گا تو پاک ہے، مجھے لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں کہ جس کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے یہ کہا ہوگا تو تجھے ضرور معلوم ہوگا۔ جو میرے دل میں ہے تو جانتا ہے اور جو تیرے دل میں ہے وہ میں نہیں جانتا۔ بے شک تو ہی چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے)۔ (المائدہ آیت:۱۱۶)

۹۸۶: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حُیَیٍّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ.

۹۸۶: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر آخر میں نازل ہونیوالی سورتیں، سورہ مائدہ اور سورہ فتح ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آخری نازل ہونے والی سورت سورہ نصر " اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ " ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

خلاصہ سورۃ مائدہ : اس سورۃ میں دو مضمون بیان کئے گئے ہیں نفی شرک فعلی اور نفی شرک فی التصرف۔ نفی شرک کے سلسلے میں چار مسائل بیان ہوئے (۱) تحریمات غیر اللہ یعنی غیر اللہ تقرب کی خاطر کچھ جانوروں کو اپنے اوپر حرام قرار دینا (۲) تحریمات اللہ یعنی جو چیزیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بندہ پر حرام کی ہیں (۳) غیر اللہ کی نذر ونیاز (۴) اللہ تعالیٰ کی نذر ونیاز ہیں۔ سورۃ کے درمیان میں نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپؐ حق کے مطابق فیصلے کریں یعنی قرآنی احکام کے مطابق فیصلے فرمادیں اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات اُتاری جو سراپا ہدایت اور روشنی تھی تاکہ وہ اور ان کے بعد میں آنے والے اسرائیل نبیؑ اور علماء اور مشائخ اس پر عمل کریں اور اس کے مطابق اپنے جھگڑے چکائیں۔ چنانچہ تمام بنی اسرائیل کے انبیاءؑ اور تمام سچے صوفی اور درویش اور تمام علماء صادقین جو بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد گذرے تورات کے احکام پر عمل کرتے رہے۔ آگے چل کر یہود ونصاریٰ کی دوستی سے بھی منع کیا کہ ان کو ہرگز دوست نہ بنانا، یہ بھی بیان کیا کہ علماء بنی اسرائیل کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سپرد کیا گیا تھا اس میں بہت کوتاہی کی جس کی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کی لعنت کے مستحق ہوئے۔ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو سمجھایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں سستی نہیں آنی چاہئے۔ سورۃ مائدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ہے کیونکہ نصاریٰ ان کو غیب دان اور کارساز حاجت روا مشکل کشا مانتے تھے اور اب بھی مانتے ہیں اور ان کے نام نیازیں بھی دیتے تھے اور بعض لوگ اپنے بیٹے بھی ذبح کردیتے تھے اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خاص طور پر ذکر کرکے ان سے علم غیب اور الوہیت کی نفی فرمائی اور قیامت کے دن اس معاملہ پر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ معاملہ فرمائیں گے اور حضرت عیسیٰؑ جواب دیں گے اس کا ذکر بھی خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

۹۸۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ.

۹۸۸: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۹۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهٖ

تفسیر سورۂ انعام

۹۸۷: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ ہم تو اسے جھٹلاتے ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ ...الآیۃ" (سو وہ تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں)۔ (الانعام آیت: ۳۳)

۹۸۸: اسحٰق بن منصور بھی عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ ابو اسحٰق سے اور وہ ناجیہ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ ابو جہل نے نبی اکرم ﷺ سے کہا اور اسی کی مانند حدیث بیان کی۔ اس حدیث کی سند میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

۹۸۹: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "قُلْ هُوَ الْقَادِرُ ...." (کہدو وہ اس پر قادر ہے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْاٰيَةِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَوْيَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْ هَاتَانِ اَيْسَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کہ تم پر عذاب اوپر سے بھیجے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔ الانعام۔آیت ۶۵) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: الٰہی میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پھر یہ الفاظ نازل ہوئے "اَوْيَلْبِسَكُمْ...." (یا تمہیں فرقے کر کے ٹکرا دے اور ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا دے۔) تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں کچھ معمولی اور آسان ہیں۔ راوی کو شک ہے کہ "اَهْوَنُ" فرمایا، یا اَيْسَرُ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِبْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ الْغَسَّانِيِّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهَا كَائِنَةٌ وَلَمْ يَاْتِ تَاوِيْلُهَا بَعْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۹۹۰: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت " قُلْ هُوَالْقَادِرُ ...." کی تفسیر نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لو یہ عذاب ابھی تک آیا نہیں۔ بلکہ آنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْاوَ لَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَاقَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ يَابُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۹۱: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب "اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا ......الآیہ" (جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک نہیں ملایا، امن انہیں کیلئے ہے اور وہی راہ راست پر ہیں۔ الانعام: ۸۲) نازل ہوئی تو یہ مسلمانوں پر شاق گزرا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کون ایسا ہے جو اپنے اوپر ظلم نہیں کرتا۔ آپؐ نے فرمایا اس سے یہ ظلم مراد نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی کہ "اے بیٹے اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اس لیے کہ شرک ظلم عظیم ہے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ نَا دَاؤدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَااَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ

۹۹۲: مسروق کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس تکیہ لگائے بیٹھا تھا کہ انہوں نے فرمایا: اے ابو عائشہ: تین باتیں ایسی ہیں کہ جس نے ان میں سے ایک بات بھی کی اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ محمد (ﷺ) نے (شب معراج میں) اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے تو وہ اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے کیونکہ اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْمِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْظِرِيْنِيْ وَلَا تُعْجِلِيْنِيْ اَلَيْسَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ قَالَتْ اَنَا وَاللّٰهِ اَوَّلُ مَنْ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا قَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ جِبْرَئِيْلُ مَا رَاَيْتُهُ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ خُلِقَ فِيْهَا غَيْرَهَا ثَنَيِ الْمَرَّتَيْنِ رَاَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ يُكْنٰى اَبَا عَائِشَةَ.

تعالیٰ فرماتے ہیں "لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ..... الآیۃ"۔ (اسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے اور وہ نہایت باریک بین خبردار ہے۔ الانعام۔۱۰۳۔) پھر فرماتا ہے "وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ ... الآیۃ" (یعنی کوئی بشر اس (یعنی اللہ تعالیٰ) سے وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے ہی سے بات کر سکتا ہے)۔ راوی کہتے ہیں کہ میں تکیہ لگائے بیٹھا تھا اٹھ کر بیٹھ گیا اور عرض کیا اے ام المؤمنین مجھے مہلت دیجئے اور جلدی نہ کیجئے کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا "وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى"۔ (اور اس نے اس کو ایک بار اور بھی دیکھا ہے۔ النجم۔۱۲) نیز فرمایا: "وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ" (اور بیشک انہوں (یعنی محمد ﷺ) نے اسے آسمان کے کنارے پر واضح دیکھا۔) حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ سے اسکے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا وہ جبرائیل تھے۔ میں نے انہیں ان کی اصل صورت میں دو مرتبہ دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ان کے جسم نے آسمان وزمین کے درمیان پوری جگہ کو گھیر لیا ہے (۲) اور جس نے سوچا کہ محمد (ﷺ) نے اللہ کی نازل کی ہوئی چیز میں سے کوئی چیز چھپالی اس نے بھی اللہ پر جھوٹ باندھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے۔ "يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ .... الآیہ". (اے رسول جو آپ کے رب نے آپ پر نازل کیا ہے اسے پورا پہنچا دیجئے۔) (۳) اور جس نے کہا کہ محمد (ﷺ) کل کے متعلق جانتے ہیں کہ کیا ہونے والا ہے اس نے بھی اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ .. الآیہ" (اللہ تعالیٰ کے علاوہ زمین وآسمان میں کوئی علم نہیں جانتا) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابوعائشہ ہے۔

۹۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ الْحَرَشِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ نَا عَطَاءُ ابْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتٰى نَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَاْكُلُ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَاْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللّٰهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۹۹۳: حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ چند لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم جس چیز کو قتل کریں۔ اسے کھائیں اور جسے اللہ نے مار دیا ہو اسے نہ کھائیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں "فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ ...... الآیۃ" (سو تم اس (جانور) میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے۔ اگر تم اس کے حکموں پر ایمان لانے والے ہو۔ الانعام۔۱۱۸)۔ یہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً.

حدیث حسن غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی ابن عباسؓ سے منقول ہے۔ بعض حضرات اس حدیث کو عطاء بن سائب سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۹۹۴: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى الصَّحِيفَةِ الَّتِي عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۹۹۴: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جسے ایسے صحیفے دیکھنے کی خواہش ہو جس پر محمد (ﷺ) کی مہر ثبت ہو تو یہ آیات پڑھ لے "قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ ....." (کہہ دو آؤ میں تمہیں سنا دوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور تنگدستی کے سبب سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں اور انہیں رزق دینگے اور بے حیائی کے ظاہر اور پوشیدہ کاموں کے قریب نہ جاؤ اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے۔ تمہیں یہ حکم دیتا ہے۔ تاکہ تم سمجھ جاؤ اور سوائے کسی بہتر طریقہ کے یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور ناپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو۔ ہم کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب بات کہو تو انصاف سے کہو اگرچہ رشتہ دار ہی ہو اور اللہ کا عہد پورا کرو۔ تمہیں یہ حکم دیا ہے۔ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو اور بیشک یہی میرا سیدھا راستہ ہے سو اسی کا اتباع کرو اور دوسرے راستوں پر مت چلو وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دینگے۔ تمہیں اسی کا حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ الانعام۔ آیت ۱۵۱۔۱۵۲۔۱۵۳۔) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۹۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ قَالَ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۹۹۵: حضرت ابو سعید خدریؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے "أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ" (یا آئے کوئی نشانی تیرے رب کی: الانعام آیت ۱۵۱) کی تفسیر کے بارے میں فرمایا کہ ان نشانیوں سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض حضرات نے یہ حدیث مرفوعاً نقل کی ہے۔

۹۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ الْآيَةَ الدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ مِنَ الْمَغْرِبِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں نکلنے کے بعد کسی کا ایمان لانا اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہوگا۔ دجالؔ دابۃ الارض اور مغرب کی جانب سے سورج کا طلوع ہونا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۹۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ اِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا فَاِنْ تَرَكَهَا وَرُبَّمَا قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَأَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۹۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور انکی بات سچی ہے کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرے تو اسکے لیے ایک نیکی لکھ دو پھر اگر وہ اس پر عمل کرے تو اس کے برابر دس گنا نیکیاں لکھ دو لیکن اگر کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے اس وقت تک نہ لکھو جبتک وہ برائی نہ کرے اور پھر ایک ہی برائی لکھو اور اگر وہ اس برائی کو چھوڑ دے یا کبھی آپؐ نے فرمایا کہ اس برائی پر عمل نہ کرے تو اس کے لیے اس کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دو پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی "مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا" (جو کوئی ایک نیکی کرے گا اس کے لیے دس گنا اجر ہے اور جو بدی کرے گا سوا سے اسی کے برابر سزا دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ الانعام: آیت ۱۶۰) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ سورۃ انعام:

سورۃ انعام کے بھی دو حصے ہیں ابتداء سے لے کر رکوع نمبر ۱۴ آیت..... تک شرک فی التصرف کی نفی کا بیان ہے اور مشرکین کے شبہات کا رد، طریق تبلیغ اور سلسلہ انکار وجوہ مشرکین کا بیان ہے دوسرے حصے میں شرک فعل کی تین شقوں کا ذکر ہے (۱) تحریمات غیر اللہ یعنی جن جانوروں کو تم نے غیر اللہ کی خاطر نامزد کر رکھا ہے مثلاً سائبہ، بحیرہ، وصیلہ، حام یہ چار قسم کے جانوروں کو ان کے عقیدے کے مطابق کوئی بندہ نہیں کھا سکتا تھا اس سورۃ میں فرمایا گیا کہ یہ حرمت ختم کرو اور ان کو خالص اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرو اور کھاؤ (۲) تحریمات اللہ (محرمات الٰہیہ) یعنی اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء۔ ان کا ذکر بھی ہے (۳) غیر اللہ کی نذروں کا بیان بھی کیا گیا۔ محرمات الٰہیہ میں سے (۱) شرک، تنگ دستی کے سبب اولاد کو قتل کرنا، بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ، ناحق کسی کو قتل نہ کرو، یتیم کا مال نہ کھاؤ۔ یہ سب محرمات الٰہیہ ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ

تفسیر سورہ اعراف

۹۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا قَالَ حَمَّادٌ هٰكَذَا وَاَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ اِبْهَامِهٖ عَلٰى اَنْمُلَةِ اِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ

۹۹۸: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی "فَلَمَّا تَجَلّٰى ..... الآیۃ" (پھر جب اس کے رب نے پہاڑ کی طرف تجلی کی تو اسکو ریزہ ریزہ کر دیا۔ الاعراف: آیت: ۱۴۳) حماد کہتے ہیں کہ سلیمان نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی نوک داہنی انگلی پر رکھی اور فرمایا پھر پہاڑ پھٹ گیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سَلَمَةَ.

۹۹۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۰۰۰ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِيْنِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اِسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اِسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ النَّارَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بَيْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَبَيْنَ عُمَرَ رَجُلًا.

۱۰۰۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۹۹۹: عبدالوہاب وراق بھی یہ حدیث معاذ بن معاذ سے وہ حماد بن سلمہ سے وہ ثابت سے وہ انسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۰۰: حضرت مسلم بن یسار جہنیؒ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی ''وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ..... الآیہ'' (اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے انکی اولاد کو نکالا اور ان سے ان کی جانوں پر اقرار کرایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں ہے۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ کبھی قیامت کے دن کہنے لگو کہ ہمیں تو اسکی خبر نہ تھی۔ الاعراف: آیت ۱۷۲) چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمانے کے بعد انکی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور اس سے ان کی اولاد نکالی پھر فرمایا کہ میں نے انہیں جنت کے لیے پیدا کیا ہے۔ یہ لوگ اسی کے لیے عمل کریں گے۔ پھر ہاتھ پھیرا اور اولاد نکال کر فرمایا کہ انہیں میں نے دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے یہ اسی کے لیے عمل کریں گے۔ چنانچہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی کو جنت کے لیے پیدا کرتے ہیں تو اسے جنت ہی کے اعمال میں لگا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اہل جنت ہی کے اعمال پر مرتا ہے اور اسے جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے اور کسی بندے کو جہنم کیلئے پیدا فرماتا ہے تو اس سے بھی اسی کے مطابق کام لیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اہل دوزخ ہی کے عمل پر مرتا ہے اور پھر اسے دوزخ میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو عمرؓ سے سماع نہیں۔ بعض راوی مسلم اور عمرؓ کے درمیان ایک شخص کا واسطہ ذکر کرتے ہیں۔

۱۰۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پیٹھ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيْصًا مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اَىْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ اَىْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهٗ دَاؤُدُ قَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَىْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِىْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضٰى عُمْرُ اٰدَمَ جَاءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِىْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا لِابْنِكَ دَاؤُدَ قَالَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِىَ اٰدَمُ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطِئَ اٰدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پر ہاتھ پھیرا۔ پھر انکی پیٹھ سے قیامت تک آنے والی انکی نسل کی روحیں نکل آئیں۔ پھر ہر انسان کی پیشانی پر نور کی چمک رکھ دی۔ پھر انہیں آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے پوچھا اے رب یہ کون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آپ کی اولاد ہے۔ چنانچہ انہوں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھوں کے درمیان کی چمک انہیں بہت پسند آئی تو اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے رب یہ کون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آپ کی اولاد میں سے آخری امتوں کا ایک فرد ہے۔ اس کا نام داؤد ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ اسکی عمر کتنی رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ساٹھ سال۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ اسکی عمر مجھ سے چالیس سال زیادہ کر دیجئے۔ پھر جب آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہوگئی تو موت کا فرشتہ حاضر ہوا۔ آدم علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ کیا میری عمر کے چالیس سال باقی نہیں ہیں۔ فرشتے نے کہا کہ وہ تو آپ اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو دے چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر آدم علیہ السلام نے انکار کر دیا لہٰذا ان کی اولاد بھی انکار کرنے لگی۔ آدم علیہ السلام بھول گئے اور ان کی اولاد بھی بھولنے لگی۔ پھر آدم علیہ السلام نے غلطی کی لہٰذا ان کی اولاد بھی غلطی کرنے لگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ ہی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۱۰۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ طَافَ بِهَا اِبْلِيْسُ وَكَانَ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّيْهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَاَمْرِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۰۰۲: حضرت سمرہ بن جندبؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت حوا حاملہ ہوئیں تو شیطان نے آپ کے گرد چکر لگایا۔ ان کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا۔ شیطان نے کہا کہ بیٹے کا نام عبدالحارث رکھیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ زندہ رہا۔ اور شیطان کی طرف سے یہ بات ڈالی گئی اور اس کا حکم تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عمر بن ابراہیم کی قتادہ سے روایت سے جانتے ہیں۔ بعض حضرات اس حدیث کو عبد الصمد سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن اسکو مرفوع نہیں کرتے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

خلاصہ سورۂ اعراف: اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام جراءت اور بہادری سے لوگوں تک پہنچاؤ اور بلاخوف وخطران کی تبلیغ کرو تمہارے دلوں میں تنگی اور پریشانی ہرگز نہ ہونے پائے اور اس میں چھ انبیاء علیہم السلام کے واقعات بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ اس سورۃ کی آیت نمبر ۱۸۸ میں مشرکین اور عوام کے اس غلط عقیدہ کی تردید ہے جو ان لوگوں نے انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں قائم کر رکھا تھا کہ وہ غیب دان ہوتے ہیں ان کا علم اللہ تعالیٰ کی طرح تمام کائنات کے ذرّہ ذرّہ پر حاوی ہوتا ہے نیز یہ کہ وہ ہر نفع نقصان کے مالک ہوتے ہیں جس کو چاہیں نفع ونقصان پہنچا سکتے ہیں تو اس آیت میں تردید کردی گئی ہے کہ علم غیب اور تمام کائنات کے ذرّہ ذرّہ کا علم محیط صرف اللہ جل شانہٗ کی مخصوص صفت ہے اس میں کسی مخلوق کو شریک ٹھہرانا خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی ورسول، شرک اور ظلم عظیم ہے اسی طرح ہر نفع ونقصان کا مالک ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی صفت خاص ہے اس میں کسی کو شریک ٹھہرانا بھی شرک ہے جس کو مٹانے ہی کے لئے قرآن نازل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے اس آیت میں حضور ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ ﷺ اس کا اعلان فرمادیں کہ اپنے نفس کے لئے بھی نفع ونقصان کا مالک نہیں دوسروں کے نفع ونقصان کا تو کیا ذکر ہے اسی طرح یہ بھی اعلان کردیں کہ میں عالم الغیب نہیں ہوں کہ ہر چیز کا علم ہونا میرے لئے ضروری ہو اور اگر مجھے علم غیب ہوتا تو میں ہر نفع کی چیز کو ضرور حاصل کرلیا کرتا اور ہر نقصان کی چیز سے ہمیشہ محفوظ ہی رہتا اور کبھی کوئی مجھے نقصان نہ پہنچتا حالانکہ یہ دونوں باتیں نہیں ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْفَالِ

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفٰى صَدْرِيْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَوْنَحْوَ هٰذَا هَبْ لِيْ هٰذَا السَّيْفَ فَقَالَ هٰذَا لَيْسَ لِيْ وَ لَا لَكَ فَقُلْتُ عَسٰى اَنْ يُّعْطٰى هٰذَا مَنْ لَا يُبْلِيْ بَلَائِيْ فَجَاءَ نِي الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّكَ سَاَلْتَنِيْ وَلَيْسَ لِيْ وَاِنَّهٗ قَدْ صَارَ لِيْ وَهُوَ لَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سِمَاكٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ اَيْضًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

تفسیر سورۂ انفال

۱۰۰۳: حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر میں تلوار لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اللہ نے مشرکین سے میرا سینہ ٹھنڈا کردیا۔ یا اسی طرح کچھ کہا۔ یہ تلوار مجھے دے دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا یہ نہ میرا حق ہے نہ تمہارا۔ میں نے دل میں سوچا ایسا نہ ہو کہ یہ ایسے شخص کو مل جائے جو مجھ جیسی آزمائش میں نہ ڈالا گیا ہو۔ پھر میرے پاس آپ کا قاصد آیا اور کہا کہ تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی اس وقت یہ میری نہیں تھی۔ لیکن اب میری ہوگئی ہے۔ لہٰذا یہ تمہاری ہے۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ ......الآیہ" (تجھ سے غنیمت کا حکم پوچھتے ہیں۔ کہہ دے کہ غنیمت کا مال اللہ اور رسول کا ہے۔ سو اللہ سے ڈرو۔ (الانفال: آیت: ۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو سماک بھی مصعب بن سعد سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۰۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ

۱۰۰۴: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْيَمَامِيُّ نَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا اَبُوْ زُمَيْلٍ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُهُ ثَلاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلِيْ مَاوَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تُهْلِكَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لاَ تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَا دًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاءُهُ مِنْ مَنْكِبَيْهِ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ رِدَاءَهُ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَآئِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَا شَدَتُكَ رَبَّكَ فَاِنَّهُ سَيُنْجِزُلَكَ مَاوَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذْتَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ فَاَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلٰئِكَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِيْ زُمَيْلٍ وَاَبُوْ زُمَيْلٍ اِسْمُهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ وَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا يَوْمَ بَدْرٍ.

نے کفار کے لشکر کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار کی تعداد میں تھے جب کہ آپ کے ساتھ تین سو اور چند آدمی تھے۔ پھر آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہاتھ پھیلا کر اپنے رب کو پکارنے لگے :اے اللہ اگر تو مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر دے گا تو اس زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ آپ اتنی دیر تک قبلہ رخ ہو کر ہاتھ پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے کہ آپ کی چادر کندھوں سے گر گئی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ آئے اور چادر اٹھا کر کندھوں پر ڈال دی پھر پیچھے سے آپ کو لپٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی اپنے رب سے کافی مناجات ہو چکی۔ عنقریب اللہ تعالیٰ آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ ...... الخ الآیہ'' (جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اس نے جواب میں فرمایا کہ میں تمہاری مدد کے لیے پے در پے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں۔ الانفال :آیت:۹) پھر اللہ تعالیٰ نے انکی فرشتوں سے مدد کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عکرمہ بن عمار کی ابو زمیل سے روایت سے جانتے ہیں۔ ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے۔ یہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُبْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ قِيْلَ لَهُ عَلَيْكَ الْعِيْرَ لَيْسَ دُوْنَهَا شَيْءٌ قَالَ فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِيْ وَثَاقِهِ لَايَصْلُحُ وَقَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ وَعَدَكَ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَ قَدْ اَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ قَالَ صَدَقْتَ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۰۰۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ اب قافلے کے پیچھے چلتے ہیں۔ وہاں اس قافلے کے علاوہ کوئی (لڑنے والا) نہیں راوی کہتے ہیں کہ اس پر حضرت ابن عباسؓ نے جو اس وقت زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ عرض کیا کہ یہ صحیح نہیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ فرمایا تھا اور اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ آپؓ (یعنی ابن عباسؓ) نے سچ کہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ يُوْسُفَ

۱۰۰۶: حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کے لیے دو امن (والی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ اَبِی بُرْدَةَ بْنِ اَبِی مُوْسٰی عَنْ اَبِیهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ اَمَانَیْنِ لِاُمَّتِی وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ وَمَا کَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ فَاِذَا مَضَیْتُ تَرَکْتُ فِیْهِمُ الْاِسْتِغْفَارَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنُ مُهَاجِرٍ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ.

آیات) اتاریں۔ (۱) ''وَمَا کَانَ اللّٰهُ .... یَسْتَغْفِرُوْنَ'' تک (اور اللہ ایسا نہ کرے گا کہ انہیں تیرے ہوتے ہوئے عذاب دے) (۲) اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے درآنحالیکہ وہ بخشش مانگتے ہوں۔ الانفال، آیت ۳۳۔) پس جب میں (دنیا) سے چلا جاؤں گا تو ان میں استغفار کو قیامت تک کے لیے چھوڑ جاؤں گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسمٰعیل بن ابراہیم بن مہاجر کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۱۰۰۷ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا وَکِیْعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ رَجُلٍ لَمْ یُسَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ قَالَ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ سَیَفْتَحُ لَکُمُ الْاَرْضَ وَ سَتُکْفَوْنَ الْمُؤْنَةَ یَعْجِزَنَّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَ حَدِیْثُ وَکِیْعٍ اَصَحُّ وَصَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ لَمْ یُدْرِکْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ وَاَدْرَکَ ابْنَ عُمَرَ.

۱۰۰۷: حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر یہ آیت پڑھی ''وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ... الآیہ (اوران سے لڑنے کیلئے جو کچھ (سپاہیانہ) قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو، سو تیار رکھو۔ (الانفال آیت: ۶۰) پھر آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا: جان لو کہ قوت سے مراد تیر چلانا ہے۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زمین پر فتوحات عطا کرے گا۔ پھر تم لوگ محنت ومشقت سے محفوظ ہوگے۔ لہٰذا تیراندازی میں سستی نہ کرنا۔ بعض راوی یہ حدیث اسامہ بن زید سے وہ صالح بن کیسان سے اور وہ عقبہ بن عامر سے نقل کرتے ہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ صالح بن کیسان نے عقبہ بن عامر کو نہیں پایا۔ البتہ ابن عمرؓ کو پایا ہے۔

۱۰۰۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنِی مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّءُ وْسِ مِنْ قَبْلِکُمْ کَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَاْکُلُهَا قَالَ سُلَیْمَانُ الْاَعْمَشُ فَمَنْ یَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَبُوْ هُرَیْرَةَ الْاٰنَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوْا فِی الْغَنَائِمِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَوْلَا کِتٰبٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۰۰۸: حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: تم سے پہلے کسی انسان کیلئے مال غنیمت حلال نہیں کیا گیا۔ اس زمانے میں یہ دستور تھا کہ آسمان سے آگ آتی اور اسے کھا جاتی۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ کے علاوہ یہ بات کون کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ غزوۂ بدر کے موقع پر وہ لوگ مال غنیمت حلال ہونے سے پہلے ہی اس پر ٹوٹ پڑے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''لَوْلَا کِتٰبٌ ..... عَظِیْمٌ'' (اگر نہ ہوتی ایک بات جس کو لکھ چکا اللہ پہلے سے تو تم کو پہنچتا اس کے لینے میں بڑا عذاب...(الانفال آیت ۶۸)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِیْءَ بِالْاُسَارٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰؤُلَاءِ الْاُسَارٰی فَذَكَرَفِی الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَنْفَلِتَنَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَّا بِفِدَاءٍ اَوْضَرْبِ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُهٗ يَذْكُرُ الْاِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَاَيْتُنِیْ فِیْ يَوْمٍ اَخْوَفَ اَنْ تَقَعَ عَلَیَّ حِجَارَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ مِنِّیْ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَتّٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِقَوْلِ عُمَرَ مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی حَتّٰی يُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰيَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ.

۱۰۰۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر قیدیوں کو لایا گیا تو آپؐ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ تم لوگوں کی انکے متعلق کیا رائے ہے؟ پھر اس حدیث میں طویل قصہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی فدیہ دیئے بغیر یا گردن دیئے بغیر نہیں چھوٹ سکے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ سہیل بن بیضاء کے علاوہ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ وہ اسلام کو یاد کرتے ہیں۔ آپؐ خاموش رہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خود کو اس دن سے زیادہ کسی دن خوف میں مبتلا نہیں دیکھا کہ خواہ مجھ پر آسمان سے پتھر برسنے لگیں۔ یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا: سہیل بن بیضاء کے علاوہ پھر حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوا" مَا كَانَ لِنَبِیٍّ ... الآیۃ" (نبی کو نہیں چاہیے کہ اپنے ہاں رکھے قیدیوں کو، جب تک خوب خونریزی نہ کرلے ملک میں، تم چاہتے ہو اسباب دنیا اور اللہ کے ہاں چاہیے آخرت اور اللہ زور آور ہے حکمت والا (الانفال: آیت: ۶۷) یہ حدیث حسن ہے اور ابوعبیدہ بن عبداللہ کا ان کے والد سے سماع ثابت نہیں۔

خلاصہ سورۃ انفال: اس سورۃ میں دو مضمون بیان کئے گئے ہیں پہلا مضمون مال غنیمت کی تقسیم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرو۔ دوسرا مضمون قوانین جہاد کے متعلق ہے۔ درحقیقت اس سورۃ کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں مسلمانوں کے لئے پانچ قوانین جہاد ہیں اور دوسرے حصے میں دو قانون تمام مسلمانوں کے لئے اور پانچ قوانین جہاد خاص طور پر نبی کریم ﷺ کے لئے۔ اس سورۃ میں غزوۂ بدر کے موقعہ پر کفار کے انجام بد، ناکامی اور شکست اور ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کی کامیابی اور فتوحات سے متعلق مضامین ہیں جو مسلمانوں کے لئے احسان وانعام اور کفار کے لئے عذاب وانتقام تھا۔ امام ترمذیؒ نے ایک حدیث حضرت عقبہ بن عامرؓ کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ کفار کے مقابلہ میں جو کچھ سپاہیانہ قوت اور اسلحہ اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کرسکو وہ تیار رکھو مطلب یہ ہے کہ جہاد کی تیاری ہر وقت ہونی چاہئے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ

تفسیر سورۃ التوبہ

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ قَالُوْا نَا عَوْفُ بْنُ اَبِیْ جَمِيْلَةَ ثَنِیْ يَزِيْدُ الْفَارِسِیُّ ثَنِیْ ابْنُ

۱۰۱۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفانؓ سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے سورۂ انفال (جو کہ مثانی[1] میں سے ہے) کو سورہ براۃ سے متصل کردیا ہے جو کہ

[1] مثانی وہ سورتیں ہیں جو مئین سے دوسرے درجے پر (یعنی چھوٹی) ہوں اور مئین وہ سورتیں جن میں ایک ایک سو آیات ہوں۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَاْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ اَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَوْفٍ عَنْ يَزِيْدَ الْفَارِسِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَزِيْدُ الْفَارِسِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبَانَ الرَّقَاشِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَهُوَ اَصْغَرُ مِنْ يَزِيْدَ الْفَارِسِيِّ وَيَزِيْدُ الرَّقَاشِيُّ اِنَّمَا يَرْوِيْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

۱۰۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَ

مئین میں سے ہے اوران کے درمیان ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' بھی نہیں لکھی۔ پھر تم نے انہیں سبع طول میں لکھ دیا ہے اسکی کیا وجہ ہے؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ پر جب زمانہ گزشتہ اور گنتی کی سورتیں نازل ہوئیں تو جب کوئی چیز نازل ہوتی تو آپ کاتبوں میں سے کسی کو بلاتے اور اسے کہتے کہ یہ آیات اس سورت میں لکھو، جس میں ایسے ایسے مذکور ہے۔ پھر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ فرماتے کہ اسے فلاں سورت میں لکھو۔ چنانچہ سورۂ انفال مدینے میں شروع ہی کے ایام میں نازل ہوئی اور سورۂ براۃ آخری سورتوں میں سے ہے اور اسکا مضمون اس سے مشابہ ہے۔ چنانچہ میں نے گمان کیا کہ یہ اسی کا حصہ ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات تک ہمیں اس کے متعلق نہیں بتایا کہ یہ اس کا حصہ ہے لہٰذا میں نے ان دونوں کو ملا دیا اوران کے درمیان ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' نہیں لکھی اور اسی وجہ سے انہیں سبع طوال میں لکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عوفؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور یزید تابعی ہیں اور بصری ہیں۔ نیز یزید بن ابان رقاشی بصری بھی تابعی ہیں اور یزید فارسی سے چھوٹے ہیں۔ یزید رقاشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۱: حضرت عمرو بن احوصؓ فرماتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کیساتھ تھا۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد نصیحت کی پھر خطبہ دیا اور فرمایا: کونسا دن ہے جسکی حرمت میں تم لوگوں کے سامنے بیان کررہا ہوں؟ (آپؐ نے تین مرتبہ یہی سوال کیا) لوگوں نے جواب دیا: یارسول اللہ ﷺ حج اکبر کا دن ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے خون تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کا یہ دن تمہارے اس شہر اور اس مہینے میں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلاَ لاَ يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ وَلاَ يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلاَ وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلاَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُو الْمُسْلِمِ فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِّنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ اِلَّا مَا اَحَلَّ مِنْ نَفْسِهٖ اَلاَ وَاِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُوْنَ وَلاَ تُظْلَمُوْنَ غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ اَلاَ وَاِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ اَلاَ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلاً اَلاَ وَاِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلاَ يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلاَ يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلاَ وَاِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ.

جان لو کہ ہر جرم کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے کوئی باپ اپنے بیٹے کے جرم کا اور کوئی بیٹا اپنے باپ کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں کہ اپنے کسی بھائی کی کوئی چیز حلال سمجھے۔ جان لو کہ زمانہ جاہلیت کے سب سود باطل ہیں اور صرف اصل مال ہی حلال ہے۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ ہاں البتہ عباس بن عبدالمطلب کا سود اور اصل دونوں معاف ہیں۔ پھر جان لو کہ زمانہ جاہلیت کا ہر خون معاف ہے۔ پہلا خون جسے ہم معاف کرتے اس کا قصاص نہیں لیتے حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔ وہ قبیلہ بنولیث کے پاس رضاعت (دودھ پینے) کے لیے بھیجے گئے تھے کہ انہیں ہزیل نے قتل کر دیا تھا۔ خبردار عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ یہ تمہارے پاس قیدی ہیں تم انکی کسی چیز کی ملکیت نہیں رکھتے مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں تو تم انہیں اپنے بستروں سے الگ کر دو اور ہلکی مار، مارو کہ اس سے ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹنے پائے۔ پھر اگر وہ تمہاری فرمانبرداری کریں تو ان کے خلاف بہانے تلاش نہ کرو۔ جان لو کہ جیسے تمہارا تمہاری عورتوں پر حق ہے اسی طرح ان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو تمہارے بستروں کے قریب نہ آنے دیں جنہیں تم پسند نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگوں کو بھی گھروں میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم اچھا نہیں سمجھتے۔ اور ان کا تم پر حق یہ ہے کہ ان کے کھانے اور پہننے کی چیزوں میں سے اچھا سلوک کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے ابواحوصؒ، شبیب بن غرقدہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ.

۱۰۱۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے متعلق پوچھا کہ یہ کس دن ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نحر (قربانی) کے دن یعنی دس ذوالحجہ کو۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ لِاَنَّهُ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ اِلَّا مَا رُوِیَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ.

۱۰۱۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ یہ کئی سندوں سے ابواسحٰق سے منقول ہے، وہ حارث سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ محمد بن اسحٰق کے علاوہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو۔

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ مَعَ اَبِیْ بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ يُبَلِّغَ هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِیْ فَدَعَا عَلِيًّا فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ.

۱۰۱۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورہ براءت کے چند کلمات حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دے کر بھیجا کہ ان کا اعلان کردیں۔ پھر انہیں بلایا اور فرمایا کہ میرے اہل میں سے ایک شخص کے علاوہ کسی کو زیب نہیں دیتا کہ اسے پہنچائے۔ پھر حضرت علیؓ کو بلایا اور انہیں (یہ سورہ) دی۔ یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ وَاَمَرَهُ اَنْ يُنَادِیَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ عَلِيًّا فَبَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ فِیْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوٰی فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَزِعًا فَظَنَّ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ عَلِیٌّ فَدَفَعَ اِلَيْهِ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يُنَادِیَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِیٌّ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَنَادٰی ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بَرِيْئَةٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَسِيْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَكَانَ عَلِیٌّ يُنَادِیْ فَاِذَا عَيِیَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَادٰی بِهَا وَهٰذَا

۱۰۱۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سورہ براءت کے کلمات دے کر بھیجا اور حکم دیا کہ (حج) کے موقع پر ان کلمات کو پڑھ کر لوگوں کو سنا دیں۔ پھر حضرت علیؓ کو ان کے پیچھے بھیجا۔ ابھی حضرت ابوبکرؓ، راستے ہی میں تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی تو یہ سمجھ کر اچانک نکلے کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے ہیں۔ لیکن دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے۔ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کو نبی اکرم ﷺ کا خط دیا۔ اس میں حکم تھا کہ ان کلمات کا اعلان علیؓ کریں۔ پھر وہ دونوں نکلے اور حج کیا۔ ایام تشریق میں حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور اعلان کیا کہ ہر مشرک سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ برئی الذمہ ہیں اور تمہارے لیے چار ماہ کی مدت ہے کہ اس مدت میں اس زمین پر گھوم لو۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی شخص عریاں ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے اور جنت میں صرف مؤمنین ہی داخل ہوں گے۔ حضرت علیؓ اس کا اعلان کرتے اور جب تھک جاتے تو

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت ابوبکرؓ اس کا اعلان کرنے لگتے۔ یہ حدیث ابن عباسؓ کی سند سے حسن غریب ہے۔

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا بِاَىِّ شَىْءٍ بُعِثْتَ فِى الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِاَرْبَعٍ اَنْ لَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ اِلٰى مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ عَهْدٌ فَاَجَلُهٗ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّؤْمِنَةٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُوْنَ وَالْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ عَنْ عَلِىٍّ وَفِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ.

۱۰۱۶: حضرت زید بن یثیع کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا اعلان کرنے کا حکم دے کر حج میں بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ چار چیزوں کا۔(۱) کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔(۲) جس کا رسول ﷺ کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے تو وہ مدت معینہ تک قائم رہے گا۔ اور اگر کوئی مدت معین نہیں تو اسکی مدت چار ماہ ہے۔(۳) یہ کہ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوں گے۔(۴) یہ کہ مسلمان اور مشرک اس سال (حج) میں جمع نہیں ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ بواسطہ ابن عیینہ، ابواسحٰق کی روایت ہے۔ سفیان ثوری کے بعض ساتھی اس حدیث کو علیؓ سے نقل کرتے ہیں اور وہ روایت حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے۔

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ.

۱۰۱۷: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں مسجد آنے جانے کی عادت دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ... الآیہ'' (اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ سورہ توبہ: آیت ۱۸)

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدٍ الْعُتْوَارِىُّ وَكَانَ يَتِيْمًا فِىْ حَجْرِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ.

۱۰۱۸: ابن ابی عمرؓ، عبداللہ بن وہب سے وہ عمرو بن حارث سے وہ دراج سے وہ ابوہیثم سے وہ ابوسعیدؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں کہ '' يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ '' یعنی مسجد میں آنے کا خیال رکھنا اور حاضر ہونا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے اور سلیمان یتیم تھے۔ ابوسعید خدریؓ نے انکی پرورش کی۔

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ

۱۰۱۹: حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ جب '' وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ ..... الآیہ'' (یعنی جو لوگ چاندی اور سونے کو جمع کرتے ہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْعَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذُهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَّزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ فَقُلْتُ لَهٗ سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ سَمِعَ مِنْ ثَوْبَانَ فَقَالَ لَا قُلْتُ لَهٗ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعَ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَكَرَ غَيْرَوَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اوراللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے (التوبہ: آیت ۳۴) نازل ہوئی تو ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ سونے اور چاندی کو جمع کرنے کی تو مذمت آ گئی ہے اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو وہی جمع کرتے۔ آپؐ نے فرمایا: بہترین مال اللہ کو یاد کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مؤمن بیوی ہے جو اسے اس کے ایمان میں مدد دے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ سالم بن ابی جعد کو ثوبان سے سماع نہیں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کسی اور کو صحابی سے سماع ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ ہاں جابر بن عبداللہ اور انسؓ اور کئی صحابہؓ کا ذکر کیا۔

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ غُطَيْفِ بْنِ اَعْيَنَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ عُنُقِيْ صَلِيْبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فِيْ سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ اتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اِسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَ غُطَيْفُ بْنُ اَعْيَنَ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ فِي الْحَدِيْثِ.

۱۰۲۰: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: عدی اس بت کو اپنے سے دور کردو پھر میں نے آپ کو سورہ براۃ کی یہ آیات پڑھتے ہوئے سنا "اتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ ..... الآیۃ" (انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا ہے۔ النور۔ آیت۔ ۳۱) پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ انکی عبادت نہیں کرتے تھے لیکن اگر وہ (علماء اور درویش) ان کے لیے کوئی چیز حلال قرار دیتے تو وہ بھی اسے حلال سمجھتے اور اسی طرح انکی طرف سے حرام کی گئی چیز کو حرام سمجھتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبدالسلام بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں اور غطیف بن اعین غیر مشہور ہیں۔

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ اَنَا هَمَّامٌ اَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ حَدَّثَهٗ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْاَنَّ اَحَدَهُمْ يَنْظُرُ اِلٰى قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا يُرْوٰى مِنْ

۱۰۲۱: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھے بتایا کہ میں نے غار (ثور) میں نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ اگر ان کفار میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپؐ نے فرمایا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا گمان کرتے ہو جن کا تیسرا اللہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہمام ہی سے منقول ہے۔ پھر اس حدیث کو

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَدِيْثِ هَمَّامٍ وَقَدْرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ نَحْوَهٰذَا .

حباب بن ہلال اور کئی حضرات ہمام سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۰۲۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ صَدْرِهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلٰى عَدُوِّ اللّٰهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَاوَ كَذَاكَذَاوَكَذَا يَعُدُّ اَيَّامَهٗ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتّٰى اِذَا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ اَخِّرْ عَنِّيْ يَا عُمَرُ اِنِّيْ قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ قَدْ قِيْلَ لِيْ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ لَوْاَعْلَمُ اَنِّيْ لَوْزِدْتُ عَلَى السَّبْعِيْنَ غُفِرَلَهٗ لَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ وَمَشٰى مَعَهٗ فَقَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فَعَجَبٌ لِيْ وَجُرْاَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَوَاللّٰهِ مَاكَانَ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْاٰيَتَانِ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ فَمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ عَلٰى مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۲۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی (منافقوں کا سردار) مرا تو نبی اکرم ﷺ کو اسکی نماز جنازہ کیلئے بلایا گیا۔ آپؐ گئے اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپؐ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اللہ کا دشمن عبداللہ بن ابی جس نے فلاں دن اس، اس طرح کہا۔ پھر حضرت عمرؓ اس کی گستاخیوں کے دن گن گن کر بیان کرنے لگے اور کہا کہ آپؐ ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں۔ لیکن آپ مسکراتے رہے پھر جب میں نے بہت کچھ کہا تو آپؐ نے فرمایا اے عمرؓ میرے سامنے سے ہٹ جاؤ۔ مجھے۔ اختیار دیا گیا ہے لہٰذا میں نے یہ اختیار کیا ہے ۔مجھے کہا گیا ہے کہ " اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ "(تو ان کے لیے بخشش مانگ یا نہ مانگ، اگر تو ان کے لیے ستر دفعہ بھی بخشش مانگے گا تو بھی اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ سورۂ توبہ آیت: ۸۰) اگر میں جانتا کہ میرے ستر سے زیادہ استغفار کرنے پر اسے معاف کر دیا جائے گا تو یقیناً میں ایسا ہی کرتا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اسکی نماز پڑھی اور جنازہ کیساتھ گئے۔ یہاں تک کہ یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں " وَلَا تُصَلِّ ..... الآیۃ" (اور ان (منافقین) میں سے جو مر جائے کسی پر کبھی نماز (جنازہ) نہ پڑھ اور نہ اسکی قبر پر کھڑا ہو۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اسکے رسول سے کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مرے۔ سورۂ توبہ۔ آیت ۸۴۔) حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اسکے بعد نبی اکرم ﷺ نے وفات تک نہ کسی منافق کی نماز (جنازہ) پڑھی اور نہ ہی اسکی قبر پر کھڑے ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۰۲۳ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ اَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

۱۰۲۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی مرا تو اسکے بیٹے عبداللہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اپنا کرتہ مجھے عنایت کر دیجئے تا کہ میں اپنے باپ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَاتَ اَبُوْهُ فَقَالَ اَعْطِنِیْ قَمِيْصَکَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهُ وَقَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ فَاٰذِنُوْنِیْ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّیَ جَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ نَهَی اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَی الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اَنَا بَيْنَ الْخِيَرَتَيْنِ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَصَلّٰی عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ فَتَرَکَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کو کفن دوں اور آپؐ اسکی نماز جنازہ پڑھیں پھر اسکے لیے استغفار بھی کیجئے۔ چنانچہ آپؐ نے اسے قمیص دی اور فرمایا کہ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے آگاہ کرنا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اسکی نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ کو کھینچ لیا اور عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ آپؐ نے فرمایا: مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ میں ان کے لیے استغفار کروں یا نہ کروں۔ پھر آپؐ نے اسکی نماز جنازہ پڑھی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائیں ''وَلَاتُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ...... '' لہٰذا آپؐ نے ان پر نماز (جنازہ) پڑھنی چھوڑ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهُ قَالَ تَمَارٰی رَجُلَانِ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِیْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ اُنَيْسُ بْنُ اَبِیْ يَحْيٰی عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ.

۱۰۲۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان اس بات پر بحث ہوگئی کہ جو مسجد پہلے دن سے تقویٰ پر بنائی گئی ہے وہ کونسی مسجد ہے۔ ایک نے کہا کہ مسجد قباء ہے اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں وہ مسجد نبوی ہے تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میری یہ مسجد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسعید سے اس سند کے علاوہ بھی منقول ہے۔ انیس بن ابی یحییٰ اسے اپنے والد سے اور وہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِیْ اَهْلِ قُبَاءَ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ كَانُوْا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ.

۱۰۲۵: حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی ''فِيْهِ رِجَالٌ ..... الآیۃ'' (اس میں ایسے لوگ ہیں جو دوست رکھتے ہیں پاک رہنے کو اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔ سورۃ التوبہ۔ آیت ۔۱۰۸۔) راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ پانی سے استنجا کرتے تھے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس باب میں حضرت ابو ایوبؓ، انسؓ اور محمد بن عبداللہ بن سلام سے بھی روایت ہے۔

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ

۱۰۲۶: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو اپنے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلاً یَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَیْهِ وَهُمَا مُشْرِکَانِ فَقُلْتُ لَهُ اَتَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَیْکَ وَهُمَا مُشْرِکَانِ فَقَالَ اَوَ لَیْسَ اسْتَغْفَرَ اِبْرَاهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَهُوَ مُشْرِکٌ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَاکَانَ لِلنَّبِیِّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْهِ.

مشرک والدین کے لیے استغفار کرتے ہوئے سنا تو کہا کہ تم اپنے والدین کے لیے استغفار کر رہے ہو اور وہ مشرک تھے۔ اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مشرک والد کے لیے استغفار نہیں کیا۔ جب میں نے یہ قصہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی "مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ ..." (پیغمبر اور مسلمانوں کو یہ بات مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں۔ التوبہ: ۱۱۳) یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں حضرت سعید بن مسیب بھی اپنی والد سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰی کَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْکَ اِلَّا بَدْرًا وَلَمْ یُعَاتِبِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ اِنَّمَا خَرَجَ یُرِیْدُ الْعِیْرَ فَخَرَجَتْ قُرَیْشٌ مُغِیْثِیْنَ لِعِیْرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَیْرِ مَوْعِدٍ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَعَمْرِیْ اِنَّ اَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ لَبَدْرٌ وَمَا اُحِبُّ اَنِّیْ کُنْتُ شَهِدْتُهَا مَکَانَ بَیْعَتِیْ لَیْلَةَ الْعَقَبَةِ حَیْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَی الْاِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ اَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی کَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْکَ وَهِیَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَاٰذَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِیْلِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَ هُوَ یَسْتَنِیْرُ کَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَکَانَ اِذَا سُرَّ بِالْاَمْرِ اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَقَالَ اَبْشِرْ یَا کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ بِخَیْرِ یَوْمٍ اَتٰی عَلَیْکَ مُنْذُ وَلَدَتْکَ اُمُّکَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اَمْ

۱۰۲۷: حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک تک ہونے والی تمام جنگوں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک تھا سوائے غزوۂ بدر کے اور نبی اکرم ﷺ جنگ بدر میں شریک نہ ہونے والوں سے ناراض نہیں ہوئے تھے کیونکہ آپ تو محض ایک قافلے کے ارادے سے تشریف لے گئے تھے کہ قریش اپنے قافلے کی فریاد پر انکی مدد کیلئے آ گئے۔ چنانچہ دونوں لشکر بغیر کسی ارادے کے مقابلے پر آ گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: پھر فرمایا: میری جان کی قسم صحابہؓ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی غزوات میں شرکت کی سب سے عمدہ جگہ بدر ہے۔ میں پسند نہیں کرتا کہ میں لیلۃ العقبہ کی جگہ جنگ بدر میں شریک ہوتا کیونکہ اس سے ہم اسلام پر مضبوط ہو گئے پھر اسکے بعد میں غزوۂ تبوک تک کسی جنگ میں پیچھے نہیں رہا اور یہ نبی اکرم ﷺ کی آخری لڑائی ہے آپ نے لوگوں میں کوچ کا اعلان کرایا اور پھر راوی طویل حدیث نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں (غزوۂ تبوک سے واپسی کے بعد میری توبہ قبول ہونے کے بعد) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ مسلمان آپ کے گرد جمع تھے اور آپ کا چہرہ مبارک چاندی کی طرح چمک رہا تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک اسی طرح چمکنے لگتا تھا۔ میں آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: کعب بن مالک

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهُ بِهِمْ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ حَتّٰى بَلَغَ وَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ قَالَ وَفِيْنَا اُنْزِلَتْ اَيْضًا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ كُلِّهِ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ صَدَقْتُهٗ اَنَا وَصَاحِبَايَ وَلَا نَكُوْنُ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوْا وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ لَا يَكُوْنَ اللّٰهُ اَبْلٰى اَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِيْ اَبْلَانِيْ مَا تَعَمَّدْتُ لِلْكَذِبَةِ بَعْدُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ يَّحْفَظَنِيَ اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِخِلَافِ هٰذَا الْاِسْنَادِ قَدْ قِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ كَعْبٍ وَقَدْ قِيْلَ غَيْرُ هٰذَا وَرَوٰى يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ.

تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ آج کا دن تمہاری زندگی کے تمام دنوں میں سے سب سے بہتر ہے جب سے تمہیں تمہاری ماں نے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کی طرف سے یا آپ کی طرف سے۔ آپؐ نے فرمایا بلکہ اللہ کی طرف سے پھر آپؐ نے یہ آیات پڑھیں " لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ..... الآیہ" (اللہ نے نبی کے حال پر رحمت سے توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت میں نبی کا ساتھ دیا۔ بعد اس کے کہ ان میں سے بعض کے دل پھر جانے کے قریب تھے۔ پھر اپنی رحمت سے ان پر توجہ فرمائی۔ بے شک وہ ان پر شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ التوبہ۔۱۱۷) کعبؓ کہتے ہیں کہ یہ بھی ہمارے بارے میں نازل ہوئی "يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ .... الآیہ" (اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو ساتھ سچوں کے۔ التوبہ آیت ۱۱۹) پھر کعبؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور میں اپنا پورا مال اللہ اور اسکے رسول (ﷺ) کی راہ میں صدقے کے طور پر دیتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اپنے لیے غزوہ خیبر میں سے ملنے والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔ پھر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے بعد مجھ پر میرے نزدیک اس سے بڑا کوئی انعام نہیں کیا کہ میں نے اور میرے دونوں ساتھیوں نے آپؐ سے سچ بولا۔ اور جھوٹ بول کر ان لوگوں کی طرح ہلاک نہیں ہوگئے۔ مجھے امید ہے کہ سچ بولنے کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بڑھ کر کسی کی آزمائش نہیں کی۔ میں نے اسکے بعد کبھی جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ فرمائیگا۔ یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور سند سے بھی زہری سے منقول ہے۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک بھی اس حدیث کو اپنے والد سے اور وہ کعب سے نقل کرتے ہیں اور اسکی سند میں اور بھی نام ہیں۔ یونس بن زید یہ حدیث زہری سے وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ انکے والد نے کعب بن مالک سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ فَقَالَ اِنَّ عُمَرَ قَدْ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَاِنِّيْ لَاَخْشٰى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبُ قُرْاٰنٌ كَثِيْرٌ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ وَرَاَيْتُ فِيْهِ الَّذِيْ رَاٰى قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهُ صَدْرَهُمَا صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعَهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ بَرَاءَةَ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۲۸: حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ اہل یمامہ کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھے بلایا۔ میں حاضر ہوا تو حضرت عمرؓ بھی وہیں موجود تھے۔ حضرت ابوبکرؓ فرمانے لگے کہ عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کریم کے قاریوں کی بڑی تعداد شہید ہوگئی ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر قاری اسی طرح قتل ہوئے تو امت کے ہاتھ سے بہت سا قرآن نہ جاتا رہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دے دیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں کیسے وہ کام کروں جو نبی اکرم ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: اللہ کی قسم اس میں خیر ہے وہ بار بار مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس چیز کے لیے کھول دیا جس کے لیے حضرت عمرؓ کا سینہ کھولا تھا اور میں بھی یہ کام انہی کی طرح اہم سمجھنے لگا۔ زیدؓ کہتے ہیں کہ پھر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: کہ تم ایک عقلمند نوجوان ہو اور ہم تمہیں کسی چیز میں متہم نہیں پاتے پھر تم نبی اکرم ﷺ کے کاتب بھی ہو۔ لہٰذا تم ہی یہ کام کرو۔ زیدؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم: اگر یہ لوگ مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو اس سے آسان ہوتا۔ میں نے کہا آپ کیوں ایسا کام کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم یہی بہتر ہے پھر وہ دونوں (ابوبکرؓ اور عمرؓ) مجھے سمجھاتے رہے یہاں تک کہ میں بھی یہی بہتر سمجھنے لگا اور اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کھول دیا جس کے لیے ان دونوں کا سینہ کھولا تھا۔ پھر میں قرآن جمع کرنے میں لگ گیا۔ چنانچہ میں قرآن کو چمڑے کے مختلف ٹکڑوں، کھجور کے پتوں اور لخاف یعنی پتھر وغیرہ سے جمع کرتا جن پر قرآن لکھا گیا تھا پھر اسی طرح میں لوگوں کے سینوں سے بھی قرآن جمع کرتا۔ یہاں تک کہ سورہ براۃ کا آخری حصہ خزیمہ بن ثابتؓ سے لیا۔ وہ یہ آیات ہیں۔ "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ..... الآیۃ" (البتہ تحقیق تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آیا ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اسے تمہاری تکلیف گراں معلوم ہوتی ہے۔ تمہاری بھلائی پر وہ حریص ہے۔ مؤمنوں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ پھر اگر یہ لوگ پھر جائیں تو کہہ دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اسکے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ سورہ توبہ آیت:۱۲۹) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَّةَ وَاٰذَرْبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَاٰى حُذَيْفَةُ اِخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنِ انْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ حَتّٰى نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُثْمَانُ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِيْ نَسَخُوْا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ اٰيَةً مِنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَوْ اَبِيْ خُزَيْمَةَ فَاَلْحَقْتُهَا فِيْ سُوْرَتِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاخْتَلَفُوْا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوْتِ وَالتَّابُوْهِ فَقَالَ الْقُرَشِيُّوْنَ التَّابُوْتُ وَقَالَ زَيْدٌ التَّابُوْهُ فَرُفِعَ اخْتِلَافُهُمْ اِلٰى عُثْمَانَ

۱۰۲۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حذیفہؓ حضرت عثمان بن عفانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ اہل عراق کے ساتھ مل کر آذربائیجان اور آرمینیہ کی فتح میں اہل شام سے لڑ رہے تھے۔ پھر حذیفہؓ نے لوگوں کے درمیان قرآن میں اختلاف دیکھا تو حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اس امت کی اس سے پہلے خبر لیجئے کہ یہ لوگ قرآن کے متعلق اختلاف کرنے لگیں جیسے کہ یہود و نصاریٰ میں اختلاف ہوا۔ چنانچہ انہوں نے حفصہؓ کو پیغام بھیجا کہ وہ انہیں مصحف بھیج دیں تا کہ اس سے دوسرے نسخوں میں نقل کیا جاسکے۔ پھر ہم آپ کو وہ مصحف واپس کر دیں گے۔ حضرت حفصہؓ نے وہ مصحف انہیں بھیج دیا اور انہوں نے زید بن ثابتؓ، سعید بن عاصؓ، عبدالرحمٰن، بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر کی طرف آدمی بھیجا کہ اسے مصاحف میں نقل کرو۔ پھر تینوں قریشی حضرات سے فرمایا کہ اگر تم میں اور زید بن ثابت میں اختلاف ہوجائے تو پھر قریش کی زبان میں لکھو۔ کیونکہ یہ (قرآن) انہیں کی زبان میں نازل ہوا ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس مصحف کو کئی مصاحف میں نقل کر دیا اور پھر ہر علاقے میں ایک ایک نسخہ بھیج دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ خارجہ بن زید نے مجھ سے زید بن ثابتؓ کا قول نقل کیا کہ سورہ احزاب کی یہ آیت گم ہوگئی جو میں نبی اکرم ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ "مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا...الآیہ" میں نے اسے تلاش کیا تو خزیمہ بن ثابتؓ یا ابوخزیمہ کے پاس سے مل گئی۔ چنانچہ میں نے اسے اسکی سورت کے ساتھ ملا دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ اس موقع پر ان لوگوں میں لفظ "تابوت" اور "تابوہ" میں بھی اختلاف ہوا۔ زیدؓ "تابوہ" کہتے تھے۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا "تابوت" لکھو کیونکہ یہ قریش کی زبان

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَقَالَ اكْتُبُوْهُ التَّابُوْتَ فَاِنَّهٗ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اُعْزَلُ عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَسْلَمْتُ وَاِنَّهٗ لَفِيْ صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ يُرِيْدُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَلِذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِيْ عِنْدَكُمْ وَغُلُّوْهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَالْقُوا اللّٰهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ ذٰلِكَ كَرِهَهٗ مِنْ مَّقَالَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رِجَالٌ مِنْ اَفَاضِلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

میں اترا ہے۔زہری عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ کو زیدؓ کا قرآن لکھنا ناگوار گزرا اور انہوں نے فرمایا: مسلمانو: مجھے قرآن لکھنے سے معزول کیا جارہا ہے اور ایسے شخص کو یہ کام سونپا جارہا ہے جو اللہ کی قسم اس وقت کافر کی پیٹھ میں تھا جب میں اسلام لایا۔ (ان کی اس شخص سے مراد حضرت زید بن ثابتؓ ہیں۔)۔اس لیے عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: اے اہل عراق تم اپنے قرآن چھپالو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص کوئی چیز چھپائے گا وہ قیامت کے دن اسے لے کر اللہ کے سامنے حاضر ہوگا۔ (لہذا تم اپنے مصاحف لے کر اللہ سے ملاقات کرنا) زہری کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ بات بڑے بڑے صحابہؓ کو بھی ناگوار گزری۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ہم اس حدیث کو صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں۔

خلاصہ سورۃ توبہ: توبہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں مسلمانوں کی توبہ قبول ہونے کا بیان ہے اس سورۃ کے بھی دو حصے ہیں پہلا حصہ ابتداء سے لے کر رکوع نمبر ۵ تک ہے اس حصے میں بدعہدی کرنے والے مشرکین سے اعلان براءت ہے یعنی جن مشرکین سے تمہارا معاہدہ تھا مگر انہوں نے پہلے معاہدہ توڑ دیا تم بھی معاہدہ سے اعلان براءت کردو اور سارے ملک میں اس اعلان کی چار ماہ تک خوب اشاعت کرو اور پھر حج کے موقع پر بھی اس اعلان کو دہراؤ۔جن مشرکین نے عہد نہیں توڑا اور تمہارے خلاف دشمن کی مدد نہیں کی ان سے اپنا عہد قائم رکھو اور میعاد و معاہدہ کے اختتام تک ان سے تعرض نہ کرو۔مشرکین سے جنگ کرنے کے بارے میں شبہات کا جواب ان کے ساتھ قتال (جہاد) موانع تھے وہ چار ہیں ۔جو لوگ (منافقین) جنگ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے ان کے لئے زجر و توبیخ کا ذکر ہے۔رکوع نمبر ۱۳،۱۴ میں ان پانچ صحابہ کرامؓ جو نہایت مخلص تھے مگر جہاد میں شریک نہ ہوئے انہوں نے اپنے آپ کو ستونوں سے باندھ لیا اور گڑگڑا کر توبہ کی اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی وہ تین صحابہ کرام جو قدیم الایمان اور نہایت مخلص تھے اور سستی کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہوئے اور نبی کریم ﷺ کی واپسی پر کوئی عذر نہیں تراشا بلکہ اپنا قصور صاف صاف بیان کر دیا ان کو بطور تادیب پچاس دن کی ڈھیل دی اور اس کے بعد ان کی توبہ قبول فرمائی ان کا ذکر آیت نمبر ۱۱۸ میں ہے اور امام ترمذیؒ نے بھی ایک حدیث میں ایک صحابیؓ کا ذکر کیا ہے۔نیز امام ترمذیؒ نے منافقین کی نماز جنازہ اور ان کے لئے دعاء کے بارے میں بھی واقعہ نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے عبداللہ بن اُبی کا جنازہ پڑھایا۔حضرت عمرؓ نے اس گستاخیوں کا ذکر کیا اور عرض کی کہ اس کا جنازہ نہ پڑھائیں لیکن حضور ﷺ نے نماز جنازہ پڑھا دیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا۔امام ترمذیؒ نے قرآن کریم کے جمع کرنے کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کا مکالمہ بھی حدیث ۱۰۲۸ میں نقل کیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت زید بن ثابتؓ کو سورۂ براءت کی آخری دو آیات حضرت خزیمہ بن ثابتؓ سے ملیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْنُسَ

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا وَ يُرِيْدُ اَنْ يُّنْجِزَكُمُوْهُ قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ حَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَوْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تفسیر سورۂ یونس

۱۰۳۰: حضرت صہیب نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں ''لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى ... الآیہ'' (جنہوں نے بھلائی کی ان کے لیے بھلائی ہے اور زیادتی بھی اور ان کے منہ پر سیاہی اور رسوائی نہیں چڑھے گی۔ (یونس: آیت ۲۶) کہ آپ ؐ نے فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں داخل ہوں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے ایک وعدہ کر رکھا ہے وہ اب اسے پورا کرنے والے ہیں۔ وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہرے روشن کر کے جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل فرما کر (اپنا وعدہ پورا نہیں کر دیا، اب کونسی نعمت باقی رہ گئی ہے۔) آپ ؐ نے فرمایا: پھر (خالق اور مخلوق کے درمیان حائل ہونے والا) پردہ ہٹا دیا جائے گا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز عطا نہیں کی ہوگی۔ کہ وہ اسکی طرف دیکھیں۔ یہ حدیث کئی راوی حماد بن سلمہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ سلیمان بن مغیرہ بھی یہی حدیث ثابت سے اور وہ عبدالرحمٰن سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں اور اس میں صہیبؓ کے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرنے کا ذکر نہیں۔

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ

۱۰۳۱: ایک مصری شخص سے منقول ہے کہ انہوں نے ابو درداءؓ سے اس آیت ''لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا'' کی تفسیر پوچھی (ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے۔ یونس: آیت ۶۴) انہوں نے فرمایا: کہ جب سے میں نے اسکی تفسیر نبی اکرم ﷺ سے پوچھی ہے مجھ سے کسی نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا۔ آپ ؐ نے فرمایا کہ جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے تم پہلے شخص ہو جس نے اسکی تفسیر پوچھی ہے۔ اس بشارت سے مراد مؤمن کا نیک خواب ہے جو وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ ابن عمرؓ بھی سفیان سے وہ عبدالعزیز سے وہ ابو صالح سمان سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ایک مصری شخص سے اور وہ ابو درداءؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ احمد بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

عبدہ ضبی اسے حماد بن زید سے وہ عاصم سے وہ ابوصالح سے وہ ابو درداءؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عطاء بن یسار سے روایت نہیں۔ اس باب میں عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْ اٰمَنَتْ بِهِ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالَ جِبْرَائِيْلُ يَا مُحَمَّدُ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَاَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَاَدُسُّهُ فِيْ فِيْهِ مَخَافَةَ اَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۰۳۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو سمندر میں غرق کیا تو وہ کہنے لگا کہ " میں ایمان لایا کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد (ﷺ) کاش آپؐ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں اسکے (یعنی فرعون کے) منہ میں سمندر کا کیچڑ ٹھونس رہا تھا تا کہ (اسکے اس قول کی وجہ سے) اللہ کی رحمت اسے گھیر نہ لے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرَ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِيْ فِيْ فِرْعَوْنَ الطِّيْنَ خَشْيَةَ اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ اَوْ خَشْيَةَ اَنْ يَّرْحَمَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۳۳: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما میں سے ایک روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما کہ جبرائیل علیہ السلام فرعون کے منہ میں مٹی ڈالتے تھے تا کہ وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ سکے اور اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کریں۔ یا فرمایا کہ اس خوف سے کہ اللہ کی رحمت اسے گھیر نہ لے۔

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

خلاصہ سورۃ یونس: اس سورۃ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک الملک اور مختار مطلق ہے اور اس کے سامنے کوئی شفیع غالب نہیں اور اس مسئلہ کو تین جگہ بیان کیا گیا ہے۔ امام ترمذیؒ نے چار احادیث نقل فرمائی ہیں۔ پہلی حدیث میں قرآنی آیت سے اللہ تعالیٰ کے دیدار اور زیارت کو ثابت کیا ہے دوسری حدیث میں ایک آیت کی تفسیر زبان نبوت سے منقول ہے تیسری اور چوتھی میں فرعون کے غرق ہوتے وقت کلمہ پڑھنے کا اور جبرئیل امین علیہ السلام کا اس کے منہ میں کیچڑ ڈالنے کا ذکر ہے یعنی اس وقت کا ایمان قبول نہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ

تفسیر سورہ ہود

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيْعِ بْنِ

۱۰۳۴: حضرت ابورزینؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ہمارا رب اپنی مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حُدُسٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَاءِ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ یَزِیْدُ الْعَمَاءُ اَیْ لَیْسَ مَعَهٗ شَیْءٌ هٰکَذَا یَقُوْلُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَکِیْعُ ابْنُ حُدُسٍ وَیَقُوْلُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَهُشَیْمٌ وَکِیْعُ بْنُ عُدُسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

کہاں تھا؟ آپؐ نے فرمایا: بادل میں تھا جسکے اوپر نیچے ہوا تھی اوراس نے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا۔ احمد کہتے ہیں کہ یزید ''عماء'' کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں۔ حماد بن سلمہ بھی اس سند کو اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ وکیع بن حدس سے روایت ہے جبکہ شعبہ، ابوعوانہ اور ہشیم' وکیع بن عدس کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یُمْلِیْ وَرُبَّمَا قَالَ یُمْهِلُ الظَّالِمَ حَتّٰی اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ یُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اَلْاٰیَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوٰی اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ نَحْوَهٗ وَقَالَ یُمْلِیْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعِیْدٍ الْجَوْهَرِیُّ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَالَ یُمْلِیْ وَلَمْ یَشُکَّ فِیْهِ.

۱۰۳۵: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو فرصت دیتا ہے اور بسا اوقات آپؐ نے فرمایا: ظالم کو مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب اسے پکڑتا ہے تو پھر ہرگز نہیں چھوڑتا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ''وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ... الآیہ'' (اور تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے۔ جب وہ ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے اور اسکی پکڑ سخت تکلیف دہ ہے۔ سورہ ھود: آیت ۱۰۲) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابواُسامہ بھی یزید سے اسی طرح کی حدیث کو نقل کرتے ہوئے ''یملی'' کا لفظ بیان کرتے ہیں۔ ابراہیم یہ حدیث ابواُسامہ سے وہ یزید بن عبداللہ سے وہ اپنے دادا سے وہ ابوبردہؓ سے وہ ابوموسیٰؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اور بغیر شک کے ''یملی'' کا لفظ بیان کرتے ہیں۔

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ هُوَ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا سُلَیْمَانُ بْنُ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَ سَعِیْدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَانَبِیَّ اللّٰهِ فَعَلٰی مَا نَعْمَلُ عَلٰی شَیْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَوْعَلٰی شَیْءٍ لَّمْ یُفْرَغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلٰی شَیْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ یَا عُمَرُ وَلٰکِنْ کُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۰۳۶: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ''فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَسَعِیْدٌ'' نازل ہوئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا عمل اس چیز کے لیے کرتے ہیں۔ جو لکھی جا چکی ہے یا ابھی نہیں لکھی ہے (یعنی تقدیر)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی چیز کے لیے جس سے فراغت حاصل کی جا چکی ہے اور اسے لکھا جا چکا لیکن ہر شخص کے لیے وہی آسان ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اس کو صرف عبدالملک بن عمرو کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکِ بْنِ

۱۰۳۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَرْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَأَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَادُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا وَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ فَلَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاَتْبَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرِوَايَةُ هٰؤُلَاءِ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ وَسِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَدْ رَوٰى سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: میں نے شہر کے کنارے ایک عورت سے بوس وکنار کرلیا اور جماع کے علاوہ سب کچھ کیا۔ اب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوں میرے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ فرمائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ چھپایا تھا۔ لہٰذا تمہیں بھی چاہیے تھا کہ اسے پردے میں ہی رہنے دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ شخص چلا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھیج کر بلوایا اور یہ آیات پڑھیں ''اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ الآیہ'' (اور دن کے دونوں طرف اور کچھ حصہ رات کا نماز قائم کر۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے۔ ہود: آیت ۱۱۴) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؛ کیا اس شخص کے لیے خاص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تمام لوگوں کیلئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل بھی سماک سے اسی طرح روایت کرتے ہیں، سماک، ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ عبداللہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ پھر سفیان ثوری بھی سماک سے وہ ابراہیم سے اسی کے مثل بیان کرتے ہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن یحییٰ نیشا پوری بھی یہ حدیث سفیان ثوری سے وہ اعمش اور سماک سے وہ دونوں ابراہیم سے وہ عبدالرحمٰن بن یزید سے وہ عبداللہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن وہ اس سند میں سفیان کی اعمش سے روایت کا ذکر نہیں کرتے۔ سلیمان تیمی یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلاً اَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةَ حَرَامٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَنَزَلَتْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ الْاٰيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِلِيْ هٰذِهٖ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۳۸: حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک اجنبی عورت کا بوسہ لیا جو کہ حرام تھا۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا کفارہ دریافت کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ..الآیۃ'' اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ حکم صرف میرے لیے ہے؟ آپؐ نے فرمایا؟ تمہارے لیے بھی اور میری امت میں سے ہر اس شخص کے لیے جو اس پر عمل کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلاً لَقِيَ امْرَأَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ يَاْتِي الرَّجُلُ اِلَى امْرَاَتِهٖ شَيْئًا اِلَّا قَدْ اَتٰى هُوَ اِلَيْهَا اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَتَوَضَّاَ وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَاتَ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى غُلَامٌ صَغِيْرٌ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ وَقَدْ رَوٰى عَنْ عُمَرَ وَرَاٰهُ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً.

۱۰۳۹: حضرت معاذ جبلؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے ملے جس سے اسکی جان پہچان نہ ہوا اور پھر وہ اس کے ساتھ جماع کے علاوہ ہر وہ کام کرے جو کوئی شخص اپنی سے بیوی سے کرتا ہے۔ (یعنی بوس وکنار) تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ..... الآیۃ''۔ پھر آپؐ نے اسے حکم دیا کہ وضو کرو اور نماز پڑھو۔ معاذؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ حکم صرف اس شخص کیلئے خاص ہے یا تمام مومنوں کے لیے عام ہے؟ آپؐ نے فرمایا بلکہ تمام مومنوں کیلئے عام ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ اس لیے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ حضرت معاذؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوئی اور جب حضرت عمرؓ شہید ہوئے۔ تو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے تھے۔ وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور انہیں دیکھا بھی ہے۔ شعبہ یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۱۰۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الْيَسَرِ قَالَ

۱۰۴۰: حضرت ابو یسرؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت مجھ سے کھجوریں خریدنے آئی تو میں نے اس سے کہا کہ گھر میں اس سے اچھی کھجوریں ہیں۔ جب وہ میرے ساتھ گھر میں داخل ہوئی تو میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَتَتْنِي امْرَأَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ اِنَّ فِي الْبَيْتِ تَمْرًا اَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ فَاَهْوَيْتُ اِلَيْهَا فَقَبَّلْتُهَا فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اُسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اُسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ اَخَلَفْتَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِيْ اَهْلِهِ بِمِثْلِ هٰذَا حَتّٰى تَمَنّٰى اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰى ظَنَّ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ وَاَطْرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلًا حَتّٰى اُوْحِيَ اِلَيْهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ قَالَ اَبُو الْيَسَرِ فَاَتَيْتُهُ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْحَابُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ضَعَّفَهُ وَكِيْعٌ وَغَيْرُهُ وَرَوٰى شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِثْلَ رِوَايَةِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَاَبُو الْيَسَرِ اِسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو:

اسکی طرف جھکا اور اس کا بوسہ لے لیا۔ میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا اور انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا: اپنا گناہ چھپاؤ، توبہ کرو اور کسی کے سامنے ذکر نہ کرو۔ لیکن مجھ سے صبر نہ ہوسکا تو میں عمرؓ کے پاس گیا اور ان کے سامنے قصہ بیان کیا۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ اپنا جرم چھپاؤ، توبہ کرو اور کسی کو نہ بتاؤ۔ مجھ سے صبر نہ ہوسکا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر پوری بات بتائی تو آپؐ نے فرمایا: کیا تو نے اللہ کی راہ میں جانے والے نمازی کے گھر والوں کے ساتھ ایسا کیا۔ حضرت موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ اس سے ابو یسر کو اتنا دکھ ہوا کہ انہوں نے کہا کاش میں اب ہی مسلمان ہوا ہوتا اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ بھی اہل جہنم سے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے سر جھکا لیا اور آپؐ دیر تک اسی طرح رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ ..... الآیہ"۔ ابو یسرؓ کہتے ہیں کہ میں آپؐ کے پاس گیا تو آپؐ نے مجھے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: کیا اس شخص کے لیے خاص ہے یا سب کے لیے عام ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ حکم سب کے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ قیس بن ربیع کو وکیع وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ شریک یہی حدیث عثمان بن عبداللہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور اس باب میں ابوامامہؓ، واثلہ بن اسقعؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابو یسر کا نام کعب بن عمر ہے۔

خلاصہ سورۃ ھود: سورۃ ہود میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے واقعات ہیں جو سورۃ کے دعاوی پر متفرع ہیں کیونکہ اس سورۃ کا ایک دعویٰ یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کو پکارو اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور سچی توبہ کرو۔ دوسرا دعویٰ ہے یہ کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے ساری کائنات کا ذرہ ذرہ اس پر آشکارہ ہے تیسرا دعویٰ یہ ہے کہ مشرکین کے طعن تشنیع سے آپ ﷺ آزردہ خاطر ہوکر تبلیغ توحید میں کوتاہی نہ کریں۔ امام ترمذیؒ نے ایسی احادیث نقل فرمائی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صغیرہ گناہ نماز و ذکر وغیرہ سے معاف ہوجاتے ہیں۔ اس سورۃ میں اقوام کے زوال کے اسباب بیان ہوئے ہیں جن میں حضرت شعیبؑ کی قوم اور تجارت میں ان کی بددیانتی اور سرمایہ دارانہ ذہنیت انتہائی خوبصورت پیرائے میں بیان ہوئے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَ مِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ

۱۰۴۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَالَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ جَاءَ نِي الرَّسُوْلُ اَجَبْتُ ثُمَّ قَرَأَ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ قَالَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ اِنْ كَانَ لَيَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ذِرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ.

تفسیر سورہ یوسف

۱۰۴۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوبؑ بن اسحٰق بن ابراہیم ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جتنی مدت یوسف علیہ السلام قید میں رہے اگر میں رہتا تو قاصد کے آنے پر بادشاہ کی دعوت قبول کر لیتا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی "فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُوْلُ ... الآیۃ" (پھر جب اسکے پاس قاصد پہنچا کہا اپنے آقا کے ہاں واپس جا اور اس سے پوچھ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے ہاتھ کاٹے تھے۔ بے شک میرا رب ان کے فریب سے خوب واقف ہے۔ یوسف، آیت ۵۰۔) پھر آپؐ نے فرمایا حضرت لوط علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو وہ تمنا کرتے تھے کہ کسی مضبوط قلعے میں پناہ حاصل کریں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہر کسی قوم کی طرف انہی میں سے نبی بنا کر بھیجا۔

۱۰۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ وَ عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهٗ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الثَّرْوَةُ الْكَثْرَةُ وَالْمَنَعَةُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۰۴۲: حضرت ابو کریب یہ حدیث عبدہ اور عبدالرحیم سے اور وہ افضل بن موسیٰ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں "مَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهٗ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ" لیکن معنی ایک ہی ہیں جبکہ محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ ثروہ کے معنی کثرت وقوت کے ہیں۔ یہ حدیث فضل بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح اور حسن ہے۔

خلاصۃ سورۃ یوسف: اس سورۃ میں حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بیان فرمایا جو کہ پندرہ احوال پر مشتمل ہے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عالم الغیب اور متعرف صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے یعنی حضرت یوسفؑ اپنے شہر سے باہر ایک کنویں میں بند رہے لیکن حضرت یعقوبؑ کو پتہ نہ چل سکا پھر مصر میں بہت لمبی مدت تک رہے پھر بھی حضرت یعقوبؑ بے خبر رہے اور اپنے بیٹے کو تلاش نہ کر سکے۔ نیز سورۂ یوسفؑ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں کہ یہ واقعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی بتایا ہے یہ آپ ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ

۱۰۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ

تفسیر سورۂ رعد

۱۰۴۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہودی نبی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ بَنِيْ عِجْلٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَتْ يَهُوْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ قَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهُ مَخَارِيْقُ مِنْ نَارٍ يَسُوْقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالُوْا فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِيْ تَسْمَعُ قَالَ زَجْرُهُ بِالسَّحَابِ اِذَا زَجَرَهُ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى حَيْثُ اُمِرَ قَالُوْا صَدَقْتَ فَقَالُوْا فَاَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ اِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ اشْتَكٰى عِرْقَ النِّسَاءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهُ اِلَّا لُحُوْمَ الْاِبِلِ وَاَلْبَانَهَا فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوْا صَدَقْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے ابوقاسم ﷺ ہمیں رعد کے متعلق بتائیے کہ یہ کیا ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا: یہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس کے ذمہ بادل ہیں اس کے پاس آگ کوڑے ہیں۔ جن سے وہ بادلوں کو اللہ کی مشیت کے مطابق ہانکتا ہے۔ وہ کہنے لگے تو پھر یہ آواز جو ہم سنتے ہیں یہ کس کی ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا یہ اس کی ڈانٹ ہے وہ بادلوں کو ڈانٹتا ہے یہاں تک کہ وہ حکم کے مطابق چلیں۔ وہ کہنے لگے۔ آپ ؐ نے سچ فرمایا: پھر انہوں نے آپ ؐ سے پوچھا کہ اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) نے اپنے اوپر کونسی چیز حرام کی تھی؟ آپ ؐ نے فرمایا کہ انہیں عرق النساء کا مرض ہوگیا تھا اور انہوں نے اونٹ کے گوشت اور اسکے دودھ کے علاوہ کوئی چیز مناسب نہیں پائی۔ اس لیے انہیں اپنے اوپر حرام کرلیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ ؐ نے سچ کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۴۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ قَالَ الدَّقَلُ وَالْفَارِسِيُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا وَسَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ اَخُوْ عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَمَّارٌ اَثْبَتُ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۱۰۴۴: حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے "وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا ..... الآیۃ" (اور ہم ایک کو دوسرے پر پھلوں میں فضیلت دیتے ہیں۔ (الرعد: آیت ۴) کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ آپ ؐ نے فرمایا کہ اس سے مراد ردی کھجوریں ہیں یا پھر میٹھا اور کڑوا مراد ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس روایت کو زید بن انیسہ نے بھی اعمش سے اسی کے مثل نقل کیا ہے۔ سیف بن محمد عمار بن محمد کے بھائی ہیں اور عمار ان سے ثقہ ہیں۔ یہ سفیان ثوریؒ کے بھانجے ہیں۔

خلاصہ سورۂ رعد: اس میں رعد فرشتہ کا ذکر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تحمید و تسبیح کرتا ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ فرشتہ بادلوں کو ڈانٹتا ہے تو گرج کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ

سورۂ ابراہیم کی تفسیر

۱۰۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُو الْوَلِيْدِ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۴۵: حضرت شعیب بن حبحاب حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک خوشہ پیش کیا گیا۔ اس میں کھجیاں بھی تھیں آپ ؐ نے فرمایا: "مَثَلُ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ فَقَالَ مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ قَالَ هِيَ الْحَنْظَلَةُ قَالَ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ اَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَاَحْسَنَ. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِي الْعَالِيَةِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ... الآیہ" (کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کلمہ پاک کی ایک مثال بیان کی ہے۔ گویا وہ ایک پاک درخت ہے کہ جس کی جڑ مضبوط اور اسکی شاخ آسمان میں ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل لاتا ہے۔ ابراہیم۔ آیت۔۲۵۔) پھر فرمایا کہ یہ درخت کھجور کا درخت ہے پھر یہ آیت پڑھی" وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ... الآیہ" (اور ناپاک کلمہ کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ لیا جائے۔ اسے کچھ ٹھہراؤ نہیں ہے ابراہیم۔ آیت ۲۶۔) پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس سے مراد تمہ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو عالیہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا آپ نے سچ اور صحیح فرمایا۔ قتیبہ، ابوبکر بن حبحاب سے وہ اپنے والد سے اور وہ انسؓ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں اور اس میں ابو عالیہ کا قول بھی نہیں۔ اور یہ اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ان کے علاوہ بھی کئی راوی اس حدیث کو موقوفاً یعنی حضرت انسؓ کا قول نقل کرتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوع کیا ہو۔ پھر معمر، حماد بن زید اور کئی راوی بھی اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے۔ احمد بن عبدہ ضبی بھی حماد بن زید سے وہ شعیب بن حبحاب سے اور وہ انسؓ سے شعیب بن حبحاب ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہوئے اسے مرفوع نہیں کرتے۔

۱۰۴۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ فِي الْقَبْرِ اِذَا قِيْلَ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۴۶: حضرت براءؓ اس آیت "يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا..... الآیہ" (اللہ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت میں سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے۔ سورۂ ابراہیم۔ آیت ۲۷۔) کی تفسیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ یہ قبر میں ہوگا جب اس سے (یعنی مردے سے) پوچھا جائے گا کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارا نبی کون ہے؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ هٰذَا

۱۰۴۷: حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے آیت "يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ..... الآیہ" (جس دن اس زمین سے اور زمین بدلی جائے گی۔ سورہ ابراہیم۔ آیت ۴۸۔) کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ.

اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: کہ پل صراط پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔

خلاصہ سورۃ ابراہیم: اس بارے میں تین احادیث منقول ہیں پہلی حدیث میں کلمہ طیبہ کی بہترین مثال بیان فرمائی جس طرح کھجور کے درخت کی جڑ مضبوط اور اس کی شاخ آسمان میں ہے وہ اپنے ربّ کے حکم سے پھل لاتا ہے اس طرح کلمہ طیبہ ہے اس مدمقابل شرک کا کلمہ خبیثہ ہے اس کی مثال بھی بیان فرمائی ایک ناپاک کی سی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اُکھاڑ لایا جائے اور اسے کچھ ٹھہراؤ نہیں ہے اس طرح شرک کا کلمہ ہے۔ نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر بھی اس سورۃ میں ہے اسی مناسبت سے سورۃ کا نام ابراہیمؑ ہے۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

تفسیر سورۂ حجر

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءُ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِاَنْ لَّا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَاِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَرَوٰى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا اَشْبَهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَصَحَّ مِنْ حَدِيْثِ نُوْحٍ.

۱۰۴۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی وہ بہت حسین بلکہ حسین ترین لوگوں میں سے تھی۔ بعض لوگ پہلی صف میں نماز پڑھنے کیلئے جاتے تا کہ اس پر نظر نہ پڑے جبکہ بعض پچھلی صفوں کی طرف آتے تا کہ اسے دیکھ سکیں۔ چنانچہ وہ جب رکوع کرتے تو اپنی بغلوں کے نیچے سے دیکھتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ ... الآیۃ" (اور ہمیں تم میں سے اگلے اور پچھلے سب معلوم ہیں اور بے شک تیرا رب ہی انہیں جمع کرے گا۔ بے شک وہ حکمت والا خبردار ہے۔ الحجر۔ آیت۔ ۲۵۔) جعفر بن سلیمان یہ حدیث عمرو بن مالک سے وہ ابوجوزاء سے اسی طرح نقل کرتے ہیں لیکن اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں اور یہ نوح کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ جُنَيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ.

۱۰۴۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ ان لوگوں کے لیے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائیں گے یا فرمایا امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مالک بن مغول کی روایت سے جانتے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۰۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا اَبُوْ عَلِیِّ الْحَنَفِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُمُّ الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۰۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ فاتحہ ام القرآن[۱]، ام الکتاب[۲] اور سبع مثانی[۳] ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ عَبْدِالْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِیْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَهِیَ مَقْسُوْمَةٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَاسَأَلَ.

۱۰۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں ام القرآن (سورہ فاتحہ) جیسی کوئی سورت نازل نہیں کی اور یہی سبع مثانی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کے لیے وہی چیز ہے جو وہ مانگے گا۔

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی اُبَیٍّ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدِیْثُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَطْوَلُ وَاَتَمُّ وَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَهٰكَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

۱۰۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو ابی نماز پڑھ رہے تھے۔ اور پھر اسی کے مثل حدیث نقل کی۔ عبدالعزیز بن محمد کی حدیث زیادہ طویل اور مکمل ہے اور عبد الحمید بن جعفر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی راوی علاء بن عبدالرحمٰن سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ نَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی الطَّیِّبِ نَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهُ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ تَفْسِیْرِ هٰذِهِ الْاٰیَةِ

۱۰۵۳: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی "اِنَّ فِی ذٰلِکَ .... الآیۃ" (بیشک اس واقعہ میں اہل بصیرت کے لیے کئی نشانیاں ہیں۔ الحجر۔ آیت ۷۵) یہ حدیث غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تفسیر میں کہا ہے کہ متوسمین کے معنیٰ فراست

۱: ام القرآن : قرآن کی ماں یعنی قرآن کی اصل

۲: ام الکتاب : کتاب کی ماں یعنی کتاب کی اصل

۳: سبع مثانی : بار بار پڑھی جانے والی سات آیات۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ قَالَ لِلْمُتَفَرِّسِيْنَ.

والوں کے ہیں۔

۱۰۵۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ لَنَسْاَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ قَالَ عَنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۰۵۴: حضرت انس بن مالکؓ ''لَنَسْاَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ... الآیۃ'' (پھر تیرے رب کی قسم ہم ان سب سے سوال کریں گے۔ الحجر: ۹۲) کی تفسیر میں نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد کلمہ توحید ''لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف لیث بن ابی سلیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن ادریس بھی یہ حدیث لیث بن ابی سلیم سے وہ بشر سے اور وہ انس بن مالکؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں۔

خلاصہ سورۃ الحجر: الحجر ایک وادی کا نام ہے جس میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود آباد تھی اسی وجہ سے سورۃ کا نام رکھ دیا ہے۔ یہ بھی مکمل سورۃ ہے اس میں بھی توحید کا ذکر ہے اور اس پر دلائل قائم کیے گئے ہیں جن قوموں نے اس مسئلہ کو نہیں مانا ان کے واقعات بیان کیے گئے۔ امام ترمذیؒ نے حدیث نمبر ۱۰۴۸ میں آیت: ''وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ'' کا شان نزول کیا ہے۔

مِنْ سُوْرَةِ النَّحْلِ

تفسیر سورۃ النحل

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَلِیُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ ثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلَاةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْکَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ اَلْاٰيَةَ كُلَّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِیِّ بْنِ عَاصِمٍ.

۱۰۵۵: حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے کا اجر تہجد کی نماز پڑھنے کے ثواب کے برابر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت (کائنات کی) ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔ ''يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ.... الآیۃ'' (کیا وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھتے کہ ان کے سائے دائیں اور بائیں جھکے جا رہے ہیں۔ اور نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ النحل آیت ۴۸۔) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف علی بن عاصم کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۵۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عِيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ قَالَ ثَنِیْ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا

۱۰۵۶: حضرت اُبی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں انصار کے چونسٹھ اور مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے۔ جن میں حمزہؓ بھی شامل ہیں۔ کفار نے ان کے ناک، کان وغیرہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَسِتُّوْنَ رَجُلاً وَمِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ سِتَّةٌ مِنْهُمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوْا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَاعُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

کاٹ دیئے تھے۔ انصار کہنے لگے کہ اگر پھر کسی دن ہماری ان سے مُڈبھیڑ ہوئی تو ہم اس سے دوگنا آدمیوں کے ناک، کان وغیرہ کاٹیں گے لیکن فتح مکہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی '' وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا .... الآیہ'' (اور اگر بدلہ لوتو اتنا بدلہ لو جتنی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہے۔ اور اگر صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے۔ النحل آیت ۱۲۶۔) چنانچہ ایک شخص نے کہا کہ آج کے بعد قریش کا نام نہیں رہے گا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چار آدمیوں کے علاوہ کسی کو قتل نہ کرو۔ یہ حدیث ابی بن کعبؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

خلاصہ سورۂ نحل : زوال کے بعد چار رکعت نفل پڑھنا تہجد کے برابر ثواب ہے نیز یہ بھی ارشاد ہے کہ جتنی کوئی تکلیف دے اتنا ہی بدلہ لینا چاہئے اس سے زیادہ بدلہ لینا جائز نہیں لیکن اگر صبر کیا جائے تو بہت افضل ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

تفسیر سورۂ بنی اسرائیل

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى قَالَ فَنَعَتَهُ فَاِذَا رَجُلٌ قَالَ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبُ الرَّجِلِ الرَّأْسِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى قَالَ فَنَعَتَهُ قَالَ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّهُ خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ وَاُتِيْتُ بِاِنَائَيْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ لِيْ هُدِيْتَ لِلْفِطْرَةِ اَوْاَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۵۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کے لیے لے جایا گیا تو میری ملاقات موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کیا اور میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ گویا کہ وہ شنوہ قبیلے کے لوگوں میں سے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری ملاقات عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی اور نبی اکرم ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ میانہ قد اور سرخ ہیں گویا کہ ابھی دیماس یعنی حمام سے نکلے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ میں انکی اولاد کے بہت مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھ سے کہا گیا کہ ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو۔ میں نے دودھ لیا اور پی لیا۔ چنانچہ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو فطرت کے راستے پر چلایا گیا یا فرمایا کہ آپ فطرت کو پہنچے کیونکہ اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ یہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِالْبُرَاقِ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِیْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَکِبَکَ اَحَدٌ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

۱۰۵۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ شب معراج میں نبی اکرم ﷺ کے لیے براق لایا گیا جس کو لگام ڈالی ہوئی اور زین کسی ہوئی تھی۔ اس نے شوخی کی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو محمد (ﷺ) کے ساتھ ایسی شوخی کررہا ہے۔ آج تک تجھ پر اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزیز سوار نہیں ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اسے پسینہ آ گیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ نَا اَبُوْ تُمَیْلَةَ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ جُنَادَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَیْنَا اِلٰی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرَئِیْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهَا الْبُرَاقَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۱۰۵۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ (شب معراج) کو ہم جب بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے ایک پتھر میں سوراخ کیا اور پھر براق کو اس سے باندھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا کَذَّبَتْنِیْ قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَّی اللّٰهُ لِیْ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰیَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ مَالِکِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

۱۰۶۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں ایک پتھر پر کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا۔ چنانچہ میں اسے دیکھتے ہوئے انہیں اسکی نشانیاں بتانے لگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مالک بن صعصعہ، ابوسعید، ابن عباس، ابوذر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْیَا الَّتِیْ اَرَیْنَاکَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِیَ رُؤْیَا عَیْنٍ اُرِیَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ فِی الْقُرْاٰنِ قَالَ هِیَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۰۶۱: حضرت ابن عباسؓ ”اللہ تعالیٰ کے قول ’وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْیَا ..... الآیۃ“ (اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا اور وہ خبیث درخت جس کا ذکر قرآن میں ہے ان سب کو ان لوگوں کیلئے فتنہ بنا دیا۔ بنی اسرائیل۔ آیت ۶۰۔) کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس خواب سے مراد شب معراج کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا بیت المقدس تک جانا اور آنکھ سے دیکھنا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں مذکور ملعون درخت سے مراد زقوم کا درخت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدِ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ نَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِاِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا تَشْهَدُهٗ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۱۰۶۲: حضرت ابوہریرہؓ ''وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ... الآیۃ'' (بے شک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہے رو برو۔ بنی اسرائیل آیت ۷۸) کی تفسیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علی بن مسہر اسے اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابوسعیدؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ علی بن حجر نے بواسطہ مسہر اور اعمش سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ قَالَ يُدْعٰى اَحَدُهُمْ فَيُعْطٰى كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَيُمَدُّلَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا وَيُبَيَّضُ وَجْهُهٗ وَيُجْعَلُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَأْلَأُ فَيَنْطَلِقُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَيَرَوْنَهٗ مِنْ بُعْدٍ فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اِئْتِنَا بِهٰذَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ هٰذَا حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَبْشِرُوْا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلُ هٰذَا وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُسَوَّدُ وَجْهُهٗ وَيُمَدُّلَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَيُلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ اَصْحَابُهٗ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا اللّٰهُمَّ لَا تَاْتِنَا بِهٰذَا قَالَ فَيَاْتِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اَخِّرْهُ فَيَقُوْلُ اَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالسُّدِّيُّ اِسْمُهٗ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

۱۰۶۳: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت ''یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ... الآیۃ'' (جس دن ہم ہر فرقہ کو ان کے سرداروں کے ساتھ بلائیں گے۔ سو جسے اس کا اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ میں دیا گیا سو وہ لوگ اپنا اعمال نامہ پڑھیں گے۔ بنی اسرائیل آیت ۷۱۔) کی تفسیر میں فرمایا کہ ایک شخص کو بلا کر نامہ اعمال اسکے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس کا بدن ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا۔ پھر اس کا چہرہ روشن کر کے اس کے سر پر موتیوں کا ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جو چمک رہا ہوگا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف جائیگا تو وہ اسے دور ہی سے دیکھ کر کہیں گے کہ یا اللہ ہمیں بھی ایسی نعمتیں عطا فرما اور ہمارے لیے اس میں برکت دے یہاں تک کہ وہ آئے گا اور ان سے کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص کیلئے ایسے انعام کی خوشخبری ہے لیکن کافر کا منہ سیاہ ہوگا اور اس کا جسم ساٹھ گز تک بڑھا دیا جائے گا۔ جیسے کہ آدم علیہ السلام کا قد وجسم تھا۔ پھر اسے بھی ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جسے اللہ کے دوست دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہم اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ ہمیں یہ چیز نہ دینا اور جب وہ ان کے پاس جائیگا تو وہ کہیں گے کہ یا اللہ اسے ہم سے دور کر دے۔ وہ کہے گا اللہ تمہیں دور کرے تم میں سے ہر شخص کے لیے اس کے مثل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔

۱۰۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعَافِرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

۱۰۶۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ''عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ ... الآیۃ'' (قریب ہے کہ تیرا رب

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهٖ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَدَاوٗدُ الزَّعَافِرِيُّ هُوَ دَاوٗدُ الْاَوْدِيُّ وَ هُوَ عَمُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ.

تجھے مقام محمود میں پہنچادے۔ بنی اسرائیل۔ آیت ۷۹) کی تفسیر پوچھی گئی تو آپ ؐ نے فرمایا کہ اس سے مراد شفاعت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زعافری سے مراد داؤد داودی ہیں یہ عبداللہ بن ادریس کے چچا ہیں۔

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعَنُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِيْ يَدِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ بِعُوْدٍ وَيَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۰۶۵: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ (بت) پتھر نصب تھے۔ چنانچہ آپ ؐ کے ہاتھ میں ایک چھڑی یا لکڑی تھی اس کے ساتھ آپ ؐان بتوں کو مارتے اور گراتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے " جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ...." (حق آیا اور باطل بھاگ گیا بے شک جھوٹ ہے نکل بھاگنے والا۔ بنی اسرائیل) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۶۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے پھر ہجرت کا حکم دیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی "وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ....الآیہ" (کہہ اے رب داخل کر مجھ کو سچا داخل کرنا اور نکال مجھ کو سچا نکالنا اور عطا کر دے مجھ کو اپنے پاس سے حکومت کی مدد۔ بنی اسرائیل۔ آیت ۸۰۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُوْدَ اَعْطُوْنَا شَيْئًا نَسْاَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا قَالُوْا اُوْتِيْنَا عِلْمًا كَثِيْرًا اُوْتِيْنَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ اُوْتِيَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا فَاُنْزِلَتْ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۰۶۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قریش نے یہود سے فرمائش کی کہ ہمیں کوئی ایسی چیز بتاؤ کہ ہم اسکے متعلق نبی اکرم ﷺ سے پوچھیں۔ انہوں نے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھیں۔ چنانچہ جب انہوں نے پوچھا تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ "وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ .....الآیہ" (اور تجھ سے پوچھتے ہیں روح کو کہہ دے روح ہے میرے رب کے حکم سے اور تم کو علم دیا ہے تھوڑا سا اور اگر ہم چاہیں تو لے جائیں اس چیز کو جو ہم نے تجھ کو وحی بھیجی۔ پھر تو نہ پائے اپنے واسطے اسکے لا دینے کو ہم پر کوئی ذمہ دار۔ بنی اسرائیل ۔۶۸۔) وہ کہنے لگے ہمیں تو بہت علم دیا گیا ہے۔ ہمیں تورات دی گئی اور جسے تورات ملی اسے بہت کچھ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

دیا گیا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی "قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ..... الآیہ"۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

١٠٦٨: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَاَلْتُمُوْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ فَاِنَّهٗ يُسْمِعُكُمْ مَاتَكْرَهُوْنَ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوْحِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ حَتّٰى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلاً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۶۸: حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا۔ آپ کھجور کی ایک ٹہنی پر ٹیک لگائے ہوئے چل رہے تھے کہ یہودیوں کی ایک جماعت پر سے گزر ہوا۔ بعض کہنے لگے کہ ان سے کچھ پوچھنا چاہیے جبکہ دوسرے کہنے لگے کہ مت سوال کرو کیونکہ وہ ایسا جواب دیں گے جو تمہیں برا لگے گا۔ لیکن انہوں نے آپؐ سے روح کے متعلق سوال کر دیا تو آپؐ کچھ دیر کھڑے رہے پھر سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ کی طرف وحی کی جا رہی ہے یہاں تک کہ وحی کے آثار ختم ہوئے اور آپؐ نے فرمایا "اَلرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ... الآیہ" (یعنی روح میرے رب کے حکم سے ہے۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠٦٩: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوْسٰى وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلاَثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا.

۱۰۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ تین اصناف میں منقسم ہو کر جمع ہوں گے۔ پیدل، سوار اور چہروں پر گھسٹتے ہوئے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: چہروں پر کیسے چلیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے انہیں پیروں پر چلایا وہ انہیں سروں پر چلانے پر بھی قادر ہے۔ جان لو کہ وہ اپنے منہ سے ہر بلندی اور کانٹے سے بچ کر چلیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو ابن طاؤس اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

١٠٧٠: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ رِجَالاً وَّرُكْبَانًا وَّ تُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۰۷۰: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم لوگ پیدل، سوار اور چہروں کے بل گھسٹتے ہوئے اکٹھے کیے جاؤ گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۰۷۱: حَدَّثَنَامَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاَبُوالْوَلِیْدِ اللَّفْظُ لَفْظُ یَزِیْدَ وَالْمَعْنٰی وَاحِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِیِّ اَنَّ یَهُوْدِیَّیْنِ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰی هٰذَا النَّبِیِّ نَسْأَلُهٗ قَالَ لَا تَقُلْ لَهٗ نَبِیٌّ فَاِنَّهٗ اِنْ یَسْمَعُهَا تَقُوْلُ نَبِیٌّ كَانَتْ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْئٍ اِلٰی سُلْطَانٍ فَیَقْتُلَهٗ وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَلَا تَفِرُّوْا مِنَ الزَّحْفِ شَكَّ شُعْبَةُ وَعَلَیْكُمُ الْیَهُوْدِ خَاصَّةً اَلَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ فَقَبَّلَا یَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُكُمَا اَنْ تُسْلِمَا قَالَا اَنَّ دَاوٗدَ دَعَا اللّٰهَ اَنْ لَا یَزَالُ فِیْ ذُرِّیَّتِهٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ اَسْلَمْنَا اَنْ تَقْتُلَنَا الْیَهُوْدُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۰۷۱: حضرت صفوان بن عسال مرادی فرماتے ہیں کہ دو یہودیوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ چلو اس نبی کے پاس چلتے ہیں اور کچھ پوچھتے ہیں۔ دوسرا کہنے لگا کہ انہیں نبی مت کہو اگر انہوں نے سن لیا تو خوشی سے انکی چار آنکھیں ہوجائیں گی۔ پھر وہ دونوں آئے اور نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ ''وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیَاتٍ .....الآیہ'' (البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو کھلی نشانیاں دی تھیں۔ بنی اسرائیل۔۱۰۱۔)۔ آپ نے فرمایا وہ یہ ہیں (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ (۲) زنا مت کرو (۳) چوری مت کرو (۴) جادو مت کرو (۵) کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کرے (۶) سود خوری نہ کرو (۷) کسی پاکباز عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ (۸) دشمنوں سے مقابلے کے وقت راہ فرار اختیار نہ کرو۔ اور شعبہ کو شک ہے کہ نویں بات یہ تھی کہ یہودیوں کے لیے خاص حکم یہ ہے کہ ہفتے کے دن زیادتی نہ کریں۔ چنانچہ وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے پاؤں چومنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ آپ نے پوچھا کہ پھر کس چیز نے تمہیں مسلمان ہونے سے روکا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے ہو۔ ہمیں خوف ہے کہ اگر ہم ایمان لے آئے تو یہودی ہمیں قتل نہ کر دیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَلَمْ یَذْكُرْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا

۱۰۷۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ''وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ .....الآیہ'' (اور اپنی نماز میں نہ چلا کر پڑھ اور نہ بالکل ہی آہستہ پڑھ اور اس کے درمیان راستہ اختیار کر۔ بنی اسرائیل (آیت ۱۱۰) مکہ میں نازل ہوئی۔ آپ اگر بلند آواز سے قرآن پڑھتے تو مشرکین قرآن کو، اسکو نازل کرنے والے اور اسے لانیوالے کو گالیاں دینے لگتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ نہ قرآن اتنی بلند آواز سے پڑھیں کہ مشرکین قرآن کو،

www.islamiurdubook.blogspot.com

تَجْهَرْ بِصَلاتِکَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَ مَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِکَ بِاَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتّٰى يَاْخُذُوْا عَنْکَ الْقُرْاٰنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۷۳ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِکَ سَبِيْلاً قَالَ نَزَلَتْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا شَتَمُوْا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِکَ اَیْ بِقِرَاءَتِکَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّ الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِکَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِکَ سَبِيْلاً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۷۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَنْتَ تَقُوْلُ ذٰلِکَ يَا اَصْلَعُ بِمَ تَقُوْلُ ذٰلِکَ قُلْتُ بِالْقُرْاٰنِ بَيْنِیْ وَبَيْنَکَ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْاٰنِ فَقَدْ اَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ قَدِ احْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ فَلَجَ فَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى قَالَ اَفَتَرَاهُ صَلّٰى فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ صَلّٰى فِيْهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ كَمَا كُتِبَتِ الصَّلَاةُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حُذَيْفَةُ قَدْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيْلَةِ الظَّهْرِ مَمْدُوْدَةٍ هٰكَذَا خَطْوُهٗ مَدُّ بَصَرِهٖ فَمَا زَايَلَا ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتّٰى رَاَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْاٰخِرَةِ اَجْمَعَ ثُمَّ رَجَعَا عَوْدَهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا

اسکو نازل کرنے والے اور اسے لانے والے کو گالیاں دینے لگیں اور نہ اتنا آہستہ کہ صحابہؓ سن نہ سکیں۔ یعنی اتنی آواز پر پڑھیے کہ آپؐ سے قرآن سیکھ سکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۰۷۳: حضرت ابن عباسؓ "وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِکَ......" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں چھپ کر دعوت دیتے تھے اور صحابہؓ کے ساتھ نماز پڑھتے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے۔ چنانچہ مشرکین جب قرآن سنتے تو اسے اور اس کے لانے والے کو گالیاں دینے لگتے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (ﷺ) کو حکم دیا کہ اتنی بلند آواز سے مت پڑھیے کہ مشرکین سنیں اور اسے گالیاں دیں اور اتنی آہستہ بھی نہ پڑھیے کہ صحابہ کرامؓ سن نہ سکیں بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کیجئے (یعنی درمیانی آواز سے پڑھیے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۴: حضرت زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ بن یمان سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: گنجے تم ہاں کہتے ہو تو تمہاری کیا دلیل ہے۔ میں نے کہا قرآن۔ میرے اور تیرے درمیان قرآن ہے۔ حذیفہؓ نے فرمایا جس نے قرآن سے دلیل لی وہ کامیاب ہو گیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ کبھی راوی یہ بھی کہتے تھے کہ جس نے دلیل قرآن سے لی واقعی اس نے دلیل پیش کی پھر حذیفہؓ نے یہ آیت پڑھی "سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰى... ..الآیۃ"۔ (وہ پاک ہے جس نے راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔ بنی اسرائیل۔ آیت۔ ۱۔) اور پوچھا کہ کیا اس میں کہیں ہے کہ آپؐ نے کہیں نماز پڑھی۔ وہ فرمانے لگے نہیں۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اگر آپؐ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہوتی تو تم لوگوں پر بھی بیت المقدس میں نماز پڑھنا واجب ہو جاتا جیسے کہ مسجد حرام میں پڑھنا واجب

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قَالَ وَيَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّهُ رَبَطَهُ لِمَا لَيَفِرَّمِنْهُ وَاِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ہے۔حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک لمبی پیٹھ والا جانور لایا گیا اسکا قدم وہاں پڑتا جہاں اسکی نظر ہوتی اور پھر وہ دونوں جنت، دوزخ اور آخرت کے متعلق ہونے والے وعدوں کی چیزیں دیکھنے تک اسکی پیٹھ سے نہیں اترے پھر واپس ہوئے۔لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے بیت المقدس میں باندھ دیا تھا۔ حالانکہ اسکی ضرورت نہیں تھی۔کیا وہ بھاگ جاتا؟ جبکہ اسے عالم الغیب والشہادۃ نے نبی اکرم ﷺ کے لیے مسخر کر دیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِن الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِاٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَوَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَقَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُوْ نَا اٰدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اُهْبِطْتُ مِنْهُ اِلَى الْاَرْضِ وَلٰكِنْ اِيْتُوْانُوْحًا فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ دَعَوْتُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ دَعْوَةً فَاُهْلِكُوْا وَلٰكِنِ اذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ اِلَّا مَا حَلَّ بِهَاعَنْ دِيْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلٰكِنِ ائْتُوْاعِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ عُبِدْتُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَنْطَلِقُ مَعَهُمْ قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ قَالَ اَنَسٌ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُاِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُ قَعْقِعُهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِيْ وَيُرَحِّبُوْنَ بِيْ فَيَقُوْلُوْنَ مَرْحَبًا فَاَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِيَ اللّٰهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ

۱۰۷۵: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے پاس حمد کا جھنڈا ہوگا۔ میں ان (انعامات پر) فخر نہیں کرتا۔ پھر اس دن کوئی نبی نہیں ہوگا اور آدم علیہ السلام سمیت تمام انبیاء میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔میرے ہی لیے (بعثت کے وقت) سب سے پہلے زمین شق ہوگی۔ پھر فرمایا کہ لوگ تین مرتبہ سخت گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ ہمارے باپ ہیں۔ اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے۔وہ فرمائیں گے کہ میں نے ایک گناہ کیا تھا جسکی وجہ سے مجھے جنت سے نکال کر زمین پر اتار دیا گیا (میں سفارش نہیں کر سکتا) تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔چنانچہ وہ انکے پاس جائیں گے۔حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں نے زمین پر ایک دعا مانگی تھی اور وہ ہلاک کر دیئے گئے۔تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ....وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں نے تین مرتبہ (بظاہر) جھوٹ خلاف واقعہ بات کہی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کوئی ایسا جھوٹ نہیں بولا بلکہ ان کا مقصد صرف دین کی تائید تھا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ کہیں گے کہ میں نے ایک شخص کو قتل کیا تھا۔تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ اللہ کے سوا میری

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ۔

عبادت کی گئی۔ لہٰذا تم لوگ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ۔ پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں انکے ساتھ جاؤں گا۔ ابن جدعان، حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: میں جنت کا دروازہ پکڑ کر کھڑا ہوں گا اور اسے کھٹکھٹاؤں گا۔ پوچھا جائیگا کون ہے؟ کہا جائے گا کہ محمد (ﷺ) ہیں۔ پھر وہ میرے لیے دروازہ کھولیں گے اور مجھے خوش آمدید کہیں گے۔ پھر میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد وثنا بیان کرنے کے لیے الفاظ سکھائیں گے۔ پھر مجھے کہا جائے گا کہ سر اٹھاؤ اور مانگو جو مانگو گے دیا جائے گا۔ شفاعت کرو گے تو قبول کی جائے گی اور اگر کچھ کہو گے تو سنا جائے گا۔ اور یہی مقام محمود ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا...الآیہ'' (یعنی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز کرے گے۔ بنی اسرائیل (۷۹) حضرت سفیان کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ میں جنت کا دروازہ پکڑ کر کھڑا ہوں گا اور اسے کھٹکھٹاؤں گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو ابونضرہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے مکمل روایت کرتے ہیں۔

خلاصہ سورۂ بنی اسرائیل: اس سورۃ میں فرمایا ہم نے تمہیں معجزہ اسراء (معراج) دکھادیا ہے اگر یہ عظیم الشان معجزہ دیکھ کر بھی مسئلہ توحید نہیں مانیں گے تو ہلاک کردئے جائیں گے۔ امام ترمذیؒ نے چند احادیث سفر معراج کی نقل کیں ہیں قرآن کریم نے اسراء کا لفظ استعمال کیا ہے۔ استراءٌ سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی رات کو لے جانا ہیں۔ سورۃ بنی اسرائیل میں اسراء کا ذکر ہے یعنی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کے سفر کا ذکر ہے اور مسجد اقصیٰ سے جو سفر آسمانوں کی طرف ہوا ہے اس کا نام معراج ہے اس کا ذکر سورۂ نجم کی آیت نمبر ۲۷ میں ہے اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ یہ تمام سفر صرف روحانی نہیں تھا بلکہ جسمانی تھا جیسے عام انسان سفر کرتے ہیں قرآن کریم کے پہلے ہی لفظ سبحان میں اس طرف اشارہ موجود ہے کیونکہ یہ لفظ تعجب اور کسی عظیم الشان امر کے لئے استعمال ہوتا ہے اگر معراج صرف روحانی بطور خواب کے ہوتا تو اس میں کون سی عجیب بات ہے خواب تو ہر مسلمان بلکہ ہر انسان دیکھ سکتا ہے۔ دوسرا اشارہ لفظ عبد سے اسی طرف ہے کیونکہ عبد صرف روح نہیں بلکہ جسم و روح کے مجموعہ کا نام ہے۔ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۶ کے بارے میں حدیث نمبر ۱۰۶۱ میں رؤیا یعنی خواب کئے گئے ہیں اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ اس معاملہ کو تشبیہ کے طور پر رءیا کہا گیا ہو اور اگر رءیا کے معنی خواب ہی کے لئے جائیں تو یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ واقعہ معراج جسمانی کے علاوہ اس سے پہلے یا پیچھے یہ معراج روحانی بطور خواب بھی ہوئی اس لئے حضرت ابن عباسؓ سے جو اس کا واقعہ خواب ہونا منقول ہے وہ بھی اپنی جگہ صحیح ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ معراج جسمانی نہ ہوئی ہو۔ امام ترمذیؒ نے فتح مکہ کے روز کعبہ مکرمہ کے اندر سے بتوں کے گرانے کا ذکر بھی کیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مشرکین کے بت اور دوسرے مشرکانہ نشانات کو مٹانا واجب ہے اور تمام وہ آلات باطلہ جن کا مصرف صرف معصیت اور گناہ ہو ان کا مٹانا بھی اسی حکم میں ہے اس کے بعد امام ترمذیؒ نے روح کے متعلق قریش کے سوال اور حضور ﷺ کا بذریعہ وحی جواب دینا نقل کیا ہے اس میں غور طلب بات یہ ہے کہ سوال کرنے والوں نے روح کا سوال کس معنی کے لحاظ سے کیا تھا بعض حضراتِ مفسرین نے سیاق و

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سباق کی رعایت سے یہ سوال وحی اور قرآن یا وحی لانے والے فرشتے جبرئیلؑ کے متعلق قرار دیا ہے لیکن احادیث صحیحہ مرفوعہ میں جو اس آیت کا شانِ نزول بتلایا گیا ہے وہ تقریباً اس میں صریح ہے کہ سوال کرنے والوں نے روح حیوانی کا سوال کیا تھا اور مقصد سوال کا روح کی حقیقت معلوم کرنا تھا کہ وہ کیا چیز ہے بدن انسانی میں کس طرح آتی جاتی ہے اور کس طرح اس سے حیوان اور انسان زندہ ہو جاتا ہے اس سوال جواب میں رسول اللہ ﷺ کو یہ حکم ہوا کہ آپ ﷺ ان کے جواب میں یہ فرما دیجئے کہ: روح میرے پروردگار کے حکم سے ہے یعنی وہ تمام مخلوقات کی طرح نہیں جو مادہ کے تصورات اور توالد و تناسل کے ذریعہ وجود میں آتی ہے بلکہ وہ بلا واسطہ حق تعالیٰ شانہٗ کے حکم کن سے پیدا ہونے والی چیز ہے اس جواب نے یہ تو واضح کر دیا کہ تمام مادیات پر قیاس نہیں کیا جا سکتا انسان کے لئے اتنا ہی علم روح کے متعلق کافی ہے اس سے زائد علم کے ساتھ اس کا کوئی دینی یا دنیوی کام اٹکا ہوا نہیں اس لئے وہ حصہ سوال فضول اور لایعنی قرار دے کر اس کا جواب نہیں دیا گیا خصوصاً جبکہ اس کی حقیقت کا سمجھنا عوام کے لئے تو کیا بڑے بڑے حکماء و عقلاء کے لئے بھی آسان نہیں۔ حدیث نمبر ۱۰۷۱ میں نو آیات بیّنات کی تفسیر بیان کی گئی ہے ویسے آیت کا لفظ معجزہ کے معنی میں بھی آتا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ۹ معجزات شمار فرمائے ہیں (۱) عصائے موسیٰؑ (۲) ید بیضا (۳) زبان میں لکنت تھی وہ دور کر دی گئی (۴) بنی اسرائیل کے دریا پار کرنے کیلئے دریا کو پھاڑ کر اس کے دو حصے الگ کر دئے اور راستہ دیدیا (۵) ٹڈی دَل کا عذاب غیر معمولی صورت میں بھیج دیا گیا (۶) طوفان بھیج دیا گیا (۷) بدن کے کپڑوں میں بے حد جوئیں پیدا کر دی گئیں جن سے بچنے کا کوئی راستہ نہ دیا (۸) مینڈکوں کا ایک عذاب مسلط کر دیا گیا کہ ہر کھانے پینے کی چیز میں مینڈک آ جاتے تھے (۹) خون کا عذاب بھیجا گیا کہ ہر برتن اور کھانے پینے کی چیز میں خون مل جاتا تھا۔ تسع ۹ آیات بیّنات کی دونوں تفسیریں کی گئی ہیں لیکن پہلی تفسیر جو حدیث باب میں ہے اسکو بہت سے مفسرین نے ترجیح دی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِا بْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ لَيْسَ بِمُوْسٰى صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ كَذِبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَامَ مُوْسٰى خَطِيْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْلَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِیْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى اَیْ رَبِّ فَكَيْفَ لِیْ بِهٖ فَقَالَ لَهُ احْمِلْ حُوْتًا فِیْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَ هُوَيُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَجَعَلَ

تفسیر سورۂ کہف

۱۰۷۶: حضرت سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ بنی اسرائیل والے موسیٰ علیہ السلام وہ نہیں جن کا خضر کے ساتھ بھی ایک قصہ ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے۔ میں نے ابی بن کعبؓ کو نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطاب کرنے کیلئے کھڑے ہوئے تو ان سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم کس کے پاس ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاس تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا کہ علم کو اللہ کی طرف منسوب کیوں نہیں کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ بحرین جہاں دو دریا ملتے ہیں وہاں میرے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جس کے پاس آپ سے زیادہ علم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب میں کس طرح

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مُوْسٰی حُوْتًا فِیْ مِکْتَلٍ فَانْطَلَقَ هُوَ وَ فَتَاهُ یَمْشِیَانِ حَتّٰی اِذَا اَتَیَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰی وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِی الْمِکْتَلِ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ الْمِکْتَلِ فَسَقَطَ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ فَاَمْسَکَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْیَةَ الْمَاءِ حَتّٰی کَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَکَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَّکَانَ لِمُوْسٰی وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِیَّةَ یَوْمِهِمَا وَ لَیْلَتِهِمَا وَنَسِیَ صَاحِبُ مُوْسٰی اَنْ یُّخْبِرَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰی قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ یَنْصَبْ حَتّٰی جَاوَزَ الْمَکَانَ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ قَالَ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَآ اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسَانِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰی ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ فَکَانَا یَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا قَالَ سُفْیَانُ یَزْعُمُ نَاسٌ اَنَّ تِلْکَ الصَّخْرَةَ عِنْدَهَا عَیْنُ الْحَیٰوةِ لَا یُصِیْبُ مَاءُهَا مَیِّتًا اِلَّا عَاشَ قَالَ وَکَانَ الْحُوْتُ قَدْ اُکِلَ مِنْهُ فَلَمَّا قُطِرَ عَلَیْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّا اٰثَارَهُمَا حَتّٰی اَتَیَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰی رَجُلًا مُسَجًّی عَلَیْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ مُوْسٰی قَالَ اَنّٰی بِاَرْضِکَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا مُوْسٰی اِنَّکَ عَلٰی عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَکَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ وَاَنَا عَلٰی عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِیْهِ لَا تَعْلَمُهٗ فَقَالَ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُکَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَالَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِیْ لَکَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْاَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَکَ مِنْهُ ذِکْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰی یَمْشِیَانِ عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ

اسکے پاس پہنچوں گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا زنبیل میں ایک مچھلی رکھ کر چل دو جہاں وہ کھو جائے گی وہیں وہ شخص آپ کو ملے گا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھ اپنے خادم یوشع بن نون کو لیا اور زنبیل میں مچھلی رکھ کر چل دیئے یہاں تک کہ ایک ٹیلے کے پاس پہنچے تو موسیٰ علیہ السلام اور انکے خادم دونوں لیٹ گئے اور سو گئے۔ مچھلی زنبیل میں ہی کودنے لگی۔ یہاں تک کہ نکل کر دریا میں گر گئی۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہاؤ وہیں روک دیا اور وہاں طاق سا بن گیا اور اسکا راستہ ویسا ہی بنا رہا۔ جبکہ موسیٰ علیہ السلام اور انکے ساتھی کے لیے یہ چیز تعجب خیز ہوگئی اور پھر دونوں اٹھ کر باقی دن و رات چلتے رہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی بھول گئے کہ انہیں مچھلی کے متعلق بتائیں۔ صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کھانا طلب کیا اور فرمایا کہ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام اسی وقت تھکے جب اس جگہ سے تجاوز کیا جسکے متعلق حکم دیا گیا تھا کہ ان کے ساتھی نے کہا۔ دیکھیئے جب ہم ٹیلے پر ٹھہرے تھے تو میں مچھلی بھول گیا تھا اور یقیناً یہ شیطان ہی کا کام ہے کہ مجھے بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا تذکرہ کروں کہ اس نے عجیب طریقے سے دریا کا راستہ اختیار کیا۔ موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے وہی جگہ تم تلاش کر رہے تھے چنانچہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانوں پر واپس لوٹے۔ سفیان کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ اسی ٹیلے کے پاس آب حیات کا چشمہ ہے۔ جس مردہ پر پڑے وہ زندہ ہو جاتا ہے پھر کہتے ہیں کہ اس مچھلی میں سے کچھ وہ کھا چکے تھے۔ جب اس پر پانی ٹپکا تو وہ زندہ ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر چلتے چلتے چٹان کے پاس پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ چادر سے اپنے آپ کو ڈھانکے ہوئے ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں اسلام کیا۔ انہوں نے فرمایا اس زمین میں سلام کہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں اس زمین میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے پوچھا بنی اسرائیل کا موسیٰ۔ آپ نے فرمایا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمَا هُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى قَوْمٌ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ وَاِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِيَدِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ نِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ يَقُوْلُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا اَنَّهٗ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاُوْلٰى كَانَتْ مِنْ مُوْسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ

"ہاں" حضرت خضر نے فرمایا اے موسیٰ تمہارے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے جسے میں نہیں جانتا اور میرے پاس خدا کا عطا کردہ ایک علم ہے جسے آپ نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کیا میں اس شرط پر آپ کے پیچھے چلوں کہ آپ میری راہنمائی فرماتے ہوئے مجھے وہ بات سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی۔ حضرت خضر نے فرمایا آپ صبر نہیں کر سکیں گے اور آپ اس چیز پر کیسے صبر کر سکیں گے جس کا آپ کی عقل نے احاطہ نہیں کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کی حکم عدولی نہیں کروں گا۔ حضرت خضر نے فرمایا اگر میری پیروی کرنا ہی چاہتے ہو تو جب تک کوئی بات میں خود نہ بیان کروں آپ مجھے نہیں پوچھیں گے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا "ٹھیک ہے" پھر حضرت موسیٰ اور حضرت خضر دونوں ساحل پر چل رہے تھے کہ ایک کشتی انکے پاس سے گزری۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی سوار کرلو انہوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور بغیر کرائے کے دونوں کو بٹھالیا۔ خضر علیہ السلام نے اس کشتی کا ایک تختہ اکھیڑ دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرائے کے سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی خراب کر دی اور اس میں سوراخ کر دیا تا کہ لوگ غرق ہو جائیں۔ آپ نے ان بڑی بھاری بات کی۔ وہ کہنے لگے میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے آپ میری بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور اس معاملے میں مجھ پر زیادہ تنگی نہ ڈالیے پھر وہ کشتی سے اتر کر ابھی ساحل پر چل رہے تھے کہ ایک بچہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اسے ہاتھ سے جھٹکا دے کر قتل کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ آپ نے ایک بے گناہ کو قتل کر دیا۔ آپ نے بڑی بے جا حرکت کی۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات پہلی سے زیادہ تعجب خیز تھی۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ اگر اسکے بعد

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

جُبَيْرٍ وَ كَانَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَ كَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِبْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ مُزَاحِمٍ السَّمَرْ قَنْدِيُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَجَجْتُ حَجَّةً وَلَيْسَ لِيْ هِمَّةٌ اِلَّا اَنْ اَسْمَعَ مِنْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْخَبَرَ حَتّٰى سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَقَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سُفْيَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَبَرَ.

بھی میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھیے گا۔ آپ میری طرف سے عذر کو پہنچ چکے ہیں۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہا کہ ایک بستی کے پاس سے گزرے اور ان سے کھانے کے لیے کچھ مانگا تو انہوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں وہاں انہیں ایک دیوار مل گئی جو گرنے ہی والی تھی۔ خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ سیدھی ہوگئی۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ ہم ان لوگوں کے پاس آئے تو انہوں نے ہماری ضیافت تک نہیں کی اور ہمیں کھانا کھلانے سے بھی انکار کر دیا۔ اگر آپ چاہتے تو اس کام کی اجرت لے سکتے تھے۔ وہ کہنے لگے یہ وقت ہماری اور آپکی جدائی کا ہے۔ میں آپ کو ان چیزوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہماری چاہت تھی کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ ان پر رحمت کرے کچھ دیر اور صبر کرتے تا کہ ہمیں انکی عجیب وغریب خبریں سننے کو ملتیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے پہلا سوال تو بھول کر کیا تھا پھر ایک چڑیا آئی جس نے کشتی کے کنارے بیٹھ کر دریا میں اپنی چونچ ڈبوئی۔ پھر خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: میرے اور آپ کے علم نے اللہ کے علم میں سے صرف اسی قدر کم کیا جتنا اس چڑیا نے دریا سے۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ یہ آیت اس قراءت میں پڑھتے تھے "وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا" اور یہ آیت اس طرح پڑھتے "وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ابواسحٰق ہمدانی، سعید بن جبیر سے وہ ابن عباسؓ سے وہ ابی بن کعبؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ زہری بھی عبیداللہ سے وہ ابن عباسؓ سے وہ ابی بن کعبؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابومزاحم سمرقندی کہتے ہیں کہ میں نے علی بن مدینی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک حج صرف اس نیت سے کیا کہ سفیان سے یہ حدیث سنوں وہ اس حدیث میں ایک چیز بیان کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عمرو بن دینار سے حدیث نقل کی جبکہ اس سے پہلے جب میں نے ان سے یہ حدیث سنی تو انہوں نے اس چیز کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۰۷۷: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس لڑکے کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

١٠٧٨ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّىَ الْخَضِرَ لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضِرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۰۷۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خضرؑ کا نام اس لیے رکھا گیا کہ وہ ایک جگہ بنجر زمین پر بیٹھے تو وہ نیچے سے ہری بھری ہوگئی۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

١٠٧٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ قَالُوْا نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى السَّدِّ قَالَ يَحْفِرُوْنَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَخْرِقُوْنَهُ قَالَ الَّذِىْ عَلَيْهِمُ ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا قَالَ فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ كَاَمْثَلِ مَاكَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مُدَّتَهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِىْ عَلَيْهِمُ ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاسْتَثْنٰى قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ فَيَجِدُوْنَهُ كَهَيْئَةٍ حِيْنَ تَرَكُوْهُ فَيَخْرِقُوْنَهُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُوْنَ الْمِيَاهَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا مَنْ فِى الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِى السَّمَاءِ قَسْوًا وَعُلُوًّا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِىْ اَقْفَائِهِمْ فَيَهْلِكُوْنَ قَالَ فَوَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هٰذَا.

۱۰۷۹: حضرت ابورافعؒ، حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یاجوج، ماجوج اس دیوار کو روزانہ کھودتے ہیں جب وہ اس میں سوراخ کرنے ہی والے ہوتے ہیں تو ان کا بڑا کہتا ہے چلو باقی کل کھود لینا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے بھی زیادہ مضبوط کردیتے ہیں یہاں تک کہ ان کی مدت پوری ہوجائے گی اور اللہ چاہے گا کہ انہیں لوگوں پر مسلط کرے تو ان کا حاکم کہے گا کہ چلو باقی کل کھود لینا اور ساتھ انشاء اللہ بھی کہے گا۔ اس طرح جب وہ دوسرے دن آئیں گے تو دیوار کو اسی طرح پائیں گے جس طرح انہوں نے چھوڑی تھی اور پھر اس میں سوراخ کرکے لوگوں پر نکل آئیں گے۔ پانی پی کر ختم کردیں گے اور لوگ ان سے بھاگیں گے پھر وہ آسمان کی طرف تیر چلائیں گے جو خون میں لت پت ان کے پاس واپس آئے گا۔ اور وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو بھی دبالیا اور آسمان والے پر بھی چڑھائی کردی۔ ان کا یہ قول انکے دل کی سختی اور غرور کی وجہ سے ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کردیں گے جس سے وہ سب مرجائیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ زمین کے جانور ان کا گوشت کھا کر موٹے ہوجائیں گے اور مٹکتے پھریں گے اور ان کا گوشت کھانے پر اللہ تعالیٰ کا خوب شکر ادا کریں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس طرح صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

١٠٨٠ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِىُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ

۱۰۸۰: حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنِ ابْنِ مِیْنَاءَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَةَ الْاَنْصَارِیِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَّارَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَهٗ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهٗ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ.

لوگوں کو جمع فرمائیگا اور جس دن کے بارے میں کوئی شک نہیں کہ وہ آئیگا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جس نے کوئی عمل اللہ کے لیے کیا اور اس میں کسی کو اللہ کے ساتھ شریک کیا۔ وہ اپنا ثواب اسی غیر اللہ ہی سے لے (جسے اس نے شریک کیا تھا) کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے اور تمام شرکاء سے زیادہ غنی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن بکر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۸۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلِ الْجَزَرِیُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يُوْسُفَ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا قَالَ ذَهَبٌ وَّ فِضَّةٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ نَا صَفْوَانُ ابْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يُوْسُفَ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

۱۰۸۱: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں ’’ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا ‘‘ (یعنی جو دیوار (حضرت خضرؑ نے صحیح کی تھی) اسکے نیچے ان دونوں کے لیے خزانہ تھا۔ الکہف۔ آیت ۸۲۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خزانے سے مراد سونا، چاندی ہے۔ حسن بن علی خلال بھی صفوان بن صالح سے وہ ولید بن مسلم سے وہ یزید بن یوسف صنعانی سے وہ یزید بن جابر سے اور وہ مکحول سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

خلاصہ سورۃ الکہف: (۱) امام ترمذیؒ نے حدیث باب حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کے بارے میں نقل کی ہے اس میں ابن عباسؓ کی طرف سے سخت تردید ہے اس شخص کی جو اس واقعہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسرے موسیٰ سے متعلق کرتا ہے۔ (۲) مجمع البحرین سے کیا مراد ہے حضرت قتادہؒ نے فرمایا کہ بحر فارس وروم کے ملنے کی جگہ مراد ہے حضرت اُبی بن کعب سے منقول ہے کہ یہ افریقہ میں ہے اور بھی اقوال ہیں بہر حال اتنی بات ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ مقام متعین کر کے بتلا دیا تھا جس کی طرف ان کا سفر واقع ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام وخضر علیہ السلام کا یہ واقعہ بہت سے معارف اور نکات پر مشتمل ہے۔ اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ والدین کی نیکی کا فائدہ اولا د در اولا د کو بھی پہنچتا ہے ’’ وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ‘‘ اس میں اشارہ ہے کہ یتیم بچوں کے لئے مدفون خزانے کی حفاظت کا سامان بذریعہ خضر علیہ السلام اس لئے کرایا گیا تھا کہ ان یتیم بچوں کا باپ کوئی مرد صالح اللہ کے نزدیک مقبول تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی مراد پوری کرنے اور اس کی اولاد کو فائدہ پہنچانے کا یہ انتظام فرما دیا۔ حدیث نمبر ۱۰۷۹ کے بارے میں ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں فرمایا کہ اگر یہ بات صحیح مان لی جائے کہ یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ کعب بن احبار کی روایت ہے تو بات صاف ہوگئی کہ یہ کوئی قابل اعتماد چیز نہیں اور اگر اس کو راوی کے وہم سے محفوظ قرار دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد قرار دیا جائے تو پھر مطلب اس کا یہ ہوگا کہ یاجوج ماجوج کا یہ عمل سدّ (دیوار) ذوالقرنین کو کھودنے کا اس وقت شروع ہوگا جبکہ ان کے خروج کا وقت قریب آ جائے گا اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قرآنی ارشاد کہ اس دیوار میں نقب نہیں لگائی جاسکتی یہ اس وقت کا حال ہے جبکہ ذوالقرنین نے اس کو تعمیر کیا تھا اس لئے تعارض نہ دیا نیز یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ نقب سے مراد دیوار کا سوراخ ہے جو آر پار ہو جائے اور اس روایت میں اس کی تصریح موجود ہے کہ یہ سوراخ آر پار نہیں ہوتا۔ حافظ ابن حجرؒ نے بحوالہ ابن عربی بیان کیا کہ اس حدیث میں تین معجزات ہیں۔ اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان ذہنوں کو اس طرف متوجہ نہیں ہونے دیا کہ سدّ (دیوار) کو کھودنے کا کام رات دن مسلسل جاری رکھیں۔ دوسرے ان کے ذہنوں کو اس طرف سے پھیر دیا کہ اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے آلات سے مدد لیں حالانکہ یہ لوگ صاحب زراعت اور کاریگر ہیں ہر طرح کے آلات رکھتے ہیں ان کی زمین میں درخت بھی مختلف قسم کے ہیں کوئی مشکل کام نہ تھا کہ اوپر چڑھنے کے وسائل پیدا کر لیتے۔ تیسرے یہ کہ ساری مدت میں ان کے دلوں میں یہ بات نہ آئے کہ ان شاء اللہ کہہ لیں صرف اس وقت یہ کلمہ ان کی زبان پر جاری ہوگا جب ان کے نکلنے کا وقت مقرر آجائے گا۔ مذکورہ العدر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ (۱) یاجوج ماجوج تمام عام انسانوں کی طرح انسان حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں (۲) یاجوج ماجوج کی تعداد پوری دنیا کے انسانوں کی تعداد سے کئی گنا زائد ہے کم از کم ایک اور دس کی نسبت سے ہے اس کے علاوہ اور کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں تفصیل کے لئے معارف القرآن جلد ۵

مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ وَاَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نَجْرَانَ فَقَالُوْا لِيْ اَلَسْتُمْ تَقْرَؤُوْنَ يَآ اُخْتَ هَارُوْنَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى مَا كَانَ فَلَمْ اَدْرِمَا اُجِيْبُهُمْ فَرَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَلَا اَخْبَرْتَهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ.

تفسیر سورہ مریم

۱۰۸۲: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نجران کے نصاریٰ کے پاس بھیجا انہوں نے مجھ سے کہا کہ کیا تم لوگ یہ آیت اس طرح نہیں پڑھتے ''یَا اُخْتَ هَارُوْنَ''[1]... الآیہ (یعنی مریم کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اے ہارون کی بہن: سورۂ مریم۔ آیت ۲۷۔) جبکہ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک طویل مدت کا فاصلہ ہے۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں مجھے اس بات کا جواب نہیں آیا جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے اسکا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے ان سے یہ نہیں کہا کہ وہ لوگ سابقہ انبیاء کے ناموں پر اپنی اولاد کے نام رکھتے تھے۔

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۰۸۳: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی'' وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ... الآیہ (اور انہیں حسرت کے دن سے ڈرا جس دن سارے معاملہ کا فیصلہ ہوگا،

[1]: یعنی یہ ہارون مریم کے ہی بھائی ہیں اور وہ ہارون موسیٰ کے بھائی تھے یعنی دونوں جدا جدا ہیں۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَسَلَّمَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ قَالَ يُوْتٰى بِالْمَوْتِ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ حَتّٰى يُوْقَفَ عَلَى السُّوْرِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَااَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيُقَالُ يَااَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَ الْبَقَاءَ لَمَا تُوْا فَرَحًا وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيْهَا وَالْبَقَاءَ لَمَا تُوْا تَرَحًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

مریم آیت: ۳۹) اور فرمایا: موت کو سیاہ وسفید رنگ کے مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا اور جنت ودوزخ کے درمیان کی دیوار پر کھڑا کر کے کہا جائے گا کہ اے دوزخ والو۔ وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ اے جنت والو۔ وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے پھر کہا جائے گا اے دوزخ والو! وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے کہ اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ نے جنت والوں کے لیے ہمیشہ کی زندگی نہ لکھ دی ہوتی تو وہ خوشی کے مارے مرجاتے۔ اسی طرح اگر دوزخ والوں کے لیے بھی اس میں ہمیشہ رہنا نہ لکھ دیا ہوتا تو وہ غم کی شدت کی وجہ سے مرجاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا الْحُسَيْنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فِيْ قَوْلِهٖ وَ رَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِيْ رَاَيْتُ اِدْرِيْسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوٰى سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَهَمَّامٌ وَغَيْرُوَاحِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَ الْمِعْرَاجِ بِطُوْلِهٖ وَهٰذَا عِنْدِيْ مُخْتَصَرٌ مِنْ ذٰلِكَ.

۱۰۸۴: حضرت قتادہؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول " وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا .... الآیہ (اور اٹھالیا ہم نے اسکو ایک اونچے مکان پر۔ مریم۔ آیت ۵۷۔) کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں جب مجھے اوپر لے جایا گیا تو میں نے ادریسؑ کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ بھی نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ سعید بن ابی عروبہ، ابوھمام اور کئی حضرات یہ حدیث قتادہ سے وہ انس بن مالکؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے شب معراج کے متعلق طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ حدیث اسی سے اختصار کے طور پر بیان کی گئی ہے۔

۱۰۸۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ نَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرَئِيْلَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۰۸۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ سے پوچھا کہ آپ ہمارے پاس اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ " وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ .... الآیہ (اور ہم تیرے رب کے حکم کے سوا نہیں اترتے، اسی کا ہے جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اسکے درمیان ہے اور تیرا رب بھولنے والا نہیں۔ مریم۔ آیت ۶۴۔) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

١٠٨٦: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۰۸۶: سدّی کہتے ہیں کہ میں نے مرہ ہمدانی سے اس آیت کی تفسیر پوچھی " وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ... الآیہ (اور ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا اس پر گزر نہ ہو اور یہ تیرے رب پر لازم مقرر کیا ہوا ہے۔ مریم۔ آیت ۷۱) تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابن مسعودؓ نے نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ آپؐ نے فرمایا: لوگ دوزخ سے گزریں گے اور اپنے اعمال کے مطابق اس سے دور ہوں گے۔ چنانچہ پہلا گروہ بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گا۔ دوسرا گروہ ہوا کی طرح پھر گھوڑے کی رفتار سے پھر اونٹ کے سوار کی طرح پھر انسان کی دوڑ کی مانند اور آخر میں چلنے والے کی طرح دوزخ سے گزریں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ اس حدیث کو سدّی سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے۔

١٠٨٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا قَالَ يَرِدُوْنَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ السُّدِّيِّ بِمِثْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قُلْتُ لِشُعْبَةَ اِنَّ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنِيْ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ السُّدِّيِّ مَرْفُوْعًا وَلٰكِنِّيْ اَدَعُهُ عَمْدًا.

۱۰۸۷: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ " وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ... الآیہ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لوگ جہنم سے گزریں گے اور پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق اس سے دور ہوتے جائیں گے۔ محمد بن بشار بھی عبدالرحمٰن سے وہ شعبہ سے اور وہ سدّی سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو بتایا کہ اسرائیل، سدی سے مرہ کی حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں تو وہ کہنے لگے کہ میں نے بھی یہ حدیث سدّی سے مرفوعاً سنی ہے۔ اور جان بوجھ کر اسے مرفوع نہیں کرتا۔

١٠٨٨: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَئِيْلَ اِنِّيْ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ قَالَ فَيُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تُنْزَلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِيْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا وَاِذَا اَبْغَضَ

۱۰۸۸: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ تو جبرائیل کو فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ آسمان والوں میں اس کا اعلان کرتا ہے اور پھر اسکی محبت زمین والوں کے دلوں میں اتار دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے " اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُو الصَّالِحَاتِ ... الآیہ (بیشک جو ایمان لائے اور نیک کام

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرَائِیْلَ اِنِّی قَدْ اَبْغَضْتُ فُلاَنًا فَیُنَادِیْ فِی السَّمَاءِ ثُمَّ تُنْزَلُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِی الْاَرْضِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْرَوٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٰذَا.

کئے عنقریب رحمٰن ان کے لیے محبت پیدا کرے گا۔ مریم۔ آیت (۹۶) اور اگر اللہ تعالیٰ کسی سے بغض رکھتا ہے تو جبرائیل سے کہہ دیتا ہے کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں اور وہ آسمان والوں میں اعلان کر دیتا ہے۔ پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس سے بغض پیدا کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار بھی اپنے والد سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۰۸۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ یَقُوْلُ جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلِ السَّهْمِیَّ اَتَقَاضَاهُ حَقًّالِیْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَا اُعْطِیْکَ حَتّٰی تَکْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتّٰی تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّیْ لَمَیِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ لِیْ هُنَاکَ مَالاً وَّ وَلَدًا فَاَقْضِیْکَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالاً وَّوَلَدًا اَلْاٰیَةَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۰۸۹: حضرت خباب بن ارتؓ کہتے ہیں کہ میں عاص بن وائل سے اپنا حق لینے کے لیے گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں تمہیں اس وقت تک تمہارا حق نہیں دوں گا جب تک تم محمد (ﷺ) کا انکار نہیں کرو گے۔ میں نے کہا میں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ تم مر کر دوبارہ زندہ کر دیئے جاؤ۔ اس نے کہا کیا میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا۔ میں نے کہا ''ہاں''۔ وہ کہنے لگا: وہاں میرا مال اور اولاد ہوگی لہٰذا میں وہیں تمہارا حق ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ '' اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا''..... الآیہ (کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہتا ہے کہ مجھے ضرور مال اور اولاد ملے گی۔ مریم: آیت :۷۷) ہناد بھی ابومعاویہ سے اور وہ اعمش سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ سورہ مریم : حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام سے ایک ہزار سال پہلے گذرے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد پہلے نبی و رسول ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے تیس (۳۰) صحیفے نازل فرمائے اور سب سے پہلے انسان ہیں جنہوں نے قلم سے لکھنا اور کپڑا سینا ایجاد کیا ان سے پہلے عموماً جانوروں کی کھال بجائے لباس استعمال کرتے تھے اور سب سے پہلے ناپ تول کے طریقے بھی آپ نے ایجاد کئے اور اسلحہ کی ایجاد بھی آپ سے شروع ہوئی۔ آپ نے اسلحہ تیار کر کے بنو قابیل سے جہاد کیا۔ حدیث باب میں ان کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بارے میں حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ کعب احبار کی اسرائیلی روایات میں سے ہے اور ان میں سے بعض منکر اور اجنبی ہیں اور یہ قطعی نہیں ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ طٰهٰ

سورۂ طٰہٰ کی تفسیر

۱۰۹۰ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ

۱۰۹۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

شُمَيْلٍ نَا صَالِحُ بْنُ اَبِى الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرٰى لَيْلَةً حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْكَرٰى اَنَاخَ فَعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَصَلّٰى بِلَالٌ ثُمَّ تَسَانَدَ اِلٰى رَاحِلَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اَحَدًا مِنْهُمْ وَكَانَ اَوَّلُهُمْ اسْتِيْقَاظًا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَىْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ بِاَبِىْ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ بِنَفْسِى الَّذِىْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوْا ثُمَّ اَنَاخَ فَتَوَضَّأَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَ صَلَاتِهِ فِى الْوَقْتِ فِىْ تَمَكُّثٍ ثُمَّ قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَصَالِحُ بْنُ اَبِى الْاَخْضَرِ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

ﷺ خیبر سے مدینہ لوٹے تو آپ ﷺ کو رات میں چلتے ہوئے نیند آ گئی۔ آپ نے اونٹ بٹھائے اور سو گئے پھر آپؐ نے فرمایا: کہ بلالؓ آج رات ہمارے لیے ہوشیار رہنا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت بلالؓ نے نماز پڑھی اور اپنے کجاوے سے ٹیک لگا کر مشرق کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ پھر ان کی آنکھوں میں نیند غالب آ گئی اور پھر ان میں سے کوئی بھی نہ جاگ سکا اور سب سے پہلے جاگنے والے نبی اکرم ﷺ ہی تھے آپؐ نے فرمایا: بلالؓ یہ کیا ہوا۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان میری روح کو بھی اسی (نیند) نے پکڑ لیا تھا جس نے آپ کی روح کو پکڑا تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: چلو اونٹوں کو لے کر چلو پھر تھوڑا آ گئے جا کر اونٹ دوبارہ بٹھائے اور وضو کر کے اسی طرح نماز پڑھی جیسے اس (یعنی نماز) کے وقت میں ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: "اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ ...... الآیۃ" (اور نماز قائم رکھ میری یادگاری کو۔ طٰہٰ آیت: ۱۴) یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس حدیث کو کئی حفاظ حدیث زہری سے وہ سعید بن میسب سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہوئے حضرت ابوہریرہؓ کا تذکرہ نہیں کرتے۔ صالح بن ابی خضر حدیث میں ضعیف ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان اور کچھ راوی انہیں حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

خلاصہ سورۃ: اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ کا مطلب یہ ہے کہ نماز کی روح ذکر اللہ ہے اور نماز اول سے آخر تک ذکر ہی ذکر ہے زبان سے بھی دل سے بھی اور دوسرے اعضاء سے بھی نماز میں ذکر اللہ سے غفلت نہ ہونی چاہئے اور حدیث باب سے یہ ثابت ہے اگر کوئی شخص نیند میں مغلوب ہو گیا یا کسی کام میں لگ کر بھول گیا اور نماز کا وقت نکل گیا تو جب نیند سے بیدار ہو یا بھول پر تنبہ ہوا اور نماز یاد آئے اسی وقت نماز کی قضا پڑھ لے۔

مِنْ سُوْرَةِ الْاَنْبِيَاءِ

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسَى الْبَغْدَادِىُّ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

سورۂ انبیاء کی تفسیر

۱۰۹۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھا اور عرض کیا کہ میرے غلام مجھ سے جھوٹ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بْنُ غَزْوَانَ اَبُوْ نُوْحٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلاً قَعَدَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِىْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِىْ وَيَخُوْنُوْنَنِىْ وَيَعْصُوْنَنِىْ وَاَشْتُمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لاَ لَكَ وَلاَ عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلاً لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِىْ وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلاَ تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا اَلْاٰيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِىْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ اَحْرَارٌ كُلُّهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ وَقَدْ رَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

بولتے، خیانت کرتے اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔ لہٰذا میں انہیں گالیاں دیتا اور مارتا ہوں مجھے بتائیے کہ میرا اور ان کا کیا حال ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: انکی خیانت، نافرمانی اور جھوٹ بولنے کا تمہاری سزا سے تقابل کیا جائیگا۔ اگر سزا ان کے جرموں کے مطابق ہوئی تو تم اور وہ برابر ہو گئے نہ ان کا تم پر حق رہا اور نہ تمہارا ان پر اگر تمہاری سزا کم ہوئی تو یہ تمہاری فضیلت کا باعث ہوگا اور اگر تمہاری سزا ان کے جرموں سے بڑھ گئی تو تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ پھر وہ شخص روتا چلاتا ہوا وہاں سے چلا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ " وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ .... الآیہ" (اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہوگا تو اسے بھی ہم لے آئیں گے اور ہم ہی حساب لینے کیلئے کافی ہیں۔ الانبیاء ۴۷۔) اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں ان کے اور اپنے لیے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھتا کہ انہیں آزاد کردوں میں آپ کو گواہ بنا کر آزاد کرتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف عبدالرحمٰن بن غزوان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُوْسٰى نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَيْلُ وَادٍ فِىْ جَهَنَّمَ يَهْوِىْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ.

۱۰۹۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی ایک وادی ہے جس کا نام "ویل" ہے کافر اسکی گہرائی میں پہنچنے سے پہلے اس میں چالیس برس تک گرتا رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۹۳: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ ثَنِىْ اَبِىْ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ فِىْ شَىْءٍ

۱۰۹۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین جھوٹ بولے تھے ایک یہ کہ کافروں سے کہا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ وہ بیمار نہیں تھے۔ دوسرا جب انہوں نے (اپنی بیوی) سارہ کو بہن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قَطُّ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ قَوْلِهٖ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَلَمْ یَکُنْ سَقِیْمًا وَ قَوْلِهٖ لِسَارَۃَ اُخْتِیْ وَقَوْلِهٖ بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ هٰذَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

بتایا اور تیسرا جب ان سے بتوں کو توڑنے والے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ان کے بڑے کا کام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَکِیْعٌ وَ وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالُوْا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّکُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ عُرَاۃً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِیْدُهٗ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ یُکْسٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِبْرَاهِیْمُ وَاِنَّهٗ سَیُؤْتٰی بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِیْ فَیُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّادُمْتُ فِیْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ اَلْاٰیَةَ فَیُقَالُ هٰؤُلَاءِ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ.

۱۰۹۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نصیحت کرنے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ قیامت کے روز ننگے جسم اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے پھر یہ آیت پڑھی "کَمَا بَدَاْنَا ..... " الآیہ (جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ بھی پیدا کریں گے۔ یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے۔ بیشک ہم پورا کرنے والے ہیں۔ الانبیاء۔ آیت ۔۱۰۴۔) پھر آپؐ نے فرمایا کہ جس کو سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے۔ وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ پھر میری امت کے بعض لوگوں کو بائیں طرف لے جایا جائے گا۔ تو میں کہوں گا یا اللہ یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب دیا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ آپؐ کے بعد انہوں نے دین میں نئی چیزیں ایجاد کی تھیں۔ پھر میں اللہ کے نیک بندے (عیسیٰؑ) کی طرح عرض کروں گا" وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا"..... الآیہ آپؐ نے جس دن سے انہیں چھوڑا تھا اسی دن سے یہ مرتد ہو گئے تھے۔

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ النُّعْمَانِ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوَاهُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ النُّعْمَانِ.

۱۰۹۵: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ مغیرہ بن نعمان سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی نعمان بن مغیرہ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

خلاصہ سورۃ انبیاء: موازین میزان کی جمع ہے جو ترازو کے معنی میں آتا ہے موازین جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے اس کے بارے میں جمہور علماء اس پر متفق ہیں کہ میزان ایک ہی ہوگی اس کو صیغہ جمع اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ وہ بہت سی موازین (ترازوؤں) کا کام دے گی کیونکہ ساری مخلوقات آدم علیہ السلام سے قیامت تک جن کی تعداد اللہ ہی جانتا ہے ان سب کے اعمال کو یہی ترازو تولے گی۔ حدیث باب سے محاسبہ اعمال ثابت ہوا ہے کہ ہر بندہ نے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے حدیث نمبر ۱۰۹۴ سے یہ ثابت ہوا کہ دین محمدیؐ میں اپنی طرف سے بدعات اور شرکیہ رسوم وافعال کو ایجاد کرنا حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے حوض کوثر سے محرومی کا سبب ہوگا اور جہنم میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ

۱۰۹۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا نَزَلَتْ يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ اِلٰی قَوْلِهٖ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ يَوْمٍ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِکَ يَوْمٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاٰدَمَ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدٌ اِلَی الْجَنَّةِ فَاَنْشَأَ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنْ تَمَّتْ وَاِلَّا كُمِّلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْاُمَمِ اِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِیْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ اَوْ كَالشَّامَةِ فِیْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبْعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا قَالَ وَلَا اَدْرِیْ قَالَ الثُّلُثَيْنِ اَمْ لَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

سورۂ حج کی تفسیر

۱۰۹۶: حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ’’یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا..... ‘‘(اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے جس دن اسے دیکھو گے، ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پینے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تجھے لوگ مدہوش نظر آئیں گے اور وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہوگا۔ الحج۔ آیت ۲) تو آپؐ سفر میں تھے۔ آپؐ نے ہم سے پوچھا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کہیں گے کہ دوزخ کیلئے لشکر تیار کرو۔ وہ عرض کریں گے: یا اللہ وہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نو سو ننانوے آدمی دوزخ میں اور ایک جنت میں جائے گا۔ مسلمان یہ سن کر رونے لگے تو آپؐ نے فرمایا: اللہ کی قربت اختیار کرو اور سیدھی راہ اختیار کرو اس لیے کہ ہر نبوت سے پہلے جاہلیت کا زمانہ تھا لہٰذا انہی سے دوزخ کی گنتی پوری کی جائے گی۔ اگر پوری ہوگئی تو ٹھیک ورنہ منافقین سے پوری کی جائے گی پھر پچھلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری مثال اس طرح ہے جیسے گوشت کا وہ ٹکڑا جو کسی جانور کے ہاتھ میں اندر کی طرف ہوتا ہے۔ یا پھر جیسے کسی اونٹ کے پہلو میں تل۔ پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کی چوتھائی تعداد ہو۔ اس پر تمام صحابہ کرامؓ نے اللہ اکبر کہا۔ پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو گے۔ اس پر بھی سب نے تکبیر کہی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف حصہ ہو گے۔ صحابہ کرامؓ نے پھر تکبیر کہی۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ آپؐ نے دو تہائی کہا یا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حسن سے عمران بن حصین کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۰۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۷: حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ صحابہ کرامؓ آگے پیچھے ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز سے یہ دو آیتیں پڑھیں۔ ’’یٰاَیُّھَا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فِیْ سَفَرٍ فَتَفَاوَتَ بَیْنَ اَصْحَابِہٖ فِی السَّیْرِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْتَہٗ بِھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ اِلٰی قَوْلِہٖ وَلٰکِنْ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِکَ اَصْحَابُہٗ حَثُّوا الْمَطِیَّ وَعَرَفُوْا اَنَّہٗ عِنْدَ قَوْلٍ یَقُوْلُہٗ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ اَیَّ یَوْمٍ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِکَ یَوْمٌ یُنَادِی اللّٰہُ فِیْہِ اٰدَمَ فَیُنَادِیْہِ رَبُّہٗ فَیَقُوْلُ یَا اٰدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَیَقُوْلُ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعُ مِائَۃٍ وَتِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَ وَاحِدٌ اِلَی الْجَنَّۃِ فَیَئِسَ الْقَوْمُ حَتّٰی مَا اَبْدَوْا بِضَاحِکَۃٍ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ بِاَصْحَابِہٖ قَالَ اعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّکُمْ لَمَعَ خَلِیْقَتَیْنِ مَا کَانَتَا مَعَ شَیْءٍ اِلَّا کَثَّرَتَاہُ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ وَبَنِیْ اِبْلِیْسَ قَالَ فَسُرِّیَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِیْ یَجِدُوْنَ قَالَ اعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ مَا اَنْتُمْ فِی النَّاسِ اِلَّا کَالشَّامَۃِ فِیْ جَنْبِ الْبَعِیْرِ اَوْ کَالرَّقْمَۃِ فِیْ ذِرَاعِ الدَّابَّۃِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۰۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِی اللَّیْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْبَیْتُ الْعَتِیْقَ لِاَنَّہٗ لَمْ یَظْھَرْ عَلَیْہِ جَبَّارٌ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

النَّاسُ اتَّقُوْا .... " جب صحابہ کرامؓ نے آپ کی آواز سنی تو سمجھ گئے کہ آپ ﷺ کوئی بات کہنے والے ہیں لہٰذا اپنی سواریوں کو دوڑا کر (آگے آگئے) آپؐ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو پکاریں گے وہ جواب دیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے آدم علیہ السلام جہنم کے لیے لشکر تیار کرو۔ وہ کہیں گے :اے اللہ وہ کونسا لشکر ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہر ہزار آدمیوں میں سے نوسوننانوے جہنمی اور ایک جنتی ہے۔ اس بات سے لوگ مایوس ہوگئے۔ یہاں تک کہ کوئی مسکرا بھی نہیں سکا۔ چنانچہ جب نبی اکرم ﷺ نے صحابہؓ کو غمگین دیکھا تو آپؐ نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت دو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہوں گی جو جس کسی کے ساتھ مل جائیں انکی تعداد زیادہ کردیں گی۔ ایک یاجوج ماجوج اور دوسری جو شخص نبی آدم اور اولاد ابلیس سے مرگئے۔ راوی فرماتے ہیں یہ سنکر صحابہ کرامؓ کی پریشانی ختم ہوگئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت دو کیونکہ تمہاری دوسری امتوں کے مقابلے میں تعداد صرف اتنی ہے جیسے کسی اونٹ کے پہلو میں تل کسی جانور کے ہاتھ کے اندر کا گوشت۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۸: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ کا نام اس لیے بیت العتیق رکھا گیا کہ وہاں کوئی ظالم آج تک غالب نہیں آسکا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زہری اس حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ قتیبہ بھی لیث سے وہ عقیل سے وہ زہری سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۱۰۹۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ وَاِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَخْرَجُوْا نَبِيَّهُمْ لَيَهْلِكُنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ اَلْاٰيَةَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ قِتَالٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۰۹۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کو مکہ سے نکالا گیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے یہ ہلاک ہو جائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''اِنَّ الَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ .... الآیہ (جن سے کافر لڑتے ہیں انہیں بھی لڑنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ انکی مدد کرنے پر قادر ہے۔ الحج۔ آیت ۳۹۔) حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں جان گیا تھا کہ اب باہم قتال ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی اس حدیث کو سفیان سے وہ اعمش سے وہ مسلم بطین سے وہ سعید بن جبیرؓ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عباسؓ سے روایت نہیں۔

خلاصہ سورۂ حج: قرطبیؒ نے فرمایا کہ اس سورۃ کے عجائب میں سے یہ بات ہے کہ اس کی آیات نزول بعض کا رات میں، بعض کا دن میں، بعض کا سفر میں، بعض کا اقامت میں، بعض کا مکہ مکرمہ میں، بعض کا مدینہ منورہ میں، بعض کا جہاد کے وقت اور بعض کا صلح و امن کی حالت میں ہوا ہے اور اسی میں بعض آیات ناسخ ہیں اور بعض منسوخ۔ بعض محکم ہیں، بعض متشابہ کیونکہ تمام اصناف تنزیل پر مشتمل ہیں تو اس کی پہلی آیت حالت سفر میں نازل ہوئی حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے سامنے تلاوت فرمائی اور بعد میں اس کی تشریح بھی فرما دی جب صحابہ کرام نے قیامت کے ہولناک منظر کو سماعت کیا تو غمگین اور رنجیدہ خاطر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے تسلی دی اور فرمایا کہ تم بے فکر رہو جہنم جانے والا یاجوج ماجوج میں سے ایک ہزار اور تم سے ایک ہوگا یعنی میری امت میں سے یہ خطاب صرف صحابہ کو نہیں کیونکہ صحابہ کرامؓ تو سب کے سب ناجی ہیں۔ حدیث باب سے بعض حضرات سے استدلال کرتے ہوئے یہ قرار دیا ہے کہ زلزلہ حشر و نشر اور دوبارہ زندہ ہونے کے بعد ہوگا اور حقیقت ہے کہ قیامت سے پہلے زلزلہ ہونا بھی آیات قرآنیہ اور احادیث صحیح سے ثابت ہے اور حشر و نشر کے بعد ہونا اس حدیث سے ثابت ہے۔ واللہ اعلم

مِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنُوْنَ

سورۂ مؤمنون کی تفسیر

۱۱۰۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ كَدَوِيِّ

۱۱۰۰: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپؐ کے چہرے کے پاس شہد کی مکھی کی طرح گنگناہٹ محسوس ہوئی۔ ایک مرتبہ وحی نازل ہوئی ہم آپؐ کے پاس کچھ دیر ٹھہرے۔ جب وہ حالت ختم ہوئی تو آپؐ نے قبلے کی طرف رخ کیا اور دونوں ہاتھ بلند کیے اور یہ دعا کی اے اللہ ہمیں اور زیادہ دے اور کم نہ کر، ہمیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَ اَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَ اَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ.

عزت دے، ذلیل نہ کر، ہمیں عطا کر، محروم نہ کر، ہمیں غالب کر مغلوب نہ کر، ہمیں بھی راضی کر اور خود بھی ہم سے راضی ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مجھ پر ایسی دس آیات نازل کی گئی ہیں کہ اگر کوئی ان پر عمل کرے گا۔ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پھر آپؐ نے سورہ مومنون کی پہلی دس آیات پڑھیں "قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ .... الخ"

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُوْرٍ يَقُوْلُ رَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَمَنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَدِيْمًا فَاِنَّهُمْ اِنَّمَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَ بَعْضُهُمْ لَا يَذْكُرُ فِيْهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَمَنْ ذَكَرَ فِيْهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ فَهُوَ اَصَحُّ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرُبَّمَا ذَكَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنَ يَزِيْدَ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ.

۱۱۰۱: محمد بن ابان، عبدالرزاق سے وہ یونس بن سلیم سے وہ یونس بن یزید سے اور وہ زہری سے اسی سند سے اسی کے ہم معنیٰ حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث سے صحیح ہے۔ اسحٰق بن منصور بھی، احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور اسحٰق بن ابراہیم سے وہ عبدالرزاق سے وہ یونس بن سلیم سے وہ یونس بن یزید سے اور وہ زہری سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ جس نے یہ حدیث عبدالرزاق سے سنی وہ اس میں یونس بن یزید کا ذکر کرتے ہیں۔ جب کہ بعض حضرات ان کا ذکر نہیں کرتے۔ جن احادیث میں یونس بن یزید کا ذکر ہے وہ زیادہ صحیح ہیں۔ عبدالرزاق بھی کبھی یونس کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی یونس کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۱۰۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ اُصِيْبَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ اَصَابَ خَيْرًا اِحْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَاِنْ لَمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِيْ جَنَّةٍ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى وَ الْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَاَفْضَلُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ.

۱۱۰۲: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ربیع بنت نضر کے صاحبزادے حارثہ بن سراقہ کو بدر کے دن ایک تیر لگا نہ معلوم کس نے مارا۔ چنانچہ حضرت ربیع بنت نضر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: مجھے حارثہ کے متعلق بتائیے۔ اگر خیر سے ہے تو ثواب کی امید رکھوں اور صبر کروں اور اگر ایسا نہیں تو اس کے لیے زیادہ سے زیادہ دعا کی کوشش کروں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ام حارثہؓ جنت میں کئی باغ ہیں اور تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔ فردوس جنت کی بلند زمین ہے اور یہ درمیان میں ہے اور سب سے افضل ہے۔ یہ حدیث انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ نَا مَالِکُ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ الْهَمْدَانِیِّ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ اَهُمُ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَیَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا یَا بِنْتَ الصِّدِّیْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِیْنَ یَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ یَخَافُوْنَ اَنْ لَا یُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ وَرُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

۱۱۰۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق پوچھا ''وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ .... الآیۃ'' (اور جو دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور انکے دل اس سے ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ المؤمنون ۔۶۰) اور عرض کیا کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اے صدیقؓ کی بیٹی ''نہیں'' بلکہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے نماز پڑھتے، صدقہ دیتے اور اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان سے قبول نہ کیا جائے۔ یہی لوگ اچھے اعمال میں جلدی کرتے اور سبقت لے جاتے ہیں۔ یہ حدیث عبدالرحمٰن بن سعید بھی ابو حازم سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ یَزِیْدَ اَبِیْ شُجَاعٍ عَنْ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِیْهَا کَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِیْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعَالِیَةُ حَتّٰی تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِیْ شَفَتُهُ السُّفْلٰی حَتّٰی تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ.

۱۱۰۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''وَهُمْ فِیْهَا کَالِحُوْنَ ...'' (اور وہ اس میں بدشکل ہو رہے ہونگے۔ المؤمنون آیت:۱۰۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ آگ اسے اس طرح بھون دے گی کہ اس کا اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان پہنچ جائے گا اور نچلا ہونٹ لٹک کر ناف کو چھونے لگے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

خلاصہ سورۂ مؤمنون: اس سورۃ میں مؤمن کامل کی وہ سات اوصاف ذکر کی گئی ہیں جس میں فلاح دنیا و آخرت کا وعدہ ہے۔ فلاح قرآن وسنت میں بکثرت استعمال ہوا ہے اذان و اقامت میں پانچ وقت ہر مسلمان کو فلاح کی طرف دعوت دی جاتی ہے فلاح کے معنی یہ ہیں کہ ہر مراد حاصل ہو اور ہر تکلیف دور ہو یہ لفظ جتنا مختصر ہے اتنا ہی جامع ایسا ہے کہ کوئی انسان اس سے زیادہ کسی چیز کی خواہش کر ہی نہیں سکتا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النُّوْرِ

سورۂ نور کی تفسیر

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ مَرْثَدُ بْنُ اَبِیْ مَرْثَدٍ وَکَانَ رَجُلًا یَحْمِلُ الْاَسْرٰی مِنْ مَکَّةَ حَتّٰی یَاْتِیَ

۱۱۰۵: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام مرثد بن ابی مرثد تھا وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینہ پہنچایا کرتا تھا۔ مکہ میں ایک زانیہ عورت تھی جس کا نام عناق تھا وہ اسکی دوست تھی۔ مرثد نے مکہ کے قیدیوں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بِهِمُ الْمَدِينَةَ قَالَ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَةً لَهُ وَأَنَّهُ كَانَ وَعَدَ رَجُلاً مِنْ أُسَارَى مَكَّةَ يَحْمِلُهُ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ قَالَ فَجَاءَتْ عَنَاقُ فَأَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّي بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ إِلَيَّ عَرَفَتْ فَقَالَتْ مَرْثَدٌ فَقُلْتُ مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلاً هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللَّهُ الزِّنَا قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هَذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ أُسَرَاءَكُمْ قَالَ فَتَبِعَنِي ثَمَانِيَةٌ وَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى غَارٍ أَوْ كَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءُوا حَتَّى قَامُوا عَلَى رَأْسِي فَبَالُوا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلَى رَأْسِي وَأَعْمَاهُمُ اللَّهُ عَنِّي قَالَ ثُمَّ رَجَعُوا وَرَجَعْتُ إِلَى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ وَكَانَ رَجُلاً ثَقِيلاً حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الإِذْخِرِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ أَكْبُلَهُ فَجَعَلْتُ أَحْمِلُهُ وَيُعْيِينِي حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحُ عَنَاقًا فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ الزَّانِي لاَ يَنْكِحُ إِلاَّ زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لاَ يَنْكِحُهَا إِلاَّ زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْثَدُ الزَّانِي لاَ يَنْكِحُ إِلاَّ زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لاَ يَنْكِحُهَا إِلاَّ زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَلاَ تَنْكِحْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلاَعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِي

میں سے ایک سے وعدہ کیا ہوا تھا کہ وہ اسے مدینہ پہنچائے گا۔ مرثد کہتے ہیں کہ میں (مکہ) آیا اور ایک دیوار کی اوٹ میں ہوگیا۔ چاندنی رات تھی کہ اتنے میں عناق آئی اور دیوار کے ساتھ میرے سائے کی سیاہی کو دیکھ لیا۔ جب میرے قریب پہنچی تو پہچان گئی اور کہنے لگی کہ تم مرثد ہو۔ میں کہا ہاں مرثد ہوں۔ کہنے لگی اھلاً ومرحبا (خوش آمدید)۔ آج کی رات ہمارے یہاں قیام کرو۔ مرثد فرماتے ہیں کہ میں نے کہا عناق، اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دیا ہے اس نے زور سے کہا: خیمے والو: یہ آدمی تمہارے قیدیوں کو لے جاتا ہے۔ چنانچہ آٹھ آدمی میرے پیچھے دوڑے۔ میں (خندمہ) ایک پہاڑ کی طرف بھاگا اور وہاں پہنچ کر ایک غار دیکھا اور اس میں گھس گیا۔ وہ لوگ آئے اور میرے سر پر کھڑے ہوگئے اور وہاں پیشاب بھی کیا جو میرے سر پر ٹھہرنے لگے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں مجھے دیکھنے سے اندھا کر دیا اور وہ واپس چلے گئے۔ پھر میں بھی اپنے قیدی ساتھی کے پاس گیا اور اسے اٹھایا۔ وہ کافی بھاری تھا۔ میں اسے لے کر اذخر کے مقام تک پہنچا۔ پھر اسکی زنجیریں توڑیں اور اسے پیٹھ پر لاد لیا۔ وہ مجھے تھکا دیتا تھا یہاں تک کہ میں مدینہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میں عناق سے نکاح کروں گا۔ آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ یہ آیات نازل ہوئی۔ ''اَلزَّانِي لاَ يَنْكِحُ ... الآیہ (بدکار مرد نہیں نکاح کرتا مگر عورت بدکار سے یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہیں کرتا مگر بدکار مرد یا مشرک اور یہ حرام ہوا ہے ایمان والوں پر۔ النور۔ آیت ۳) اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے نکاح نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۱۰۶: حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ مصعب بن زبیر کی امارت کے زمانے میں مجھ سے کسی نے لعان کرنے والے مرد و عورت کا حکم پوچھا کہ کیا انہیں الگ کر دیا جائے؟ میں جواب نہ دے سکا تو اٹھا اور عبداللہ بن عمرؓ کے گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِيْ فَقَالَ لِيَ ابْنُ جُبَيْرٍ اُدْخُلْ مَاجَاءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْاَنَّ اَحَدَنَا رَاٰى امْرَاَةً عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَاتِ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَ ذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

جب اجازت چاہی تو کہا گیا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہیں۔انہوں نے میری آواز سن لی تھی۔فرمانے لگے ابن جبیرؓ آ جاؤ۔تم کسی کام ہی سے آئے ہوگے۔میں گھر میں داخل ہوگیا۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ کجاوے کے نیچے بچھایا جانے والا اثاث بچھا کر اس پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا: ابوعبدالرحمٰن کیا لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کردی جاتی ہے۔وہ فرمانے لگے سبحان اللہ:ہاں اور جس نے سب سے پہلے یہ مسلہ پوچھا وہ فلاں بن فلاں ہیں ۔وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو برائی (بے حیائی،زنا) کرتے ہوئے دیکھے تو کیا کرے۔اگر وہ بولے تو بھی یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر خاموش رہے تو بھی بہت بڑی چیز پر خاموش رہے۔آپؐ خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہیں دیا۔اسکے بعد (کچھ دنوں بعد) وہ دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے آپؐ سے جس چیز کے متعلق پوچھا تھا۔میں اس میں مبتلا ہوگیا ہوں ۔اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی یہ آیات نازل فرمائیں" وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ ... الآیۃ"(پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور یہ آیات پڑھ کر سنانے کے بعد اسے نصیحت کی، سمجھایا اور بتایا کہ دنیاوی سزا آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ:اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں نے اس پر جھوٹی تہمت نہیں لگائی پھر آپ عورت کی طرف مڑے اور اسے بھی اسی طرح سمجھایا لیکن اس نے بھی یہی کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میرا شوہر سچا نہیں۔اس کے بعد آپؐ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار شہادتیں دیں کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت۔پھر عورت نے بھی چار شہادتیں دیں کہ وہ جھوٹا ہے اور اگر وہ سچا ہو تو اس پر (عورت پر) اللہ کا غضب ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سہل بن سعدؓ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سے بھی روایت ہے۔

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَبِیْ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَیَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِیْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَیِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ اِذَا رَاٰی اَحَدُنَا رَجُلًا عَلٰی امْرَاَتِهٖ اَیَلْتَمِسُ الْبَیِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْبَیِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ لَصَادِقٌ وَلَیُنْزِلَنَّ فِیْ اَمْرِیْ مَا یُبَرِّئُ ظَهْرِیْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ فَقَرَأَ اِلٰی اَنْ بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِمَا فَجَاءَا فَقَالَ هِلَالُ بْنُ اُمَیَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ قَالُوْا لَهَا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَسَتْ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنْ سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِیْ سَائِرَ الْیَوْمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَیْنَیْنِ سَابِغَ الْاَلْیَتَیْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ فَهُوَ لِشَرِیْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰی مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَاْنٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَهٰكَذَا رَوٰی عَبَّاسُ بْنُ مَنْصُوْرٍ هٰذَا

۱۱۰۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یا تو گواہ پیش کرو یا پھر تم پر حد جاری کی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا کہ اگر کوئی کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھے تو کیا گواہ تلاش کرتا پھرے۔ لیکن آپ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ یا پھر تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں یقیناً سچا ہوں اور میرے متعلق ایسی آیات نازل ہوں گی جو میری پیٹھ کو حد سے نجات دلائیں گی۔ چنانچہ یہ آیات نازل ہوئیں "وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ ... الآیہ" (اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور انکے لیے سوائے اپنے اور کوئی گواہ نہیں تو ایسے شخص کی گواہی کی یہ صورت ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ بیشک وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہے تو عورت کی سزا کو یہ بات دور کر دے گی کہ اللہ کو گواہ کر کے چار مرتبہ یہ کہے کہ بے شک وہ سراسر جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ بے شک اس پر اللہ کا غضب پڑے اگر وہ سچا ہے۔ النور آیت: ۹) تو لوگوں نے کہا کہ یہ گواہی اللہ کے غضب کو لازم کر دے گی۔ چنانچہ وہ ہچکچائی اور ذلت کی وجہ سے سر جھکا لیا۔ یہاں تک کہ ہم لوگ سمجھے کہ یہ اپنی گواہی سے لوٹ کر (زنا کا اقرار کر لے گی) لیکن وہ کہنے لگی: میں اپنی قوم کو سارا دن رسوا نہیں کروں گی۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو اگر یہ ایسا بچہ پیدا کرے جس کی آنکھیں سیاہ کولہے موٹے اور رانیں موٹی ہوں تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے۔ (ولد الزنا ہے) پھر ایسا ہی ہوا اور آپؐ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعان کا حکم نہ نازل ہو چکا ہوتا تو میرا اور اس کا معاملہ کچھ اور ہوتا (یعنی حد جاری کی جاتی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عباد بن منصور یہ حدیث عکرمہ رضی اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْحَدِيثَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلاً وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

تعالیٰ عنہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں ایوب بھی یہ حدیث عکرمہ سے نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرسل ہے۔

۱۱۰۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِيَ الَّذِيْ ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيَّ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِيْ اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْا بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِيْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ اَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ اُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ اَمَا وَاللّٰهِ اَنْ لَوْ كَانُوْا مِنَ الْاَوْسِ مَا اَحْبَبْتَ اَنْ تَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ وَمَعِيَ اُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمِّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمِّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمِّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَسُبُّهٗ اِلَّا فِيْكِ فَقُلْتُ فِيْ اَيِّ شَأْنِيْ قَالَتْ فَبَقَرَتْ اِلَيَّ الْحَدِيْثَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِيْ وَكَانَ الَّذِيْ خَرَجْتُ لَهٗ لَمْ اَخْرُجْ لَا اَجِدُ مِنْهُ قَلِيْلًا وَلَا كَثِيْرًا وَوَعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۰۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب میرے متعلق لوگوں میں تذکرہ ہونے لگا جس کی مجھے بالکل خبر نہ تھی تو رسول اللہ ﷺ میرے متعلق خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور تشہد کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: لوگو مجھے ان لوگوں کے متعلق مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی پر تہمت لگائی ہے۔ اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی میں کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی۔ اور اس میں بھی کوئی برائی نہیں دیکھی جس کے ساتھ ان لوگوں نے اسے متہم کیا وہ میری عدم موجودگی میں کبھی میرے گھر میں داخل نہیں ہوا۔ پھر وہ ہر سفر میں میرے ساتھ شریک رہا ہے۔ اس پر سعد بن معاذؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں انکی گردنیں اتار دوں۔ قبیلۂ خزرج کا ایک شخص کھڑا ہوا (حسان بن ثابت کی والدہ انکی برادری سے تعلق رکھتی تھی) اور (سعد سے) کہنے لگا۔ اللہ کی قسم تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ اللہ کی قسم اگر ان لوگوں کا تعلق قبیلۂ اوس سے ہوتا تو تم کبھی یہ بات نہ کرتے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ مسجد ہی میں اوس وخزرج کے درمیان لڑائی کا خدشہ ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے اس کا علم بھی نہیں تھا۔ اس روز شام کے وقت میں ام مسطح کے ساتھ کسی کام کیلئے نکلی (چلتے ہوئے) ام مسطح کو ٹھوکر لگی تو کہنے لگیں مسطح ہلاک ہو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے کہا کیا بات ہے آپ اپنے بیٹے کو کیوں کوس رہی ہیں۔ وہ خاموش ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد پھر ٹھوکر لگی اور مسطح کی ہلاکت کی بددعا کی۔ میں نے دوبارہ ان سے پوچھا لیکن اس مرتبہ بھی وہ خاموش رہیں۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو میں نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ آپ اپنے بیٹے کے لیے بددعا کرتی ہیں۔ ام مسطح کہنے لگیں: اللہ کی قسم میں اسے تمہاری وجہ سے ہی کوس رہی ہوں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَسَلَّمَ اَرْسِلْنِیْ اِلٰی بَیْتِ اَبِیْ فَاَرْسَلَ مَعِیَ الْغُلَامَ
فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ اُمَّ رُوْمَانَ فِی السِّفْلِ وَاَبُوْ
بَكْرٍ فَوْقَ الْبَیْتِ یَقْرَأُ فَقَالَتْ اُمِّیْ مَا جَاءَ بِکِ یَابُنَیَّةُ
قَالَتْ فَاَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِیْثَ فَاِذَا هُوَ لَمْ
یَبْلُغْ مِنْهَا مَابَلَغَ مِنِّیْ فَقَالَتْ یَابُنَیَّةُ خَفِّفِیْ عَلَیْکِ
الشَّاْنَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَاَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ
رَجُلٍ یُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِیْلَ فِیْهَا فَاِذَا
هِیَ لَمْ یَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّیْ قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهٖ
اَبِیْ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَتْ نَعَمْ
وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَیْتُ فَسَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ صَوْتِیْ وَهُوَ
فَوْقَ الْبَیْتِ یَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِاُمِّیْ مَا شَاْنُهَا قَالَتْ
بَلَغَهَا الَّذِیْ ذُكِرَ مِنْ شَاْنِهَا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ فَقَالَ
اَقْسَمْتُ عَلَیْکِ یَا بُنَیَّةُ اِلَّا رَجَعْتِ اِلٰی بَیْتِکِ
فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِلٰی بَیْتِیْ وَسَاَلَ عَنِّیْ خَادِمَتِیْ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ
مَا عَلِمْتُ عَلَیْهَا عَیْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰی
تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ خَمِیْرَتَهَا اَوْ عَجِیْنَتَهَا
وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَصْدِقِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ فَقَالَتْ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَیْهَا اِلَّا مَا یَعْلَمُ
الصَّائِغُ عَلٰی تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ فَبَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِکَ
الرَّجُلَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا
كَشَفْتُ كَنَفَ اُنْثٰی قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُتِلَ شَهِیْدًا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاَصْبَحَ اَبَوَایَ عِنْدِیْ فَلَمْ یَزَالَا
عِنْدِیْ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِیْ
اَبَوَایَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَشِمَالِیْ فَتَشَهَّدَ النَّبِیُّ ﷺ
وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ یَا

(حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔) میں نے پوچھا میرے متعلق کس وجہ سے؟ اس پر انہوں نے ساری حقیقت کھول کر بیان کردی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی یہی بات ہے؟ وہ کہنے لگیں ہاں: اللہ کی قسم میں واپس لوٹ گئی اور جس کام کیلئے نکلی تھی اسکی ذرا سی بھی حاجت باقی نہ رہی اور پھر مجھے بخار ہوگیا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے میرے والد کے گھر بھیج دیجئے۔ آپؐ نے میرے ساتھ ایک غلام کو بھیج دیا۔ میں گھر میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ ام رومانؓ (حضرت عائشہؓ کی والدہ) نیچے ہیں اور ابوبکرؓ اوپر قرآن کریم پڑھ رہے ہیں (والدہ) نے پوچھا بیٹی کیسے آئی ہو؟ میں نے ان کے سامنے پورا قصہ بیان کیا۔ اور بتایا کہ اس کا لوگوں میں چرچا ہو چکا ہے۔ انہیں بھی اس سے اتنی تکلیف ہوئی جتنی مجھے ہوئی تھی۔ وہ مجھ سے کہنے لگیں۔ بیٹی گھبراؤ نہیں اس لیے کہ اللہ کی قسم کوئی خوبصورت عورت ایسی نہیں جس سے اسکی سوکنوں کے ہوتے ہوئے اس کا شوہر محبت کرتا ہو اور وہ (سوکنیں) اس سے حسد نہ کریں اور اس کے متعلق باتیں نہ بنائی جائیں یعنی انہیں وہ اذیت نہیں پہنچی جو مجھے ہوئی تھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا میرے والد بھی یہ بات جانتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق پوچھا تو بتایا کہ ہاں آپ بھی یہ بات جانتے ہیں۔ اس پر میں اور زیادہ غمگین ہوئی اور رونے لگی۔ حضرت ابوبکرؓ نے میرے رونے کی آواز سنی تو نیچے تشریف لائے اور میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اسے اپنے متعلق پھیلنے والی بات کا علم ہوگیا ہے۔ لہٰذا اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: بیٹی میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اپنے گھر واپس لوٹ جاؤ۔ میں واپس گئی تو رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور میری خادمہ سے میرے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم مجھے ان میں کسی عیب کا علم نہیں اتنا ضرور ہے کہ وہ (یعنی حضرت عائشہؓ) سو جایا کرتی تھیں اور بکری اندر داخل ہو کر آٹا کھا جایا کرتی تھی۔ (راوی کو

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَائِشَةُ اِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوْءً ا اَوْ ظَلَمْتِ فَتُوْبِيْ اِلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ قَالَتْ وَ جَاءَ تْ اِمْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ اَلاَ تَسْتَحْيِيْ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ اَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا وَوَعَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ اِلٰى اَبِيْ فَقُلْتُ اَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا اَقُوْلُ فَالْتَفَتُّ اِلٰى اُمِّيْ فَقُلْتُ اَجِيْبِيْهِ قَالَتْ اَقُوْلُ مَاذَا قَالَتْ فَلَمَّا لَمْ يُجِيْبَا تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَاَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ لَمْ اَفْعَلْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنِّيْ لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِيْ عِنْدَكُمْ لِيْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَاُشْرِبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ اِنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ وَاللّٰهِ يَعْلَمُ اَنِّيْ لَمْ اَفْعَلْ لَتَقُوْلُنَّ اَنَّهَا قَدْ بَاءَ تْ بِهَا عَلٰى نَفْسِهَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلاً قَالَتْ وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوْبَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ قَالَتْ وَاُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهٖ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَاِنِّيْ لَاَتَبَيَّنُ السُّرُوْرَ فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِيْنَهٗ وَيَقُوْلُ اَبْشِرِيْ يَا عَائِشَةُ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَ تَكِ قَالَتْ فَكُنْتُ اَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِيْ اَبَوَايَ قُوْمِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُهٗ وَلَا اَحْمَدُكُمَا وَلٰكِنْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ اَنْزَلَ بَرَاءَ تِيْ لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ فَمَا اَنْكَرْتُمُوْهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوْهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ اَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِدِيْنِهَا فَلَمْ تَقُلْ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا اُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ يَتَكَلَّمُ فِيْهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَكَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَيَجْمَعُهٗ وَهُوَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ

شک ہے کہ "خَمِیْرَتَهَا" کہا یا "عَجِیْنَتَهَا" تھا) اس پر بعض صحابہؓ نے اسے ڈانٹا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولو۔ یہاں تک کہ بعض نے اسے (یعنی خادمہ کو) برا بھلا کہا۔ وہ کہنے لگی :سبحان اللہ۔ اللہ کی قسم میں انکے (یعنی حضرت عائشہؓ کے) متعلق اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار خالص اور سرخ سونے کو پہچانتا ہے۔ پھر اس شخص کو بھی یہ بات پتہ چلی گئی۔ جسکے بارے میں واقعہ کہا گیا تھا۔ وہ بھی کہنے لگا کہ سبحان اللہ: اللہ کی قسم میں نے کبھی کسی عورت کا ستر نہیں کھولا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر وہ شخص اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا۔ اس کے بعد صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے۔ وہ ابھی میرے پاس ہی تھے کہ عصر کی نماز پڑھ کر نبی اکرم ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ میرے والدین میرے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے تشہد پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: اے عائشہؓ اگر تم برائی کے قریب گئی ہو یا تم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتے ہیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک انصاری عورت آئی اور دروازے میں بیٹھ گئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپؐ اس عورت کی موجودگی میں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے حیاء نہیں فرماتے۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے وعظ ونصیحت کی تو میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی اور عرض کیا کہ نبی اکرم ﷺ کو جواب دیجئے۔ انہوں نے فرمایا میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ پھر میں والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے جواب دینے کے لیے کہا تو انہوں نے بھی یہی کہا۔ جب دونوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو میں نے تشہد پڑھ کر حمد وثنا بیان کرنے کے بعد کہا: اللہ کی قسم اگر میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر آپ حضرات سے یہ کہوں کہ میں نے یہ کام نہیں کیا تب بھی یہ بات مجھے فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ اس لیے کہ بات تم لوگوں کے سامنے کہی جا چکی ہے اور تمہارے دلوں میں سرایت کر گئی ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ ہاں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قَالَتْ فَحَلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ يَعْنِىْ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِى الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَعْنِىْ مِسْطَحًا اِلٰى قَوْلِهٖ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا اِنَّا لَنُحِبُّ اَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهٗ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوٰى يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَطْوَلَ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاَتَمَّ.

میں نے یہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ میں نے نہیں کیا تم لوگ کہو گے کہ اس نے اپنے جرم کا اقرار کرلیا۔ اللہ کی قسم میں تمہارے اور اپنے متعلق کوئی مثال نہیں جانتی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر میں نے یعقوب علیہ السلام کا نام لینا چاہا تو میرے ذہن میں نہیں آیا۔ اتنا ہی آیا کہ وہ ابو یوسفؑ ہیں۔ (یعنی میرا قصہ بھی انہی کی طرح ہے جیسے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کھونے کے بعد فرمایا: فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ یعنی صبر ہی بہتر ہے اور جس طرح تم بیان کر رہے ہو اس پر اللہ تعالیٰ مددگار ہے) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر اسی وقت نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور ہم لوگ خاموش ہو گئے۔ جب وحی کے آثار ختم ہوئے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھے۔ آپؐ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے فرمانے لگے۔ عائشہؓ تمہیں بشارت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی اور برأت نازل فرمادی ہے۔ ام المؤمنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں بہت غصے میں تھی کہ میرے والدین نے مجھ سے کہا کہ اٹھو اور کھڑی ہو جاؤ (یعنی نبی اکرمؐ کا شکریہ ادا کرو) عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم نہ میں آپ کا شکریہ ادا کرونگی اور نہ آپ (ابوبکرؓ اور ام رومانؓ) دونوں کا بلکہ اللہ رب العالمین کا شکریہ ادا کرونگی اور اسکی ہی تعریف کرونگی جس نے میری برأت نازل کی۔ آپ لوگوں نے تو میرے متعلق یہ بات سن کر نہ اسکا انکار کیا اور نہ اسے روکنے کی کوشش کی۔ عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ زینب بنت جحش کو اللہ تعالیٰ نے اسکی دینداری کی وجہ سے بچالیا اور اس نے اس موقع پر اچھی بات کہی لیکن انکی بہن حمنہ برباد ہونے والوں کے ساتھ ہو گئیں۔ اس تہمت کو پھیلانے والوں میں مسطح، حسان بن ثابت اور عبداللہ بن ابی شامل تھے۔ عبداللہ بن ابی (منافق) ہی شوشے چھوڑتا اور خبریں جمع کرتا اور اس میں اسی کا زیادہ ہاتھ تھا۔ حمنہ بھی اسکے ساتھ شریک تھیں۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابوبکرؓ نے قسم کھائی کہ اب مسطح کو کبھی فائدہ نہ پہنچائیں گے تو یہ آیات نازل ہوئی ''وَلَا يَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ. .'' (اہل فضل اور رزق میں کشادگی رکھنے والے قسم نہ کھائیں (مراد ابوبکرؓ ہیں) کہ رشتہ داروں، مساکین اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دینگے) اس سے مراد مسطح ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' اَلَا تُحِبُّوْنَ. . . (کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو معاف کردے اور وہ بہت معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔ النور: ۲۴) اس پر ابوبکرؓ نے فرمایا: کیوں نہیں اے اللہ! اللہ کی قسم ہم تیری مغفرت ہی چاہتے ہیں اور پھر مسطح کو پہلے کی طرح دینے لگے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یونس بن یزید، معمر اور کئی راوی یہ حدیث زہری سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص لیثی اور عبداللہ بن عبداللہ سے اور یہ سب حضرات عائشہؓ سے ہشام بن عروہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور لمبی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۱۰۹: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ

۱۱۰۹: بندار، ابن ابی عدی سے وہ محمد بن اسحٰق سے وہ عبداللہ بن ابی بکرؓ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جب

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِیْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا نَزَلَ اَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ.

میری برأت نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور اس کا تذکرہ کرنے کے بعد آیات تلاوت کیں پھر نیچے تشریف لائے اور دو مردوں اور ایک عورت پر حدقذف جاری کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن اسحٰق کی روایت سے جانتے ہیں۔

خلاصہ سورۃ النور: اس سورۃ میں زیادہ تر احکام عِفّت کی حفاظت اور ستر و پردہ کے متعلق ہیں اور اس کی تعمیل کے لئے حدِ زنا کا بیان آیا ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے اہل کوفہ کے نام ایک فرمان میں تحریر فرمایا ''علموا نساء کم سورة النور'' یعنی اپنی عورتوں کو سورۃ نور کی تعلیم دو۔ حدیث باب اور سورۃ میں زنا کی حد اور تہمت کی حد کا ذکر ہے اور لعان کا ذکر بھی بہت وضاحت کے ساتھ ہے۔ لِعان کے معنی ایک دوسرے پر لعنت اور غضب الٰہی کی بددعا کرنے کے ہیں اصطلاح شریعت میں میاں بیوی دونوں کو چند خاص قسمیں دینے کو لعان کہا جاتا ہے جس کا ذکر سورۃ نور کی آیات نمبر ۶ تا ۹ میں ہے اس کے بعد قصہ افک و بہتان پوری تفصیل اور سبط کے ساتھ نقل کیا ہے یہ واقعہ غزوہ بنی المصطلق میں جس کو غزوہ مریسیع بھی کہا جاتا ہے ۶ھ ہجری میں پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی براءت نازل فرمائی۔ امام بغویؒ نے سورۃ نور کی آیات نمبر ۱۱ تا ۲۶ کی تفسیر میں فرمایا کہ حضرت عائشہؓ کی چند خصوصیات ایسی ہیں جو ان کے علاوہ کسی دوسری عورت کو نصیب نہیں ہوئیں اور صدیقہ عائشہؓ بھی بطور تحدیث بالنعمۃ ان چیزوں کو فخر کے ساتھ بیان فرمایا کرتی تھیں (۱) جبرئیلؑ نکاح سے ریشمی کپڑے میں ان کی تصویر لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا کہ یہ تمہاری زوجہ ہے (۲) رسول اللہ ﷺ نے ان کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا (۳) حضور ﷺ کی وفات ان کی گود میں ہوئی (۴) بیت عائشہ ہی میں مدفون ہوئے (۵) حضرت عائشہؓ کے لحاف میں حضور ﷺ ہوتے تو اس وقت بھی وحی نازل ہوتی (۶) آسمان سے ان کی براءت نازل ہوئی (۷) وہ خلیفہ اوّل بلافصل حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی ہیں اور صدیقہ ہیں اور ان میں سے ہیں جن سے دنیا ہی میں مغفرت کا ارزن کریم کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمالیا ہے۔ امام ترمذیؒ نے حدیث نقل کی ہے کہ تہمت لگانے والوں میں مسطح وہی تھے جو کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عزیز اور مفلس تھے حضرت ابوبکرؓ ان کی مالی مدد فرمایا کرتے تھے جب واقع افک میں ان کی گونہ شرکت ثابت ہوئی تو صدیقہ کی والدہ کی شفقت پدری اور بیٹی کو ایسا سخت صدمہ پہنچانے کی وجہ سے طبعی طور پر مسطح سے رنج پیدا ہو گیا اور قسم کھا بیٹھے کہ آئندہ ان کی کوئی مالی مدد نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو قسم توڑنے اور اس کا کفارہ ادا کرنے کی تعلیم دی۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ

سورۂ فرقان کی تفسیر

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَطْعَمَ

۱۱۱۰: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ: کونسا گناہ سب سے بڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے ہی تمہیں پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا پھر؟ آپؐ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کردو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھائے گا۔ میں نے عرض

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

کیا اس کے بعد آپؐ نے فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔

1111: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۱۱: بندار اس حدیث کو عبدالرحمٰن سے وہ سفیان سے وہ منصور سے اور اعمش سے وہ ابو وائل سے وہ عمرو بن شرحبیل سے وہ عبداللہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1112: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ اَبُوْ زَيْدٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ اَوْمِنْ طَعَامِكَ وَاَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا حَدِيْثُ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ لِاَنَّهٗ زَادَنِيْ اِسْنَادِهٖ رَجُلًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَهٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ.

۱۱۱۲: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم اللہ کا شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اپنی اولاد کو اس لیے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا نہ کھانے لگے یا تمہارے کھانے میں سے نہ کھانے لگے اور یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ ... الآیہ" (اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور کو معبود کو نہیں پکارتے اور اس شخص کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام کردیا ہے اور زنا نہیں کرتے اور جس شخص نے یہ کیا وہ گناہ میں جا پڑا۔ قیامت کے دن اسے دگنا عذاب ہوگا اور اس میں ذلیل ہوکر پڑا رہے گا۔ الفرقان۔ آیت ۶۹۔) سفیان کی منصور اور اعمش سے منقول حدیث شعبہ کی واصل سے مروی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس لیے کہ واصل کی سند میں ایک شخص زیادہ مذکور ہے۔ محمد بن مثنی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ واصل سے وہ ابو وائل سے اور وہ عبداللہ سے نقل کرتے ہوئے عمرو بن شرحبیل کا ذکر نہیں کرتے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الشُّعَرَاءِ

تفسیر سورۂ شعراء

1113: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

۱۱۱۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ... الآیہ" (اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈرا۔ الشعراء۔ آیت ۲۱۴۔) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے صفیہ بنت عبدالمطلب، اے فاطمہ بنت محمد ﷺ اے بنو عبدالمطلب: میں تم لوگوں کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يَافَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّيْ لاَ اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَاشِئْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى وَكِيْعٌ وَغَيْرُوَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيِّ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے میں کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو طلب کر سکتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ وکیع اور کئی راوی بھی یہ حدیث ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ بعض حضرات اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اس سند میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر نہیں اور اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّابْنُ عَدِيٍّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لاَ اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلاَ نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لاَ اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلاَ نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِيْ قُصَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لاَ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلاَ نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لاَ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلاَ نَفْعًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لاَ اَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَّلاَ نَفْعًا اِنَّ لَكِ رَحِمًا وَسَاَبُلُّهَا بِبَلاَلِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ.

۱۱۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب ''وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ...الآیہ''۔ نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو جمع کیا۔ نیز خصوصی اور عمومی طور پر سب کو نصیحت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے لوگو اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ۔ میں تم لوگوں کے لیے اللہ کی بارگاہ میں نفع یا تکلیف کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے بنو عبد مناف اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ۔ میں تم لوگوں کے لیے اللہ کے سامنے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قصی، بنو عبدالمطلب اور فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکارا اور فرمایا کہ اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ۔ میں تمہارے لیے اللہ کے سامنے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ (اے فاطمہ رضی اللہ عنہا) بے شک تمہاری قرابت کا مجھ پر حق ہے اور میں اس حق کو دنیا ہی میں پورا کروں گا۔ باقی رہی آخرت تو اس میں مجھے کوئی اختیار نہیں۔ یہ حدیث شعیب سے وہ عبدالملک سے وہ موسیٰ بن طلحہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا اَبُوْ زَيْدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ ثَنِي الْاَشْعَرِيُّ قَالَ

۱۱۱۵: حضرت اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ...الآیہ'' نازل ہوئی تو رسول

www.islamiurdubook.blogspot.com

لَمَّا نَزَلَ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ فَقَالَ يَابَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ يَا صَبَاحَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى.

اللہ ﷺ نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور آواز کو بلند کر کے فرمایا: اے عبد مناف کی اولاد ڈرو (اللہ کے عذاب سے)۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو عوف سے وہ قسامہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث زیادہ صحیح ہے اور اس میں ابوموسیٰ کا ذکر نہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النَّمْلِ

تفسیر سورۂ نمل

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوْسٰى فَتَجْلُوْا وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْخُوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ وَيَقُوْلُ هٰذَا يَا كَافِرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ فِيْ دَابَّةِ الْاَرْضِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ.

۱۱۱۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دابۃ الارض نکلے گا تو اس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا۔ جس سے مؤمن کے چہرے پر لکیر کھینچے گا جس سے اسکا چہرہ چمکنے لگے گا اور کافر کی ناک پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر لگا دے گا۔ یہاں تک کہ لوگ ایک دسترخوان پر جمع ہوں گے تو ایک دوسرے کو کافر اور مؤمن کہہ کر پکاریں گے۔ (یعنی دونوں میں تفریق ہو جائے گی)۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو حضرت ابوہریرہؓ اس کے علاوہ اور سند سے بھی ''دابۃ الارض'' کے بیان میں نقل کرتے ہیں اور اس باب میں ابوامامہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْقَصَصِ

تفسیر سورہ القصص

۱۱۱۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهٖ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَنِيْ قُرَيْشٌ اِنَّمَا يَحْمِلُهٗ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَاَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ.

۱۱۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا (ابوطالب) سے فرمایا: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہہ دیجئے تاکہ میں قیامت کے دن آپ کے متعلق ایمان کی گواہی دے سکوں۔ وہ کہنے لگے اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ قریش کہیں گے کہ (ابوطالب) نے موت کی گھبراہٹ کی وجہ سے کلمہ پڑھ لیا تو میں یہ کلمہ پڑھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''وَاِنَّكَ لَا تَهْدِیْ''.....الآیہ (بے شک تو ہدایت نہیں کر سکتا جسے تو چاہے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسے چاہے اور وہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہدایت والوں کو خوب جانتا ہے۔ القصص۔ آیت ۵۶۔) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یزید بن کیسان کی روایت سے جانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْعَنْكَبُوْتِ

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَقَالَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَلَيْسَ قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ بِالْبِرِّ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَمُوْتَ اَوْ تَكْفُرَ قَالَ فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

تفسیر سورہ العنکبوت

۱۱۱۸: حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میرے متعلق چار آیتیں نازل ہوئیں پھر قصہ بیان کرتے ہیں کہ انکی والدہ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نیکی کا حکم نہیں دیا۔ اللہ کی قسم میں اس وقت تک کچھ نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی جب تک مر نہ جاؤں یا پھر تم دوبارہ کفر نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ جب انہیں کچھ کھلانا ہوتا تو منہ کھول کر کھلایا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ" .....الآیہ (اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ اسے شریک بنائے جسے تو جانتا بھی نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔ العنکبوت۔ آیت ۸۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِيءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ قَالَ كَانُوْا يَخْذِفُوْنَ اَهْلَ الْاَرْضِ وَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ سِمَاكٍ۔

۱۱۱۹: حضرت ام ہانیؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت "وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ (اور تم کرتے ہو اپنی مجلس میں برا کام۔ العنکبوت۔ آیت۔ ۲۹۔) کی تفسیر میں نقل کرتی ہیں کہ وہ لوگ زمین والوں پر کنکریاں پھینکتے تھے اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اس حدیث کو صرف حاتم بن ابی صغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں اور (وہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔

خلاصہ سورۂ فرقان، النمل، القصص و العنکبوت : عبادالرحمٰن کی صفات کا ذکر ہے کہ وقار کے ساتھ چلتے ہیں، شرک نہیں کرتے اور بدکاری سے بچتے ہیں ناحق قتل نہیں کرتے اور جھوٹی گواہی نہیں دیتے (۲) حضورؐ نے اپنے رشتہ داروں کو بھی عذاب خداوندی سے ڈرایا اس سے معلوم ہوا کہ ایمان و اعمال کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی (۳) دابۃ الارض کے خروج کے وقت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے احکام منقطع ہو جائیں گے اس کے بعد کوئی کافر اسلام قبول نہ کرے گا (۴) صحیح مسلم میں بھی آیا ہے کہ آنحضرتؐ کے چچا ابو طالب کے بارے میں سورہ قصص کی آیت نمبر ۵۶ نازل ہوئی کہ آپؐ کی بڑی تمنا یہ تھی کہ وہ کسی طرح ایمان قبول کرلیں اس پر آنحضرتؐ کو یہ بتایا گیا کہ کسی کو مومن بنا دینا آپ کی قدرت نہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ابو طالب کی وفات حالت کفر میں ہوئی یہ بھی ثابت ہوا کہ ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہے (۵) عنکبوت میں ہے کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو لیکن اگر وہ کفر اور معاصی پر مجبور کریں تو انکا کہنا نہ مانو۔

www.islamiurdubook.blogspot.com